

Vol. I
No. 10.

Thursday
12th March, 1953



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers 559-571
Unstarred Questions and Answers 571-578
Papers Laid on the Table of the House 578-574
General Budget—Demands for Grants 574-578

Price: Eight Annas.

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 12th March, 1953.

The House met at Half past Eight of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : We shall take up questions. Shri G. Hanumanth Rao.

ENHANCEMENT OF DEARNESS ALLOWANCE

*67 (119) *Shri G. Hanumanth Rao (Mulug)* : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

Whether the Government are aware of the fact that the Singareni Collieries Company has turned down the representation of the Collieries 'Workers' Union for enhanced dearness allowance?

Dr. G. S. Melkote (Minister for Finance and Statistics) : I am not in a position to answer this question for two reasons :

(1) It relates to a Joint Stock Company and does not relate to Government.

(2) The affairs of Coal Mine Labour are administered by the Central Government.

DEMONETISATION OF O.S. CURRENCY

*68 (188) *Shri K. V. Rama Rao (Chinna Kondur)* : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(a) Whether the demonetisation of O.S. Currency will result in loss to the Government ?

(b) If so, what measures Government intend taking in the matter ?

Dr. G. S. Melkote : (a) No.

(b) The question does not arise.

FIVE YEAR PLAN

*69 (204) *Shri L. K. Shroff* (Raichur) : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

- (a) The estimated expenditure on the capital account for the first Five-year Plan of the State ?
- (b) What part of it is expected to be met from (i) General Revenue and (ii) borrowings respectively ?
- (c) Whether Government intend to raise local capital to help in the execution of the Plan ?
- (d) If so, what steps are being taken in that direction ?

Dr. G. S. Melkote : (a) Out of the total estimated expenditure of I.G. Rs. 40.53 crores on Five Year Plan for Hyderabad, I.G. Rs. 29.92 crores relate to expenditure on Capital account.

(b) Out of the total estimated capital outlay of I.G. Rs. 29.92 crores, the expenditure of I.G. Rs. 16 crores was expected to be met from borrowings and I.G. Rs. 13.92 was proposed to be met from General Revenues, etc.

(c) Yes.

(d) Government will announce the necessary steps at the appropriate time.

OUTSIDE CAPITAL

*70 (205) *Shri L. K. Shroff* : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

- (a) The amount of capital from outside the State invested in different undertakings of the State ?
- (b) Whether local capital was not available for the purpose ?

Dr. G. S. Melkote : (a) There is no outside capital invested in any undertaking of the Government.

(b) The question does not arise.

SERVICES OF P.W.D. GANG WORKERS

*71 (76) *Shri V. D. Deshpande* (Ippaguda) : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

- (a) Whether it is a fact that the services of the P.W.D. Gang Workers are not permanent and that they are not entitled to pension ?

[†]This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

(b) Whether any representation was made in the matter?

(c) If so, what action has been taken thereon?

منسٹر فار پبلک ورکس اینڈ میکل (شروع مہلی نو از جنگ) - یہ صحیح ہے کہ پپ - ڈبیلو - ڈی گیانگ ورکرس برمینٹ (Permanent) نہیں ہیں اور پشن کے مستحق بھی نہیں ہیں - ان کی جانب سے کئی مرتبہ درخواستیں وصول ہوئی ہیں - اس کے متعلق ہمدردی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے -

شروع گنپت راؤ وا گھماڑے (دیگلور - محفوظ) - ہمدردی کے ساتھ کب تک غور کیا جائیگا ؟

شروع مہلی نو از جنگ - مالی مشکلات ایسی ہیں جنکی بنا پر فوری وظیفہ جاری کرنا مشکل نظر آتا ہے - یہ واقعہ ہے کہ انکرے ساتھ بوری ہمدردی ہے - میں سمجھتا ہوں یہ لوگ اتنے عرصہ تک کام کرتے ہیں اور وظیفہ نہونے کا خیال انہیں ملازمت کے زمانہ میں بھی تھاکہ میں رکھتا ہے - چنانچہ اس سلسلے میں فینانس بر تحریک کیگئی ہے اور اس مسئلہ پر کافی توجہ دیجारہی ہے -

شروع گنپت راؤ وا گھماڑے - میں تعین کے ساتھ یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کب تک ہمدردانہ غور کیا جاتا رہیگا ؟

Mr. Speaker : How can the time be determined now?

شروع گنپت راؤ وا گھماڑے - گورنمنٹ کے سامنے آخر کوئی منشاء ہوگا ؟

مسٹر اسپیکر - جو منشاء ہے اسکے متعلق انہوں نے جواب دیدیا ہے -

شروع وی - ڈی - دیشپانڈے - جب ان لوگوں سے اتنے عرصہ تک کام لیا جاتا ہے تو انہیں تمپری (Temporary) کیوں رکھا جاتا ہے - کیا انہیں برمینٹ کرنے کیلئے کوئی پروافیزن (Provision) نہیں ہے ؟

شروع مہلی نو از جنگ .. طریقہ یہ ہے کہ گیانگ میں کام کرنے کیا ہے ان ہی لوگوں کو منتخب کیا جاتا ہے جو اطراف و اکناف کے دیہاتوں کے ہوتے ہیں انہیں ہنگامی طور پر رکھ لیا جاتا ہے - لیکن ان سے بوسوں تک کام لیا جاتا ہے - اسلحے وظیفہ کا مسوال پیدا ہوتا ہے - میری یہ کوشش ہے کہ انکرے لئے پروافیٹ فڈ کا انتظام کیا جائے -

شروع گنپت راؤ وا گھماڑے - کیا کسی ایک گیانگ کے آدمی کو دوسرے گیانگ میں لیا جاتا ہے ؟

شروع مہلی نو از جنگ - ایسا ہو سکتا ہے -

شری کے۔ ایں۔ نہ سہا راؤ (بلندو۔ عام)۔ کیا یہ صحیح ہے کہ گیانگ ورکرس کو بھی تخفیف کیا جا رہا ہے؟

شری مہدی نواز جنگ۔ گیانگ ورکرس کی تخفیف کا کوئی سوال نہیں۔ کام کے لحاظ سے لوگ لئے جاتے ہیں اور انکی سروسیس (Services) ہنگامی ہوتی ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ پراویڈنٹ فنڈ کا جو انتظام کیا جا رہا ہے وہ کس پیس (Basis) پر ہے؟

شری مہدی نواز جنگ۔ پراویڈنٹ فنڈ کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ملازم کی تینوں سے کچھ رقم جمع کیجاتی ہے اور اسی قدر رقم گورنمنٹ مزید ادا کرتا ہے۔ اس طرح ملازم کی ملازمت ختم ہونے پر یا اسکے علاوہ ہونے پر تخت قواعد پراویڈنٹ فنڈ کی یہ مجموعی رقم ملازم کو واپس کیجاتی ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا ف الحال انکے لئے گرائیچوئی دینے کا سوال گورنمنٹ کے پیش نظر ہے جیسے انڈسٹریز کی حد تک ہوا کرتا ہے۔

شری مہدی نواز جنگ۔ نہیں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ البتہ انہیں رخصت وغیرہ دیجاتی ہے۔

KARIMNAGAR P.W.D., C. & B. BRANCH

†*72 (77) Shri V. D. Deshpande : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that Karimnagar P.W.D., C. & B. branch lorry is out of order and not working since last two years?

(b) Whether it is also a fact that the above lorry Driver's services are being utilised by the C & B. Engineer for his private purposes, although he is being paid from the Government Treasury?

(c) Whether the said Engineer is extracting work from more than half a dozen Government servants for his household purposes?

شری مہدی نواز جنگ۔ اے۔ یہ واقعہ ہے کہ دیڑھ برس سے یہ لا ری نا کارہ ہو گئی ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے۔

سی۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ یہ شکایتیں پہلے بھی ہو چکی ہیں اور دو مرتبہ تحقیقات کروائی گئیں جن میں یہ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی اصلاح نہیں ہے۔

†This question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao, but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ اگر لاری دیڑھ سال سے ناکارہ ہے تو اسکا ڈرائیور آخر کیا کام کرتا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - صرف ایک لاری نہیں ہوتی دوسری موٹری اور جیسی بھی ہوتی ہیں جن کے لئے یہ ڈرائیور کام کر سکتا ہے۔ اگر لاری خراب ہو جائے تو اسکے یہ معنی نہیں کہ اس پر کام کرنے والے ڈرائیور کو علیحدہ کر دیا جائے۔

CONTRACTS OF KARIMNAGAR, C. & B.

*73 (78) *Shri V. D. Deshpande* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that a contractor from Hyderabad is given all the major contracts of Karimnagar, C. & B.?

(b) If so, why?

شری مہدی نواز جنگ - چونکہ سوال میں کنٹراکٹر کا نام نہیں بتایا گیا ہے اس لئے جواب دینے میں تامل ہے اور نہ اس کی نسبت تحقیقات ہو سکتی ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کریم نگر کے میجر کنٹراکٹس (Major Contracts) کس کو دئے گئے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - اسکی نسبت دریافت کرنا بڑیگا ..

Mr. Speaker : Let us proceed to the next question.
Shri G. Sreeramulu.

IRRIGATION ADVISING COMMITTEE

*74(188). *Shri G. Sreeramulu (Manthani)* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the Irrigation Advisory Committee formed by Mr. Sreenivas Rao, Executive Engineer, Karimnagar has not been approved by Government?

(b) If so, for what reasons ?

شری مہدی نواز جنگ - پہلے جزو کا جواب "ہاں"، "بھی ہے اور" نہیں"، "بھی" - وہ اس طرح کہ گورنمنٹ نے یہ طریقہ کیا تھا کہ مقامی ایم۔ ایل۔ ایز اور انجینئرنگ کی ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے۔ تجویز یہ تھی کہ، مقامی لیڈرس اپنی ضروریات سے وقتاً فوقتاً اس کمیٹی کو مطلع کرتے رہیں۔ لیکن چیف سسٹر نے یہ تصنیف کیا کہ مقامی ایم۔ ایل۔ ایز

^fThis question was originally tabled by Shri Ch. Venkataram Rao, but the same was put by V. D. Deshpande on authorisation.

کو بھیت رکن اسپلی ڈیولپمنٹ کمیٹی (Development Committee) میں لے لیا جائے۔ تاکہ یہ مقصد پورا ہو۔ چنانچہ حسبہ عمل ہورہا ہے۔ ایم۔ ایل۔ ایز۔ ڈیولپمنٹ کمیٹی کے ممبر خود بخود ہو جاتے ہیں۔

شری بھی۔ سری راملو۔ کیا اصلاح کی حد تک ایم۔ ایل۔ ایز کی اذوازی کمیٹی بنانے کی تجویز بہتر نہ ہوگی؟

شری مہدی نواز جنگ۔ میں سمجھتا ہوں موجودہ صورت جس کا میں نے ذکر کیا بہتر ہے۔ ڈیولپمنٹ کمیٹی میں ایم۔ ایل۔ ایز کو لیا گیا ہے۔

شری بھی۔ سری راملو۔ یہ اسلئے تو نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہاں کانگریسی میں بس زیادہ ہیں۔

شری مہدی نواز جنگ۔ کانگریسی غیر کانگریسی کا سوال نہیں جو بھی ایم۔ ایل۔ ایز ہوں وہ ڈیولپمنٹ کمیٹی میں ائے جائینگے۔

CONSTRUCTION OF ROAD

*75 (163) Shri Shrihari Gundawar (Kinwat) : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) How many taluq headquarters in Adilabad district are connected with roads?

(b) Whether there is any proposal before the Government to have road connection to Rajura taluq headquarters? (Five Year Plan)

شری مہدی نواز جنگ۔ (اے) عادل آباد ضلع کے ۱۱ تعلقون کے منجلاہ و پذریعہ مٹوک ہید کوارٹر سے ملنے ہوئے ہیں۔

(ب) حیدر آباد۔ چاندہ روڈ کے سلسلے میں راجورہ تعلقہ پہلے ہی سے ہید کوارٹر سے ملچ کر دیا گیا ہے۔

شری گنپت راؤ واکھارے۔ راجورہ کو عادل آباد سے ملاتے ہوں (۲۳) میل کا فاصلہ ہوتا ہے۔ لیکن اب ضلع کے عہدہ دار دورہ وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا فاصلہ (۲۶) میل بتلا کر سفر خرچ وغیرہ لیتے ہیں۔ اگر اس کی جلد تکمیل ہو جائے تو پہلک تو سہولت ہو گی۔

شری مہدی نواز جنگ۔ جو سوال پوچھا گیا تھا اوس کا جواب میں نہیں نظر کیا ہے۔ یہ ایک الگ سوال ہے گورنمنٹ کو اس پر غور کرنا پڑیگا۔

شری گنپت راؤ واکھارے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ فائیو ایل پلان (Five Year Plan) کے تحت بچھلے سال عادل آباد راجورہ روڈ کے لئے (۲) لاکھ ہزار روپیہ منظور کئے گئے تھے؟

شری مہدی نواز جنگ - اس کے متعلق مجھے نوٹس دیجائے ۔

شری گنپت راؤ و اکھار میں - فائیو ایر بلان کی جو کاہیاں ہیں سپلائی کی گئی ہیں اوس میں اس کا ذکر ہے کیا آنر بیبل منسٹر کو اس کا علم نہیں ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - سڑکوں کے پانچ سالہ منصوبہ کے متعلق اتنی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ تعین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس پانچ سالہ منصوبہ میں اس کا ذکر ہے ۔ پہلے (۱۲) کروڑ کا منصوبہ بنا ۔ بھر (۶) کروڑ کا ۔ بھر (۴) کروڑ کا بنا اور بعد میں سوا کروڑ کا ۔ اس کا ذکر کسی خاص منصوبہ میں ہوگا جو بعد میں نظر انداز کر دیا گیا ہوگا ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے میں ۔ کیا سراور تعلقہ ہیڈ کوارٹر کو نسٹر کٹھ ہیڈ کوارٹر سے ملا کے کی تجویز حکومت کے سامنے ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - گورنمنٹ کی عام بالیسی یہ ہے کہ ہر تعلقہ ہیڈ کوارٹر کو ضلع ہیڈ کوارٹر سے ملا دیا جائے ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نر سہما راؤ ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ سر پور تعلقہ ہیڈ کوارٹر کا سرو سے پلان گورنمنٹ کے سامنے ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ جی ہاں ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے ۔ کب تک وہ کام ہاتھ میں لیا جائیگا ؟

شری مہدی نواز جنگ ۔ جیسے ہی فنڈس فراہم ہوں ۔

REPAIRS AND CONSTRUCTION OF TANKS

*76 (184) *Shri K. V. Rama Rao* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the repairs and construction of tanks in Ghattupal, Parepalli, Voilpalli and Velma-kanne villages of Nalgonda taluqa have been included under the minor irrigation scheme planned to be finished by June, 1953, and that estimates for the same have been sanctioned by the Government?

(b) If so, what is the estimated amount for each of the above works?

(c) The reasons for delay in sanctioning the estimates?

شری مہدی نواز جنگ ۔ اس کا جواب ہے ہاں ۔ تالابوں کا کام جون سنہ ۱۹۵۳ ع تک ختم ہونے کی توقع کی جا رہے ۔ ان کاموں کی اسٹیٹ رکم کی صراحت حسب ذیل ہے ۔

مدا چرو کے لئے (۳۹,۶۰۰) روپیہ -

ایدلا فنی چرو کے لئے (۲۰,۳۰۰) روپیہ -

صلوٹ ساگر کے لئے (۲۱,۰۰۰) روپیہ -

بدا چرو موقوعہ موضع و بلساکنے کے لئے (۱۱,۶۲۰) روپیہ -

تیسرا جزو کا جواب یہ ہے کہ چار اسٹیشنز کے منجلہ دو منظور ہو چکے ہیں
باقی اس لئے ملسوی ہیں کہ تعلقدار کی رائے وصول ہیں ہوئی -

RETRENCHMENT IN TUNGABHADRA PROJECT.

*77 (207) Shri L. K. Shroff (Raichur): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the work-charged hands of the Tungabhadra Project have been retrenched?

(b) Is it a fact that the Chief Engineer passed orders not to effect any retrenchment?

(c) Whether fresh persons are being appointed in the Canal Construction Division of the Project?

(d) Is it a fact that raw non-mulki candidates are being appointed directly on the Second Grade instead of promoting the 3rd grade incumbents of merit who are on the other hand being retrenched?

(e) Whether it is a fact that the Government agreed to consider favourably the demands of the Tungabhadra Project Workers' Union for granting project allowance to the retrenched staff?

(f) Is it a fact that the President, Tungabhadra Project Workers' Union was assured that there would be no retrenchment?

شری مہدی نواز جنگ - (اے) کا جواب ہے جیسے جیسے کام ختم ہوتا ہے تنخیف کا عمل کیا جاتا ہے -

(ب) کا جواب یہ ہے کہ پہلے ایسا حکم دیا گیا تھا لیکن بعد میں اوس کو ملتوی کیا گیا اسی وجہ پر ہے کہ وہاں کام کرنے والوں نے راجکٹ الونس اور گریچوٹی (Gratuity) کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ مسئلہ قواعد سے علاحدہ ہے اور بینانہ اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے دریان زیر غور تھا یہ تصفیہ ہوا کہ اس بات کی کوشش کی جائے کہ ان لوگوں کو کیانل (Canal) کے کاموں ہر لکھا جائیں اسی لئے وہ حکم فاسد لیا گیا اور انہیں کمیلیں تکہ کام ہر لکھا کیا۔ لیکن اسی میں ہی مکملیں

نہیں ہوئی۔ اس کے بعد یہ نصفیہ ہوا کہ بجائے ایک مہینے کی نوٹس دینے کے ایک مہینہ کی تنخواہ دیکر ان کو رخصت کیا جائے۔ یہ بھی نصفیہ ہوا کہ کیاں کے کام پر بھی آدمیوں کی ضرورت دو تو انہیں ہی نرجیح دینجائے۔

(سی) جزو کا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ راتے لوگوں کو نکال کر نئے لوگوں گورنمنٹ کو رکھا جا رہا ہے۔

جزو (ڈی) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اگر ابسا کیا جائیگا تو احکام کے خلاف عمل ہوگا۔

جزو (ای) کا جواب یہ ہے کہ ان کا کیس حکومت کے زیر شور ہے۔ اون کے ساتھ حکومت کو ہمدردی ضرور ہے۔

جزو (ایف) کا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اون سے یہ کہا گیا تھا کہ جب کام ختم ہوگا تو تخفیف ناگزیر ہوگی۔ اون سے اتنا ہی کہا گیا تھا کہ نکالے جانے والے آدمیوں کے متعلق حکومت ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔

Shri Shroff: Will the Government give an assurance that those 3rd grade clerks who are fit for promotion to 2nd grade posts will be given a chance whenever work is available on the Canal Section?

شری مہدی نو ازنگ - اس کے متعلق گورنمنٹ کے بہ احکام دین کہ ترقی کے موقع پر اون لوگوں کو جو قابل ہیں اور مقررہ کوالیفائیشن (Qualifications) ہر پورے اترتے ہیں ترقی دینجائے اور باقی (۲۵) فیصد جائیدادوں پر جو نہیں لوگوں کو ترقی دینجائے۔

*78 (228) *Shri Rang Rao R. P. Deshmukh (Gangakhed):* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state:

(a) The distance by road from Parbhani to Dharmangraon?

(b) The total land acquired from the cultivators for the above road?

(c) The amount of compensation paid to the cultivators?

(d) If not, the reasons for delay?

شری مہدی نو ازنگ - اس کا جواب یہ ہے کہ دھار منجر گاؤں کمہان واقع ہے اس کا کہیں نقشہ نہیں چلا۔ میں نے بھی اس کو ڈھونڈا لیکن کہیں نظر نہیں آیا اس لئے میں استفسار کرنے والے صاحب سے مدد لونگا کہ وہ پتا نہیں کہ بے گاؤں کمہان واقع

- ۴

شری آر - پی - دشمنکو - میں نے سوال میں مانگن گئے لکھا تھا نہ کہ منجر گاؤں۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ صحیح نام معلوم ہو جانے کے بعد جواب دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - اگر وہ گاؤں معلوم ہو جائے تو معلومات آنریبل سپر کو ہم پہنچائے جائیں گے -

MEDICINE CHESTS

*79 (229) *Shri Bhagwan Rao Boralkar* (Basmath-General) : Will the hon. Minister for public Health, Medical and Education be pleased to state :

(a) The number of medicine chests supplied to Basmat taluq ?

(b) Whether any of such chests are kept in charge of private medical practitioners ?

شری مہلی نواز جنگ - پہلے جزو کا جواب ہے کہ (۱) صندوق تعلقہ بست میں تقسیم کئے گئے - دوسرا ہے جزو کا جواب ہے کہ ابسا عمل نہیں ہورہا ہے -

AYURVEDIC AND UNANI DISPENSARIES

‡*80 (229-A) *Shri Vishwas Rao Patil* : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(a) Whether there is any proposal to open new Ayurvedic and Unani dispensaries in Basmath taluqa in 1953 ?

(b) If so, when ?

شری مہلی نواز جنگ - ایسی کوئی تحریک نہیں ہے کہ سنہ ۱۹۵۳ع میں وہاں کوئی دواخانہ قائم کیا جائیگا۔ دوسرا ہے جزو کا جواب یہ ہے کہ رقمی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دواخانہ قائم نہیں کیا جاسکتا -

REPORT BY THE DISTRICT HEALTH OFFICER

*81 (1) *Shri M. Buchiah* (Sirpur) : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(a) The contents of the report by the District Health Officer on Peddavagu stream of Sirpur taluq, the water of which is spreading diseases in the area ?

#This question was originally tabled by Shri Bhagwan Rao Boralkar but the same was put by Shri Vishwas Rao Patil on authorisation,

(b) The steps, Government propose to take in this regard?

شری مہدی نواز جنگ - ذمہر کٹھیلٹھ افیسر کی رورٹ کی بائار اس کے متعلق فیکٹری کو متوجہ کیا گیا۔ فیکٹری نے (۱۵,۰۰۰) روپیہ میکہ مال کو مہیا کئے کہ اس اسٹریم والٹ کے لئے باویاں کھودی جائیں۔ اس کام برگورمنٹ کی نگرانی رہیگی اور بدروں کے پانی کا مناسب انتظام کیا جائیگا۔

شری ایم - بچیا - (۱۵) ہزار روپیہ ڈپارٹ رکھوا کر کتنا عرصہ ہوا -

شری مہدی نواز جنگ - دس برس کا عرصہ ہوا -

Shri M. Buchiah: May I know whether the sum of Rs. 15,000 will be sufficient for digging wells on the Peddavagu river side?

Shri Mehdi Narwuz Jung: I am very sorry, Sir, that this question was left over without being looked into. This amount is lying aside and I am very sorry that this was not looked into earlier.

MEDICINE CHESTS

*82 (160) *Shri Shrihari Gundawar:* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state:

(a) The number of medicine chests allotted for Adilabad district?

(b) The names of the villages to which such chests have been supplied and the names of persons in-charge of them?

شری مہدی نواز جنگ - ضلع عادل آباد میں ادویہ کے (۹۰) صندوق تقسیم کئے گئے۔ کہاں کہاں تقسیم کئے گئے اس کی فہرست لہی ہے۔ اگر بڑھ کر سناؤں تو کافی وقت ایوان کا لینا ٹیکا اور غالباً ایوان اس طویل فہرست کو سننا بھی پسند نہ کریگا۔

مسٹر اسپیکر - نیبل ہو رکھا دیجئے -

شری سری ہری گنڈا وار - ادویہ کے صندوق کیا ہر مہینہ دئے جاتے ہیں۔ اسکے متعلق کیا اصول ہیں؟

شری مہدی نواز جنگ - صرف ایک مرتبہ دئے جاتے ہیں۔

شری سری ہری گنڈا وار - میڈیسنس (Medicines) کے صندوق میں ایک مرتبہ دئے جاتے ہیں یا ایک ہی مرتبہ؟

شری مہلی نواز جنگ - ایک مرتبہ دئے جاتے ہیں ۔

شری سری ہری گندوار - اگر وہ ختم ہو جائیں تو کیا بھر نہیں دئے جاتے ؟

شری مہلی نواز جنگ - اس سال پہلی مرتبہ تقسیم کئے گئے ہیں - ایسی صورت دیش نہیں آئی کہ کہیں ختم ہو گئے ہوں ۔

شری ایم - بچیا - کمیں بیمار زبادہ ہوں اور مدد بسنیں ختم ہو جائیں تو کیا کیا جائیگا ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - بانی دیا جائیگا ؟

شری سری ہری گندوار - عادل آباد کے سیول سرجن صاحب کی جانب سے دوبارہ مطالہ ہوا تھا ایکن اب نک تکمیل نہیں کیئی ۔

مسٹر اسپیکر - پہلے یہ دریافت کیا جائے کہ دئے گئے ہیں یا نہیں ۔

شری مہلی نواز جنگ - میں نے ابھی عرض کیا کہ (.) صندوق دئے گئے تھے استرے بعد مطالبه کیا گیا ہے اور اسکی تکمیل نہیں ہوئی تو میں دریافت کروں گا ۔

شری ڈابی شنکر راؤ (عادل آباد) - کیا آپ کے عام میں ہے کہ سیول سرجن کی جانب سے زبادہ مطالبه کیا گیا ہے ؟

شری مہلی نواز جنگ - میرے علم میں نہیں ہے - میں دریافت کروں گا ۔

APPLICATION FOR REGISTRATION

*83 (253) *Shri Vishwasrao Patil* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) Whether any application has been received from Osmanabad Consumer's Co-operative Society for registration ?

(b) If so, what steps have been taken by the Government in the matter ?

شی. دیویسیگ چدھاون :- جو سماں نا باد کمپنی مرس سوسائٹی (Osmanabad Consumer's Society) کی تارک سے درخواست وسول ہوئی ہے । جو سکے بارے میں مجاز مالوں ماتھاںی کرنے کے لیے فر سے لیکھا گیا ہے، اور جو سکے رجسٹریشن کے لیے جروری سٹپس (Steps) لیے جائیں گے ।

شری ادھور ائپیل (عنان آباد - عام) - کیا ٹاکا (Taca) کی جانب سے رپریزنسیشن (Representation) ہوا تھا ؟

شی. دیویسیگ چدھاون :- جسکے بارے میں یہ پروسیجر (Procedure) ہے کہ درخواست اعلان کے باوجود اسکی ہالات ٹیک ہے یا نہیں یہ مالوں کرنے کے لیے ڈیپارٹمنٹل ینکوواپری (Enquiry) کی جاتی ہے ।

شری ادھو راؤ پٹلیں - فوڈ گرن کے ڈسٹریبوشن (Distribution) کے کیس میں کیا تعلقہ اسٹینٹ آفیسر ڈیل (Deal) کرتے ہیں ؟

شی. دے ویسینگ چہہاں :- ہاں وہی ڈیل کرتے ہیں । ۱۱ دیسمبر ۱۹۵۲ کو دارلحاظت واسوں ہوئی ہے دی. ۳-۴ جنواری کو مالموانہ حاصل کرنے کے لیے لکھا گयا ہے ।

Unstarred Questions and Answers

ACQUISITION OF LAND

28. (33) *Shri Ch. Venkataram Rao (Karimnagar)* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) the extent of land acquired in connection with the Cattle Breeding Farm in Karimnagar ?

(b) the amount of compensation paid for the aforesaid land ?

Shri Devi Singh Chauhan (Minister for Rural Reconstruction and Education) : (a) A sum of Rs. 1,27,991-14-6 was paid to the land owners as compensation for the land acquired for Cattle Breeding Farm, Karimnagar.

(b) 514 acres of land was acquired after payment of compensation and 81 acres and 30 guntas from the Revenue Department without compensation. Thus the total acreage of land acquired is 595 acres and 30 guntas.

LAND MORTGAGE BANKS

29 (34) *Shri Ch. Venkataram Rao* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) the benefits secured to the people of the State by the establishment of the Land Mortgage Banks ?

(b) the business done so far by the Land Mortgage Bank in Karimnagar ?

Shri Devi Singh Chauhan : (a) The question is vague. However, it may be mentioned that the Land Mortgage Scheme is a new one in the State of Hyderabad. Eight Primary Land Mortgage Societies have been started with a membership of 4,100 and the paid up share capital is Rs. 71,800. The number of loan applications received is 250 for a loan

consideration of nearly Rs. 2,80,000. Applications are pending transmission to the Central Land Mortgage Bank in various stages.

(b) The Karimnagar Society, has a total membership of 1066 and the share capital is Rs. 16,820. Number of loan applications received is 56 for a total loan value of Rs. 59,500. No loan cases have yet been sent to the Central Land Mortgage Bank.

GRAIN BANKS

30 (58) *Shri Baswan Gowda* (Lingsugur) : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

- (a) the total number of Grain Banks in Raichur district?
- (b) the number of grain banks which are functioning in Lingsugur taluq ?

Shri Devi Singh Chauhan : (a) There are 704 Grain Banks in the Raichur district.

(b) 26 Grain Banks are actually working in the Lingsugur taluq.

VACCINATION OF BULLOCKS

31 (60) *Shri Baswan Gowda* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

The total number of bullocks which were vaccinated by veterinary authorities in Lingsugur taluq in 1952 ?

Shri Devi Singh Chauhan : 3550 bullocks.

SUPERVISION OF VETERINARY DOCTOR

32 (61) *Shri Baswan Gowda* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

The maximum number of villages coming under the supervision of a Veterinary Doctor ?

Shri Devi Singh Chauhan : Generally, jurisdiction of 1 Tahsil is placed under one Veterinary Officer.

VETERINARY HOSPITALS

33 (62) *Shri Baswan Gowda* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

The value of medicines kept in veterinary hospitals of each taluq ?

Shri Devi Singh Chauhan : There is no Veterinary Hospital in every taluqa. Medicine worth about Rs. 600 is kept in the Hospital in the places where it exists.

CONSTRUCTION OF A TANK

34 (52) *Shri R. P. Deshmukh* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) Whether there is any scheme to construct a tank for irrigation in Gangakhed taluq ?, and

(b) If so, when is the work expected to start and what is its estimated expenditure ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : (a) No.

(b) In view of answer to (a), this question does not arise.

Mr. Speaker : Question-Hour is over. Today, it is only half an hour.

Shri Uddhav Rao Patil : Is it not one hour, Sir ?

Mr. Speaker : It is half an hour under the Rules when Demands are taken up.

Papers laid on the Table of the House

The Chief Minister (Shri B. Rama Krishna Rao) : Sir, I beg to lay before the House, in pursuance of Art. 323 (2) of the Constitution, the report of the Public Service Commission presented to the Rajpramukh along with a memorandum explaining where the advice of the Commission was not accepted.

Mr. Speaker : Report of the State Public Service Commission is placed on the table of the House.

Shri V. D. Deshpande : Speaker, Sir, I want to know whether, after going through the memorandum submitted by the Government explaining the cases where they have differed from the recommendations of the Public Service Commission, the Members of the House, if they so desire, can discuss on the report in the House.

Mr. Speaker : We shall see at that time. But it is not the practice to discuss. If the Minister concerned makes any statement, then, of course, it can be discussed. The better method I think would be to put certain questions regarding it in the first place and get the matters clarified.

General Budget--Demands for Grants

شری ادھو راؤ پیشل - ابک چیز آنربل فینانس منسٹر سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیمانڈ نمبر (۵۸) جسکے چار جڈ آئنس (Charged Items) بنائے گئے ہیں وہ کس اصول کے بخت ہیں ۔

مسٹر اسپیکر - جب وہ ڈیمانڈ آئیگا اوس وقت سوال کیا جاسکتا ہے آج جو ڈیمانڈس ہیں ہم انہیں پہلے ختم کر دیں ۔

شری ادھور راؤ پیشل - چار جڈ آئنس ڈیمانڈ میں آئیں گے یا نہیں ۔

مسٹر اسپیکر - پہلے میں دیکھ تو لرن کہ وہ کونسے آئنس ہیں

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 1, 35, 14,000 under Demand No. 2 (Land Revenue) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 1,35,14,000 under Demand No. 2 (Land Revenue) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

شری وی۔ ڈی دشپانڈے میرا خال ہے کہ جب کسی ڈیارٹمنٹ میں خرچ کے نئے مددات رکھے جاتے دیں تو اونکی تفصیلات ہاؤز کو بتائی جاتی ہیں۔ لیکن لینڈ کمیشن (Land Commission) کے تعلق سے جو نیا مدد قائم کیا گیا ہے اسکی تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں۔ اور بعد میں جو ڈیمانڈس آرہے ہیں اونکا بھی بھی یعنی حال ہے۔ ہمیں ہوبے معلومات ملنے چاہئیں

شری وی۔ رام کشن راؤ - نئے مددات کے بارے میں ہاؤز جو معلومات چاہتا ہے وہ خود رہم پہنچائے جائیں گے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں لینڈ کمیشن کے بارے میں ایک

ہی مدد ہے جو نیا رووائیڈ (Provide) کیا گیا ہے جسکے بارے میں اکسلینیشن (Explanation) کی ضرورت ہو گی۔ اسکے بارے میں کٹ موشن بھی آیا ہے کٹ مرشن کے ذمہ میں بھی تفصیلات معلوم ہے سکتی ہیں یا اگر ارشاد ہو تو پہلے ہی تفصیل عرض کر دیجاسکنی ہے۔

شروعی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سہوات ہو گی اگر پہلے ہی تفصیلات بنائی جائیں۔ اور ری ہیبیلیٹیشن سرویس (Rehabilitation Services) کے بارے میں میں بھی تفصیلات بنادی جائیں۔

شروعی۔ رام کشن راؤ۔ ڈیمانڈس ختم کرنے کے بعد میں اسکی تفصیلات عرض کروں گا۔

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 (Heads of States, Ministers, Secretariat and Head Quarters Establishments and Miscellaneous) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh”.

Mr. Speaker : Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 (Heads of States, Ministers, Secretariat and Head Quarters Establishments and Miscellaneous) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 (Information and Public Relations Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 (Information and Public Relations Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges

that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 (District Gardens) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 (District Gardens) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 10,29,000 under Demand No. 50 (Territorial and Political Pensions) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 10,29,000 under Demand No. 50 (Territorial and Political Pensions) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 (State Owned Landing Grounds) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh,"

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 (State Owned Landing Grounds) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 (Rewards) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 (Rewards) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 (Non. I.S.F.) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 (Non. I.S.F.) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“ That a sum not exceeding Rs. 3,23,000 under Demand No. 63 (Jagir Administration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 3,23,000 under Demand No. 63 (Jagir Administration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 (Rehabilitation of Ex-servicemen) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 (Rehabilitation of Ex-Servicemen) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Sir, I beg to move :

“That a sum not exceeding Rs. 3,99,08,000 under Demand No. 70 (Capital Outlay on Irrigation) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That a sum not exceeding Rs. 3,99,08,000 under Demand No. 70 (Capital Outlay on Irrigation) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

شروعیں راؤ۔ میں اون دونوں ایسے جن سے متعلق آئندہ لیڈر آف دی ابوزیشن (hon. Leader of the Opposition) نے سوال کھلتا تھا تفصیلی عرض کروں گا۔ دس لاکھ سکھ عمنانیہ معاදل آٹھ لاکھ کچھ ہزار کلدار کا جو تباہ

مطالبه کبائیا ہے اوسکی صراحت بد ہے کہ لینڈ ریفارمس کا جو نیا بل پیشی ہو رہا ہے اس کے لئے بد پروایزن ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایک لینڈ کمیشن بنایا جائے۔ اس حاوزہ کو معلوم ہے کہ لینڈ ریفارمس کے امنڈنگ بل بر آٹھ دس مہینے سے غور ہو رہا ہے۔ جو ابتدائی مسودہ تیار ہوا تھا اسکو گورنمنٹ آف اندیا کے بلانڈنگ کمیشن کے پاس روانہ کیا گیا تھا کہ وہ اس پر غور کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں عجلت نہ کی جائے کیونکہ وہ آل اندیا بیس پر ان چیزوں کو طے کرنے والے ہیں۔ اس ہدایت کی بناء پر انتظار کیا گیا تھا۔ اب بلانڈنگ کمیشن نے ان امور پر غور کرکے اپنی رووث شائع کی ہے۔ اس میں ایک چیاپٹر (Chapter) لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کے

بارے میں ہے۔ اس میں جنل براڈ بالیسی (General Broad Policy) طے کی گئی ہے۔ قبل اسکے کہ اس سلسلہ میں ایک بلاجائز نسنس (Land Census) لیننا ضروری ہے کہ ہولڈنگ کن کن رقبوں میں واقع ہے۔ جیتک صحیح منسز (Census) نہ لئے جائیں یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ سیلنگ (Ceiling) مقرر کرنا ضروری ہے یا فیملی ہولڈنگ (Family Holding) آنریل ممبر کو معلوم ہو گا کہ پچھلے زمانے میں جو تصور اکنامک ہولڈنگ (Economic Holding) کا ذکر کا تھا وہ ترق کر کے اب فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کیا کیا ہے۔ بیسک ہولڈنگ (Basic Holding) فیملی ہولڈنگ (Family Holding) اور سیلنگ (Ceiling) بے تین چیزیں ہیں۔۔۔۔۔ بیسک ہولڈنگ اس غرض کے لئے مقرر کرنا ہے کہ اس سے کمتر رقبہ کا سب ڈیویژن (Sub-division) نہ۔ فیملی ہولڈنگ اس لئے مقرر کرنا ہے کہ وہ ایک منیم (Minimum) چیز ہو اور اکنامک ہولڈنگ سے کم اور بیسک ہولڈنگ سے زیادہ ہو۔ بیسک ہولڈنگ سے تگنی ہو۔ اسکی نسبت عام طور پر ہدایت دیکھی ہے اگر اسکے پروڈیویس (Produce) سنت انکم (Net Income) (۸۰۰) روپیے مل سکتی ہے تو اسکو فیملی ہولڈنگ سمجھ کر یہ براڈ لائن انڈکٹ (Broad Line Induct) کیا گیا ہے۔ لیکن ہر ضلع اور ضلع کے مختلف حصوں میں فیملی ہولڈنگ کے رتبہ کا تعین کرنے اور انکم کا اسٹیمیٹ کرنے کے لئے لینڈ کمیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ لینڈ کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ انسٹیویٹ کر کے انکو معین کرے۔ اس کے لئے سننس آف ہولڈنگز (Census of Holdings) کی ضرورت ہے اسکا ابھی پریلیمینٹری ورک (Preliminary Work) ہوا ہے۔ بلانڈنگ کمیشن کو یہ ہدایت دیکھی ہے کہ پہلے سال میں سب سے پہلے یہ لینڈس کا سننس کیا جائے۔ اس کے لئے کچھ عملہ کی ضرورت ہے۔ لینڈ کمیشن اسکو سپروائیز کریگا۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا اسٹائیسکس ڈارٹمنٹ سے یہ کام نہیں چل سکتا۔ لیکن جو اگریکاچرل اسٹائیسکس اور روپنیو اسٹائیسکس اس نے سہیا کئے ہیں وہ اس نقطہ نظر سے نہیں ہیں۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ کس ایریا (Area) سے گراس پروڈیویس (Gross Produce)

کیا ہوگا۔ اور اکسپننس (Expenses) نکلنے کے بعد نہ انکم (Figures) کیا ہوگی۔ اس درٹی سے فیگز (Net income) جمع نہیں کئے گئے ہیں جب تک یہ کام نہو فیملی ہولڈنگ فکس کرنا مشکل ہے۔ اور جب تک فیملی ہولڈنگ مقرر نہو سیلنگ مفرز نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے لینڈ سنسس اور اسکے دیگر اجزاء کے لئے اس سال ۱۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت بریلینٹری اکسپننس کے لئے ہے۔ اصلی بجٹ میں ہمنے ۱۰ لاکھ روپیہ سکہ حالی معادل ۸ لاکھ کچھ ہزار روپیہ کلدار کا بروائیزن رکھا ہے۔

اکس سرویس بین (Ex-servicemen) کے بارے میں ایک ڈیمانڈ ہے۔ گذشتہ سال اسکی نفصالی نہیں بلائی گئی بھی لیکن اس وقت اسکی الگ الگ نفصالی بتلانی گئی ہے۔ اس بارے میں میں مختصراً کچھ عرض کرنا چاہنا ہوں گذشتہ جنگ ۱۹۴۲ء کے بعد ڈیما پلاتیزیشن (Demobilisation) میں جو لوگ علاحدہ ہوئے ان اکس سرویس میں کے ری ہیبیلیشن (Rehabilitation) کے لئے سوچنا پڑا۔ حیدرآباد گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے ایک فائد مقرر کیا۔ اس کے لئے کنٹریبیوشن (Contribution) (یہی کیا گیا۔ ہر کامبینیٹ (Combatant) سے دو روپیہ اور نان کامبینیٹ (Non-Combatant) سے ایک روپیہ کے حساب سے فائد جمع کیا گیا۔ حیدرآباد اشیٹ نے بھی اس میں کچھ شیر دیا جس سے جملہ آئی۔ جی (۱۲,۱۶,۵۲۰) روپیہ جمع ہوئے۔ اس ذائقہ کا نام ”اوست وار ری کنسٹرکشن فاؤنڈیشن“ (Post War Reconstruction) ہے۔ اس فائد کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی آف امنسٹریشن (Committee of Adminis- tration) ہے جس کے چہر من (Chairman) چفت منسٹر ہوتے ہیں۔ اسکی ایک بنیجنیٹ کمیٹی (Management Committee) یہی ہوتی ہے۔ اس فائد میں سے ۹ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ سنہ ۱۹۵۳ء میں کے بجٹ میں الٹ کئے گئے ہیں جنکی نفصالی یہ ہے۔

فتح نگر۔ نظام آباد میں اکس سرویس میں کی ایک ایگریکلچرل کالوف (Agricultural Colony) قائم کی گئی ہے۔ وہاں انہیں آباد کرنے اور زراعت کے کام ار لکانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے لئے ۲۸ لاکھ ۲۰ ہزار کی رقم رکھی گئی ہے۔ اموگوڑہ میں ایک کوا آرٹیشو فارمنگ ایسوسی ایشن (Co-operative Farming Association) بنائی گئی ہے۔ اس میں اکس سرویس میں رہنیگر۔ اس کے لئے ۰ ہزار ایکر زمین حاصل کی گئی ہے۔ اس میں سے ایک ہزار ایکر سے کچھ زائد رقمہ ایسا ہے جس کو بہت جلد زیر کاشت لایا جاسکتا ہے۔ اسکو ری کائم (Reclaim) کر کے اس بو کاشت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس کے لئے (۳,۰۹,۰۰) لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے۔ اکس سرویس میں تی ٹریننگ کے لئے (۱,۰۷,۰۰) روپیے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس بروائیزن سے انہیں چھوٹی چھوٹی فنون کی تعلم دی جائیگی جیسے ٹوارنگ (Tailoring) کاربنٹری (Carpentry) وغیرہ ہیں۔

اسکے بعد فرد رابجو کیسین (Further Education) کی اسکم کے لئے (۱۰۲۹) لاکھ روپیہ رکھی گئے ہیں۔ ملکہ فرد رابجو کیسین کے ذریعہ ان لوگوں کو کام کے قابل بنایا جاسکے۔ اسکے علاوہ اسٹون کوارٹیننگ (Stone Quarrying) کی اسکیم کے لئے (۱۵،۷۳۳) روپیے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اسکے علاوہ جھوٹی جھوٹی اسکیم نو خرچ کے لئے (۸۰۷۲) روپیے کی گنجائش رکھی گئی ہے اس طرح جملہ اسکیم نو آٹی۔ جی کا براوزن سند ۰۲-۹۰۳-۱۹۰۳ ع کے بیٹ دین رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker : A question has been raised regarding item No. 57, for Rs. 1,64,57,000 demands to H.E.H., and Jagirdars. This item has been shown as a charged item, and could this be so ? Can the hon. the Chief Minister clear this doubt ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I shall look into this question, Sir. I think an objection was raised before, perhaps, last year. So far as I can remember, I thought, it was a charged item. This question has been again raised now, and I shall examine it in detail. The Government has been examining it and we have been trying to get legal advise. I shall look into this and answer the question later.

Mr. Speaker : Now, we shall take up cut Motions.

Demand No. 2—Land Revenue—Rs. 1,35,14,000.

FAMINE CONDITIONS IN TELENGANA

Shri K. Venkat Ram Rao : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

WORKING OF JAMABANDI

Shri K. Venkat Ram Rao : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

WORKING OF DISTRICT ADMINISTRATION

Shri K. Venkaiah (Madhira) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Shri B. Ramakrishna Rao : I want to make one observation, Sir. Some of the cut Motions are worded in so vague a manner that it is not possible for me to know what exactly hon. Members are going to discuss. For example, this cut Motion, No. 3, just now moved by the hon. Member from Madhira, to reduce the allotment of Rs. 1,35,14,000 to discuss the working of District Administration. This is so vague a subject, that under the head ‘District Administration’ there are a variety of subjects, everything that comes in the course of the administration of the district. I do not know whether this is quite in order, Sir.

Mr. Speaker : The motion would relate to Revenue. Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

FORCED LABOUR IN VILLAGES

Shri R. B. Gurumoorthy (Khammam-Reserved) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : What is exactly meant by ‘forced labour’ in villages?

Shri Gurumoorthy : Yetti and Begari.

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

IMPLEMENTATION OF LAONI RULES

Shri K. Ram Reddy : (Nalgonda-General) : I beg to move

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, I again want a clarification. The hon. Member wants to discuss the implementation of Laoni Rules. I want to know whether he means the Special Laoni Rules.

Shri K. Ram Reddy : Special as well as ordinary Laoni Rules.

Shri B. Ramakrishna Rao : Under the Special Laoni Rules, certain orders have been passed for issuing lands to Harijans etc. I thought the Member would like to discuss this aspect.

Shri K. Ram Reddy : I want to discuss Special as well as Ordinary Laoni Rules.

Mr. Speaker : Perhaps he means Special Laoni Rules.

Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

RE-ASSESSMENT OF EX-JAGIR VILLAGES

Shri Gopal Rao (Pakhal) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

RENT-CONTROL POLICY OF GOVERNMENT

Shri A. Raj Reddy : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

FAMINE CONDITIONS IN HYDERABAD STATE

Smt. Aruila Kamaladevi (Aler) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

LAND DISTRIBUTION POLICY

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy (Wardhannapet) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, here again I would like to know from the hon. Member what he means by 'Land Distribution Policy'. There is no policy, so far as I know, of land distribution as such. I would like to know whether he means the same Special Laoni Rules, reference to which has already been made by another hon. Member, or has he under contemplation any other land distribution policy ?

شری آرٹلہ لکشمی نرسیمھا ردیڈی - "تمثیں وغیرہ کے سلسلہ میں ڈسکشن کرنے کا مطلب ہے۔"

Shri B. Ramakrishna Rao : I would like the hon. Member to be more specific. If he has in mind tenancy problems, let him say so, so that I can be prepared to answer ; otherwise I will be at sea.

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy : I want to discuss the tenancy problems.

Mr. Speaker : Instead of land distribution plolicy, let us put it as 'tenancy policy'.

Motion moved :

"That the grant under demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

PAY OF OFFICERS

Shri Uddhava Rao Patil : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100."

Shri B. Ramakrishna Rao : Mr. Speaker, Sir, here also just a little clarification is needed so that we may be able to discuss the subject well. Perhaps the hon. Member has in view the pay of Revenue Officers right from down below to the highest cadre or is there any limitation.

Mr. Speaker : The Member probably wants to discuss the pay of village officers!

Shri Uddhava Rao Patil : I want to discuss the pay of all officers of the Revenue Department.

Shri B. Ramakrishna Rao : Does the hon. Member want to discuss the pay of all the Officers' right from Seth Sendhis to the Revenue Minister or Secretaries, or is there any limitation within the hon. Member wants to discuss this subject?

Shri Uddhava Rao Patil : I can discuss even from the lowest officer to the highest.

Shri B. Ramakrishna Rao : I have no doubt about the hon. Member's capacity to discuss the question. I am asking for my information so that I may be ready.

Shri Uddhava Rao Patil : I would like to discuss the pay of those officers of the rank of Dy. Collector and above.

Shri G. Sriramulu : This can be known after the hon. Member speaks on his motion. It is not necessary for the Chief Minister to know about this just now.

Shri B. Ramakrishna Rao : Motions for reduction of grants must be specific; they should not be vague. That is why I am asking for clarification.

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

CONTINUANCE OF EVICTIONS

Shri K. Ramachandra Reddy (Ramannapet) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

586 12th March, 1963. General Budget—Demands for Grants .
WORKING OF VILLAGE ADMINISTRATION

Shri K. Ramchandra Reddy : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

FAMINE CONDITIONS IN NALGONDA DISTRICT

Shri K. Ramchandra Reddy : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, Can any member of Officers in the Official gallery who are here to assist the Ministers read newspapers in the House ?

Mr. Speaker : No.

RED-TAPISM IN REVENUE ADMINISTRATION PARTICULARLY
PATEL PATWARI SYSTEM

Shri G. Sriramulu : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000.”

CORRUPTION AND MALADMINISTRATION PREVALENT IN VILLAGE
OFFICIALS AND REVENUE INSPECTORS

شری گوبی ٹھی گنگا ریڈی (زمل - عام) - میں ٹیکانہ نمبر (۲) سے متعلق حسب ذیلا
کٹ مونین بیش کرنا ہوں - (....., ۳۰, ۱۷, ۰۱) کی جو رقم لند ریوینیو کے لئے محض
کئی کمی اوس میں ایک سو روپہ کی کمی کی جائے۔ کیوں کہ میں عہدہ داران (ٹیکلیں) لا
گرداؤروں کی رشوت مسافی اور بد انتظامی کے متعلق بھت کروں گا۔

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

ABOLITION OF HEREDITARY SYSTEM OF PATEL PATWARIS

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

“KAMDARS” AND “NIRADEES” AND THEIR REMUNERATION IN VILLAGES

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

MALADMINISTRATION OF THE GOVERNMENT DURING TALAFMAL

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

FAILURE FOR DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu (Luxettipet-Reserved) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

588 12th March, 1953. General Budget—Demands for Grants
POLICY OF LAND ACQUISITION AND ALLOCATION TO HARIJANS

Shri K. Rajmallu : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

POLICY RE: PAYMENT OF ALLOWANCES AND HONORARIA

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare (Partur) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

MALPRACTICES AND CORRUPTION IN THE REVENUE DEPARTMENT

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

SUPERINTENDENCE OF LAND RECORDS

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

General Budget—Demands for Grants 12th March, 1953. 589

POLICY OF THE GOVERNMENT REGARDING REVENUE PATELS
AND PATWARIS AND ABOLITION OF THIS SYSTEM

Shri Achut Rao Yogiraj Kavade (Kallam) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

FAMINE CONDITIONS IN AURANGABAD

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardan-General) : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

DISTRICT REVENUE ADMINISTRATION

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

COLLECTION OF REVENUE ARREARS

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

FAMINE CONDITIONS IN WARANGAL DISTRICT

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

• FAMINE CONDITIONS IN BHIR DISTRICT

Shri Ram Rao Aurgaonkar (Georai) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

ECONOMY IN REVENUE ADMINISTRATION

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000.”

RECONSTITUTION OF TALUQS ON REGIONAL BASIS

Shri Makhdoom Mohiuddin (Huzurnagar) : I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

TOP HEAVY ADMINISTRATION

Shri G. Sreeramulu : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900.”

REDUCTION IN THE ALLOWANCE TO THE CHIEF MINISTER

Shri Sham Rao Naik (Hingoli-General) : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 4,800.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 4,800.”

WORKING OF SECRETARIAT

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

POLICY OF THE GOVERNMENT FOR CHARGES IN ENGLAND

Shri Bhagwan Rao Boralker : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000.”

POLICY OF THE GOVERNMENT REGARDING THE SALARIES OF THE GOVERNMENT SECRETARIES

Shri Sham Rao Naik : Sir, I beg to move :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

TOUR PROGRAMMES OF MINISTERS

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - میں ڈیمانڈ نمبر (۱۲) سے متعلق کٹ موشن پیش کرنا ہوں۔ اس ڈیمانڈ کے تھب جو (۱۱، ۸۶، ۹۱) روپیہ رکھئے گئے ہیں اس میں (۱۰۰۔۔۔) روپیہ کی کمی کی جائے گیونکہ میں منشیوں کے دورے کے دروازگرام و نکتہ چینی کروں گا۔

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

FUNCTIONING OF GOVERNMENT HOUSE AND GARAGE

Shri Daji Shanker Rao : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

WORKING OF ATTIVAT DEPARTMENT

Shri K. Anant Ram Rao (Devarkonda) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

WORKING OF REVENUE BOARD

Shri Abdul Rahman (Malakpet) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100.”

STOPPING OF HOUSE RENT ALLOWANCE

Shri Makhdoom Mohiuddin : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1.”

TOP HEAVY ADMINISTRATION

Shri K. Ananth Reddy : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1.”

ECONOMY IN THE WORKING OF THE
INFORMATION DEPARTMENT.

Shri V. D. Deshpande : Sir I beg to move :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100.”

MANSABS AND MAHAWARS

Shri. K. Ananth Reddy : Sir, I beg to move :

“That the grant under demand No. 50 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100.”

594 12th March, 1953. General Budget—Demands for Grants
POLICY OF TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS

Shri. G. Sreeramulu : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 29,000.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 29,000.”

ENCOURAGEMENT IN CASH GRANTS

Shri. V. D. Deshpande : Sir I beg to move :

“That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 50 be reduced by Rs. 100.”

ECONOMY IN EXPENSES ON LANDING GROUNDS

Shri V.D. Deshpande : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 55 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : What does the Member mean by ‘Landing Grounds’ ?

Shri V.D. Deshpande : In the budget, it is said as ‘landing grounds for aircraft’.

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 55 be reduced by Rs. 100.”

POLICY REGARDING DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatnam-General) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 60 be reduced by

ABOLITION OF THE JAGIR ADMINISTRATOR'S OFFICE

Shri Vishwas Rao Patil (Parenda) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100”.

ECONOMY IN JAGIR ADMINISTRATION

Shri A. Raj Reddy (Sultanabad) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion moved :

“That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs 100.”

POLICY OF REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

Shri Syed Hasan (Hyderabad-City) : Sir, I beg to move :

“That the grant under Demand No. 66 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Motion Moved :

“That the grant under Demand No. 66 be reduced by Rs. 100.”

Mr. Speaker : Let us now regulate the time. Today, instead of adjourning at 1-0 p.m., we shall adjourn at 1-30 p.m. after finishing the work.

Shri V. D. Deshpande : As I have already suggested, in view of the fact that the Chief Minister's demands are many and that they require much discussion we may meet again in the evening and work from 5 p.m. to 8 p.m.

Shri B. Ramakrishna Rao : My demands are not many; but the motions for reduction of grants are many. I counted them. They are 75 in number. Out of them 2 or 3 were not moved by the courtesy of the hon. Members. There are,

therefore, 72 or 73 motions. I have absolutely no objection to the entire forenoon being given for the discussion on the motions and the afternoon sitting as the hon. Leader of the Opposition suggested may be given to me for reply.

Mr. Speaker : If we are to meet again in the afternoon, suggested from 5 to 8 p.m., better we close by 1 p.m., instead of at 1-30 p.m., and then again work from 5 to 8 p.m. We, shall take up all the motions together and there will be a general discussion on all. As on previous occasions there will be no separate discussion on motions for reduction of grants on each demand. Then regarding time for each individual, I think it must be curtailed as there are many motions and we cannot have the same latitude as before. We have already had discussion on the Budget in general. Probably, general policies of the Government will now be discussed, like General Administration etc. It is now nearly 10 O'clock and with half an hour recess, we have got only $2\frac{1}{2}$ hours at our disposal before we rise at 1 O'clock. In order to give opportunity to as many members as possible, I like to fix the time, say 5 minutes or 10 minutes. I would request the hon. Members not to take more time than is absolutely necessary.

Shri V.D. Deshpande : I Suggest that the Chief Minister need not take 3 hours for reply. He may be given $1\frac{1}{2}$ hours, say from 6-30 p.m. to 8 p.m. and the members be given time till 6-30 p.m. I am agreeable to 10 minutes being fixed as the time-limit. If any hon. Member has to speak on more than one motion, he may be given a few minutes more, if he needs. Then, instead of a general discussion in which very few members can take part, I suggest that opportunity be given to each mover of the motion so that he may speak on his own motion and also on other matters that he may like. But I insist that all members who have moved the motions should get a chance to speak. I suggest that the members may be called in the serial order in which the motions stand and they will have to speak keeping the time-limit in view.

Shri B. Ramakrishna Rao : I think it is rather impracticable. There are 72 motions and 10 minutes for each comes to 720 minutes and so much of time is not at our disposal. Necessarily some members will have to forego their chance. For example, there are 6 cut-motions on famine conditions and one member, I suggest, may take the responsibility of speaking on all the cut motions. Thus time could be saved.

Shri V.D. Deshpande : Sir, I have already expressed the view that the time-limit should be borne in mind and that each individual mover should be given a chance.

Mr. Speaker : I do not think it is possible that each one of the members should be given a chance. The Chief Minister wants 3 hours for reply. He may be given 2 hours only.

۶ بھرے جنل ڈسکشن کاوز () هو جائیگا۔ الینہ مجھے یہ دقت معلوم ہوئی ہے کہ جس آرڈر سے کٹ موننس مول ہوئے دین اسی آرڈر سے متعاقہ ممبر کو تقریر کا موقع دیا جائے۔

Those who are able to catch the Speaker's eye will speak and there will be a general discussion in that way.

دوسری چیز یہ کہ ۱. منٹ دئے جانے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ۱. منٹ تک ممبر لا زماً تقریر کرتے رہیں۔

Shri V.D. Deshpande : Again, I request you, Sir, that every Member be given a chance. Even if you reduce the time-limit to 5 minutes, I have no objection; but I am particular that every member should get a chance. What I suggest is that some members may be given 5 minutes, and some, 10 minutes, according to the number of motions they have moved.

Shri B. Ramakrishna Rao : It is not only the movers of motions that can speak. But members on this side also will like to speak on the motions. How many minutes or how many hours are at our disposal, is the factor that we have to take into consideration. In view of that, it is not possible that every member should have an opportunity *ville nili*.

Shri V. D. Deshpande : It is not a question of *ville nili*. When a member has tabled a motion, he must be given an opportunity. Time-limit should be there; if necessary, it can be reduced; but the member should be given a chance to speak on his motion.

Mr. Speaker : If the time is not sufficient they will not get any chance.

Shri Ankush Rao Venkat Rao Ghare : I plead that every member who has moved a motion must get a chance. That will give him an idea to speak precisely and the time-limit may even be reduced to 3 minutes.

Mr. Speaker: Time-limit is suggested to be from 10 minutes to 5 minutes and from 5 minutes to 3 minutes. We shall see. I shall try to give as much time to as many members as possible. Now let us have a general discussion. Now Shri V. D. Deshpande.

Shri V. D. Deshpande: I am suggesting that the members be called in the serial number of the cut-motions moved.

Mr. Speaker: I want to give more time to you. But that is all right. I cannot call the Members in order. Now, Shri K. Venkat Rama Rao, will speak on his motion.

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - اس بیکرسر - میں نے اپنا کٹ موشن جمیوندی کی پیچدگیوں بر ڈسکشن کرنے کے لئے دتا ہے۔ اس ڈسکشن سے قبل میں اسکے تاریخی پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ بر تختہ کے سسٹم کے بعد رعیت واری کا سسٹم تافذ ہوا جس سے حکومت کا ہر کسان اور رعایا سے بالراست تعلق ہو گیا۔ دھارے لگائے گئے اور جیسا کہ میں نے جنرل ڈسکشن کے موقع پر بھی بتلا ہے دھارے انتہائی سنتگین ہیں۔ میں اس جانب خاص طور پر آنربیل فینانس منسٹر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خود آنربیل منسٹر اور ہم نے ملکر اس کے خلاف کوشش کی تھی۔ ہمارا یہ مطالبہ تھا کہ ٹیکریشن سسٹم اور خاص طور پر لینڈر بونیو اس سسٹم میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جمیوندی کی پیچدگیاں بھی ہیں جس سے کسانوں پر مزید بار بڑتا ہے۔ میں بھی مانتا ہوں کہ دولیس ایکشن کے بعد پیچدگیوں کو کم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ابھی بعض چیزوں رکھی گئی ہیں۔ کسانوں کو کوئی ریلیف (Relief) نہیں ملی ہے۔ مثال کے طور پر میں ایوان کو بتلاؤ گا کہ حیدرآباد میں تری دھاروں کا ریٹ ۱۰ روپیہ سے ۲۳ روپیہ تک ہے۔ اس کے پرخلاف ہماری سرحدوں پر آندھرا کے علاقہ میں جہاں کرشنا اور گوداواری کا ڈیلتا (Delta) ہے جہاں کی زمین سونا اگاتی ہے اور کسی طرح ہمارے پاس کی زمین سے زرخیزی میں کم نہیں ہے بلکہ زیادہ ہی ہے وہاں کے دھارے روپیہ سے ۱۰ روپیہ فی ایکر ہیں۔ اس طرح دونوں مقامات کے تری دھاروں کا مقابله کیا جائے تو وہاں کا دھارہ ہمارے ناس کے دھاروں کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ اس طرح سنتگین دھارہ ہمارے پاس رکھا گیا ہے۔ اگر ہم سنہ ۱۹۰۰ع سے ۱۹۳۷ع تک کے پورے اعداد و شمار ملاحظہ کریں تو معلوم ہو گا کہ کس طرح ادھر ادھر کی جلانیوں کسانوں پر ڈالی جاتی ہیں۔ میرے پاس سب فیگرس ہیں لیکن وقت نہ ہونے کی وجہ سے میں تفصیلات میں نہیں جا سکتا۔ اس سلسے میں نظام کے دور حکومت میں ایک ٹیکریشن انکوائری کمیٹی (Taxation Enquiry Committee) اپنھلی کمیٹی تھی۔ اس کے نتیجے سے عوام نا واقف ہیں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ جبل آپ کلمی اول اول

تری دھارہ وصول کرتے ہیں تو آپ پر ہے ذمہ داری عائد ہو ہے کہ آپ اس زین کو پانی سربراد کریں۔ اس کی گیارنی آپ کو اپنا چاہئے۔ ایسے ذرائع آبیاشی سے جن سے بوری فصل کے دوران میں پانی مہیا نہیں کیا جاتا ان کے دوسالہ اوسی طے کے لحاظ سے فی ایکر دھارہ ، مقرر کیا جاتا ہے۔ جمعبندی کی ایسی شروحت رکھنے اور زینبات بڑاؤ پڑے رہنے سے پیچد گیاں پیدا ہونگی۔ میں کہوں گا کہ اس کی وجہ سے تھصیلداروں بر بار بھی زیاد ہے۔ جس طرح کاولکار اور بیگار سے بھی لی جاتی ہے اسی طرح تھصیلدار بر جمہندی کی پیچد گیوں کا بار پڑتا ہے۔ اور حقیقت میں ڈی فیاکشو (Defacto) طور پر وہ چک اب (Check Up) نہیں کرسکتا۔ ان شروحت کا کام خرد تھصیلدار تو نہیں کرتا بلکہ پٹواری اور گردار کرتے ہیں۔ تھصیلدار عمایات جمعبندی کی تنقیح کے ائے متعدد ہے۔ لیکن کوئی ڈیٹی کلکٹر ہم ایسا نہیں یافت جو بطور خود جمعبندی کے کام سے واقع ہو وہ جمعبندی کا وکنوں پر الفعما رکرتے ہیں۔ اس لئے کوئی ڈیٹی کلکٹر جمعبندی کے معاملات پر موثر طریقہ پر عمل کرسکتا ہے اور نہ کیا ہے تعلقدار اور تھصیلدار ون کے درمیان بلاوجہ جو ڈیٹی کلکٹر وہ ستر ہیں اون کو ختم کر کے اکائی کی ج سکتی ہے۔ لینڈ ریفارمس اور ٹیننس ایکٹ کے اختیارات جو ڈیٹی کلکٹر کو حاصل ہیں وہ عدالتون کو منتقل کر کے جاسکتے ہیں۔ لیکن اگر جیسا کہ آج کل ٹیننسی (Tendency) ہے عدالتون پر آپ کو اعتقاد نہیں رہا ہے تو وہ اختیارات تھصیلداروں کو دئے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ڈیٹی کلکٹر کے عہدہ کو ختم کر کے حکومت اکائی (Economy) کو مسکتی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس طرح سے جمعبندی کے عملیات کو ختم کرنے سے حکومت کے محصلوں مالکزاری پر اثر پڑیگا۔ لیکن میں کہوں گا کہ اس طریقہ سے کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ جمعبندی کے سلسلہ میں کمی ایک سالہ اور دوسرا معافیاں دیجاتی ہیں اون میں کوپیشن (Corruption) کی نگرانی ہے۔ اگر یہ ختم کر دیا جائے تو حکومت کو مسلسل آمدی ہوتی رہیگی۔ جب کوپیشن ختم کر دیا جائیگا تو جو معافیاں دیجاتی ہیں اون کی بھی ضرورت نہیں رہیگی۔ اور رعا یا کو بھی ریلف مل سے گی۔ میں ایک اور چیز ایوان کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ سنہ ۱۹۷۴ میں جب مدرس میں کانگریس منسٹری آئی تو عنان حکومت منہماں تھے ہی۔

مسٹر ڈیٹی اسپیکر - آپ کے دم منٹ ختم ہو گئے ہیں۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - میں دو منٹ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

تو میں یہ عرض کرو رہاتھا کہ نذراللہ میں مشتری آنسے پہلے جو روشن تھے وہ لانگانہ کے مقابلہ میں کم تھے اسکے باوجود کانگریس حکومت نے وہاں کے محصلوں اور دھارے کی رقومات میں (۲۵) فیصد کمی کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن حیدر آباد میں یہ حال ہے کہ کانگریسی حکومت آنے کے باوجود وہ چڑھنے کے لئے پہلے ہی سے جدوجہد کی جاتی رہی تھی وہ حاصل نہیں ہوئی۔ کوئی موثر قدم دھاروں میں کمی کے متعلق نہیں الہا یا کیا۔ کہیاں تو افر رعایاء کو کوئی ریلیف نہیں دی گئی۔ اس لئے میرا کہا ہے کہ ٹینکشن کے

سلسلہ میں تحقیقات کی جانی چاہئے اور دھاروں کی جو سنگینی ہے اوس کو کم کیا جانا چاہئے ان چیزوں برخور کرنے اور اس سسٹم (System) کو تبدیل کرنے کے لئے انک کمپنی، قرار کی جائے تو مناسب ہرگا۔ میں ابک اور چیز ہافز کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ حیدر آباد میں لینڈر بونیوکا جو سسٹم ہے اوس میں بدیلی کی کافی گنجائش ہے۔ ہنچاپہ اس سلسلہ میں ابگ کوئیشن (Quotation) ہافز کے سامنے پیش کرنا چاہا ہوں۔

The Quotation could not be traced out

مسٹر ڈپی اسپیکر - کسی آرڈر ممبر کو کوئین ڈھونٹنے کے لئے کہا جائے۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ۔ خیر۔ تو میں بہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے ٹکڑیں سسٹم میں کافی اصلاحات ہو سکتے ہیں۔ اگر انکم ٹیکس وغیرہ کے سلسلہ میں اروگریں ہو انسی ڈپنس (Incidents) کے ساتھ عمل کیا جائے تو گھانے ہونے کے اندیشوں سے ہم کو نجات مل سکتی ہے۔

شی. انکوشا رام راؤ (پرلٹر) :- س्पیکر سار، جب راجپرمुख کا اڈیس ہوا اُسی وقت گवرنمنٹ میٹ کی ساری کیا کیا تھاتوں کا جواب دیا گयا ہے، اُر انڈمینیسٹریشن مے کارپشن (Corruption) ہے جیس بات کو بھی ساکھ تیار سے کبُول کیا گयا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انڈمینیسٹریشن مے جو مال پرکٹیس (Mal-Practices) ہے بُونکے لیے گవرنمنٹ اُنکے کام میں کام سے کام ۲۰ روپے دیوار کرتے رہتے ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دہاکوں سے جو لوگ تہسیل یا تالوک کی جگہ ٹننٹی یا دیگر کے ساتھ کے لیے آتے ہے بُونکا تہسیلدار کی گیرہ جاری کی وجہ سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسی وقت کوکل ۱۴۵ تہسیلدار ہے، اُر نایاب تہسیلدار بھی ۱۴۵ کر دیے جائے تو بहت کوچ کام اچھی ترہ سے ہو سکتا ہے۔ تہسیلدار کی گیرہ جاری میں نایاب تہسیلدار بُونکا کام دے کے سکے । تہسیلدار کو سیف رہنیو کے ایسٹے جام کا ہی کام نہیں کرنا پڑتا بلکہ لوکل سلک گవرنمنٹ اُنکس ایج ڈیپارٹمنٹ جنرل سوپرینیشن اُر سپلائی ڈیپارٹمنٹ کا بھی کام اُس کی ترک ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بے چارا کام نہیں کرتا۔ لے کن کام کا بھار بہت ہوتا ہے جیس کوچ سے ہو سکتا ہے۔ مہینے میں ۲۰ دن دیوار کرنے کا جو نیتم ہے اُس کو بھی وہ اچھی ترہ سے ایسٹے پال نہیں کر سکتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ڈپیٹی کلکٹر اُر تہسیلدار جب دیوار پر رہ ہے تو وہ بُونکے لیے اُنکے پلے شر (Pleasure) کی کیا جاتی ہے۔ اپنے چار دوستوں کو لے کر مजما کرنے کے لیے وہ دہاکوں میں بھوکتے ہے۔ میں نہیں سامنہ تھا کہ گవرنمنٹ ن ماجا اُنڈانے کے لیے بُونکے بُوپر دیوار کرنے کا کام پلشان (Compulsion) رکھا ہے۔ جیسی پ्रکار ہم دیکھتے ہیں کہ تہسیلدار لوگ ڈوڑ کے باہم جو باکی دس دن رہتے ہے اُس سے اپنے آفیس میں ۱ یا ۲ بجے پہلے نہیں جاتے اُر جب ۳ بجے ہے تو آنے کے باہم اُنکے یا دو یا چند بجے اپنے چہرے میں چاہ پیتے ہیں۔ دہاک کے لوگ آتے ہے اُر واسپاں چلے جاتے ہے جیسکے سیکھ اُر کوچ وہاں نہیں ہوتا۔ تہسیلدار کوچ کام کر رہا ہے اُر کام سے کام اُنکو چاہیے کی وہ کوچ پر اپنے آفیس میں بیٹھے رہتے ہیں۔ جیسکی پاکنڈی اُنکے بُوپر کی جسمی چاہیے ।

करप्शन के बारे में मैं कहुंगा कि पैसे खाने के नये नये ढंग निकाले गये हैं। सेंट्रल गवर्नर्सेट ने फूड कंट्रोल आर्डर (Food Control Order) के तहत जो लायसेन्सेस निकाले थे अनुको तहसीलदारों ने पैसे खाने का ओक नया तरीका बना लिया है। हमारे सन्माननीय मंत्री महोदय ने नोकॉन्फिडन्स मोशन (No Confidence Motion) के बक्त कहा था कि हमारे जो देशभक्त हैं अनुको अँडमिनिस्ट्रेशन के लोगों के साथ अविश्वास नहीं बरतना चाहिये। मैं इस बात को कबूल करता हूँ। हमारे मुल्क का अँडमिनिस्ट्रेशन अच्छा रहना यह किसीभी मुल्क के लिये शोभा देनेवाली बात है। लेकिन इसके माने यह नहीं हो सकते कि अँडमिनिस्ट्रेशन में जो खराकियाँ हैं अनुको दूर न किया जाय। मैं अपनी परतूर कॉन्स्टीट्युअन्सी (Constituency) में देखता हूँ कि रॉयलसीमा फंड के लिये तहसीलदारोंने पटेल पटवारियों की मदद से फंड वसूल किया और इस तरह से हर देहात से करीब दो दो हजार रुपये वसूल किये गये हैं फायनान्स मिनिस्टर साहब ने बजट स्पीच के बक्त कहा था कि इसमें से ४८०० रुपये फूड ग्रेन की तहत टेनन्ट्स (Tenants) को दिया गया, लेकिन मैं देखता हूँ कि मेरी कॉन्स्टीट्युअन्सी से करीब दो हजार दरखास्ते इस सिलसिले में आनेक बावजूद भी अुसको कोई मदद अब तक नहीं दी गयी है। इसी तरह से जो फंड वसूल किया जाता है अुसकी रसीद भी नहीं दी जाती। देशभक्त आदमी चाहे वह किसी भी पार्टी का हो अगर वह इस तरह की बातें करेगा तो बदनाम होगा, और दूसरे बक्त चुनकर नहीं आ सकेगा। जनता अुसको ठुकरा देगी। लेकिन चंद लोग जो इस तरह से हटाये नहीं जा सकते अनुकी करप्शन की बजह से गवर्नर्सेट बदनाम होती है, और अुसका प्रेस्टिज (Prestige) खराब हो जाता है। इसलिये मैं चाहता हूँ इसलिये मैं चाहता हूँ कि कोई भी फंड अफसरों के जरिये से वसूल नहीं किया जाना चाहिये और अनुके बारे में जो दोरे की पांचदी है अुसके साथ साथ अनुकी गैरहाजरी में नायब तहसीलदारों को वहां रहना जरूरी किया जाना चाहिये टेनन्सी या और दीगर मामलों के फैसले जल्द से जल्द किये जाने चाहिये और काश्तकारों के जो मुतालिबात हैं अनुकी तरफ ध्यान देने के बारे में अहकामा दिये जाने की जरूरत है। इसकी तरफ सन्माननीय मंत्री महोदय ध्यान देंगे औसी आशा प्रगट करते हुओ मैं अपना भाषण समाप्त करता हूँ। *

३३१ शैक्षण्य (मुक्ति)

अङ्गूष्ठ कुर्सि क्षेत्र,

देवीनगरीक्षेत्र में उन्नी देवीरुपी मैंचाली ना चाला शिवानपौनदी कुंतल कुंवरी देवीरुपी मैंचाली नै चाला नंबंधना लूँ छंठन्हाया। काथलूँ या बक्त देवीरुपी मैंचाली नै कर्त्तीनीन्दू याउँ देवमूल चाला छेन्दू ठंचीन्दू। गत प्रकृत्यालूँ देवीनगरी देवीरुपी मैंचाली चाला अुक्मालू ज रीन्हाया। अंक प्रकृत्यालूँ कुद्दा चाला गै अुक्मालू ज रागुत्तु नाया। वाटीनी एवा त्रूपुरुपु नरु बाट्या चैसीन्दू ना लैदु। कुंतलालू पैलीहु ना दरकान्तु लू बच्चीन्दू अयहै, वाटीकौरकू एवैना मैंचैनै लूंदूं चैलूंवकुलू छैंदौं आ दरकान्तु लू एवै एंदूंया लैलूं गै फैन्दौंया। आ दरकान्तु लू एवैना वै याद्दौं आन्दौं लैदु। इक्यूनूटै अुक्मालू ज रकुंदौ छैंदौंलू लै, नैनु पूंचैन्यैदैलू लै तद्दैलै कर्त्तीलै शिवान्नै दालू गानी, वैश्वरी गानी छैन्नूरु गदा, वै शिवान्नै एवै, अपूर्व वर्ण रैक्षेस्टर्, (Out word Register) इन्वर्ड रैक्षेस्ट (In ward Register) दालै वै न दरकान्तु लै तद्दैलै कर्त्तीलै लैक्षेस्टर् (Personal Register) लै

చేర్చాలి. వచ్చినటువంటి దరఖాస్తులు, కాగితాలు అందులో ఉన్నయో, ఏపైనాయో, పదీశ్శాను రోజుల కొకొరైనా విచారించాలి. అందుకొరకు పెండింగ్ లిస్ట్ (Pending List) ఉండాలి. ఆ క్లర్క్‌పట్ల ఆ కాగితాలు కానీ దరఖాస్తులు కానీ లక్రమంగా నిలువ వున్నయేవో విచారించి ఏపైనా ఉంటే ఏ దురద్దేశమతో వాటిని ఉంచుకొన్నాడో తెలుసుకోవాలి. అట్లా విచారించి ఆ క్లర్క్‌కు బ్లాక్‌మార్క్ (Black-Mark) ఇవ్వడం చేయాలి. డబ్బు ఇచ్చే వరకు కాగితాలను అల్లుగే ఉంచుతాఁఁ. డబ్బు ఇవ్వకండా ఏపిని జరగడం లేదు. అది ఆనాడు జరిగింది; యానాడు జడుగుతోంది. ప్రజలు ఇచ్చుకొనే ఎన్నులే కాకుండా యా విధంగా ఇచ్చు కొనే ఎంచులు విపరీంగా పెంగిపోయి క్యంగి పోతున్నారు. కాబట్టి నేను చెప్పిన విధంగా ఏర్పాటు చేయించి కోర్టాను ఇదే విధంగా చాలా ఆఫీసులలో కూడా జరగాలి.

బీషిష్ట రు అయిన భూములకు పట్టులు ట్రాస్ప్రోఫర్ (Transfer) చేయడం అనేది ఉన్నది. ఇప్పుడున్న ఆచారమేంటు, పట్ట్వారీలకు ఏపైన ఇస్తేగాని పట్టులను ట్రాస్ప్రోఫర్ చేయరు. పట్టేల్ పట్ట్వారీలు ఉంచికే రారు. ఉంచికే తపాశీల్ దూరు వద్దకు వచ్చి స్టేట్మెంటుస్ (Statements) ఇవ్వరు. వందల సంవత్సరముల నుంచి రీజిస్ట్రేషన్ రు అయి, పట్ట్వారీలకు లంచాలు ఇచ్చుకోలేనందువ ల్లి పట్టులు కానీ ఎన్నో భూములు రైతుల కబ్బాలో ఉండి ఇంకా కారి పేరుతో పట్టులు ఉండటం జరుగుతోంది. విరాసతీ అంటే,—ఒక కుటుంబంలో తండ్రి చెప్పితే అతడి పేరుతో ఉండి భూమి కొడుకు పేరుతో రావాలి. కానీ అవిధంగా జరగని కారణాన తాతల పేర భూమి ఉండి అతని కొడుకులు మనుములు అనుభవించు చున్న భూములు ఎన్నో ఉన్నాయి. పట్ట్వారీలకు లంచాలు ఇవ్వనందన ఆ భూములు అల్లూ నే నిలిచి పోతున్నాయి. ఇపి పుక్కిటి పురోధము కాని, అభిధాకుతాని కావు. గ్రామాల్లో విచారిస్తే తెలుస్తుంది. పట్టుదౌరు చనిపోయిన రీపోర్టు వచ్చిన పెంటనే అతని వారసుల పేరున పట్టు మారాలి. ఎంతో మొత్తంగా సర్వేకాని భూములున్నాయి. జ్యాయింటు పట్టులు ఎన్నో ఏండ్ల నుంచి అలోగే ఉన్నాయి. వాటిని సవరించాల్సి ఉంది. ఇంక భూములకు సచ్చ—హిఫిజన్ చేయించాలి. ఇది చేయిన డానికి సెటీల్ మెంట్ అధికారులకు తప్ప ఎవ్వరికి అధికారము లేదు. తగాదాలు వచ్చినప్పుడు గట్టు సెంబర్లు సరిహద్దు తగాదాలు చూచుకోవాలంటే టీపెన్ కొరకు జిల్లా కు రైతులు రావడంల్లు వందల కొలది డబ్బు ఇర్చువుతోంది.

పట్ట్వారీలు గుడ్డ నక్కలమార వేసి వున్న కొలతలు చూవి రైతులను ఏరు చేసే అక్రమాలు అంత ఇంత కావు. ఈ గుడ్డ నక్కలు ఎల్లొ సాగదీస్తే అల్లా సాగుతాయి. వాటిని తచ్చి అనేక రకాల కొలతలు చూపేట్టి వేచిలు పెడుతున్నారు. కాబట్టి సిక్రమంగా సర్వే ప్యాన్ అయిన ఉర్ధ్వగులనే ఉంచి ఫీల్డ్ బుక్స్ (Field Books) విరికి స్వాధీన పరచాలి.

తగాదాలు రాకుండా రైతులు నష్టపడకుండా ఉండేందుకు అవకాశాలు కలుగ చేయాలి. ముంటథిల్ సిస్టమ్ మద్రాసు రాష్ట్రాల్లోని సిస్టమ్ తాగా మాట్లిసట్లులుతే రైతుకు చాలా తాథం జుగు తుంది. రెవిన్యూ డీప్పార్ట్మెంటును సపరిం జరగని కొలము రైతులు చాలా నష్టపడుతారు. ఈ రెవిన్యూ డీప్పార్ట్మెంటును పుర్యార్టీగా టాక్‌హార్ట్ (Overhaul) చేయాలని నా అధిక్రాయం. ఇంటము రెవిన్యూ డీప్పార్ట్మెంటును పుర్యార్టీగా టాక్‌హార్ట్ (Overhaul) చేయాలని నా అధిక్రాయం. ఇంటము రెవిన్యూ డీప్పార్ట్మెంటును పుర్యార్టీగా టాక్‌హార్ట్ (Overhaul) చేయాలని నా అధిక్రాయం. ఇంటము రెవిన్యూ డీప్పార్ట్మెంటును పుర్యార్టీగా టాక్‌హార్ట్ (Overhaul) చేయాలని నా అధిక్రాయం.

The house then adjourned for recess till Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at Eleven of the clock.

[Mr. Speaker in the Chair]

شری بھی۔ گو پال راؤ (پاکھاں)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ حیدر آباد میں کل (۲۲,۳۵۷) موضعات ہیں ان کے نتجمہ (۶,۵۳۵) جاگیری اور (۱,۹۶۱) صرف خاص کے ہیں۔ یہ موضعات جماعت رقبہ کا (۸۰) فیصد ہیں۔ اسپر اسمنٹ ہوا اور دو کروڑ (۲۰) لاکھ مالکزاری وصول کیجاتی ہے۔ یہاں جاگیری رقبے کی مالکزاری بھی کافی وصول ہوتی ہے۔ ایک زمانہ میں جیکہ بندو بست کا محکمہ قائم ہوا تو جاگیرات میں بھی بندو بست کا کام کیا گیا اور بڑے بڑے جاگیرات کو بندو بست کے اختیارات دئے گئے تھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے جاگیرات میں دھارے کا اضافہ ہوا۔ علاقہ جاگیرات میں پیاس نہیں محکمہ بندو بست سے ہوتی تھی لیکن پرت بندی کا کام یعنی دھارہ قائم کرنا جاگیرات کے صیغہ بندو بست سے ہوا کرتا تھا۔ محکمہ بندو بست سے کاغذات تیار ہو کر مالکزاری کو منظوری کے لئے بھیجنے جاتے تھے۔ اگر محکمہ بندو بست یہ تجویز کرے کہ درجہ دوم کا دھارہ عائد ہونا چاہئے تو صدر المهام مال یہ تجویز کرنے تھے کہ جاگیری موضعات میں اسمنٹ کر کے درجہ دوم کے دھارے کو کم کیا جائے۔ دوسری چیز یہ کہ دس آنٹ پائی کی معاف ملتی تھی اور زیر باقی زمینات کے لئے تین آنٹ کی معاف دیجاتی تھی۔ گورنمنٹ کی روپرٹ ہے کہ جاگیری انضمام کے بعد جاگیری رعایا کو دبوانی کے مائل لانے کے احکام دئے گئے ہیں مگر آج تک اسکی تعییں نہیں ہوئی۔ ساڑھے سترہ فیصد کی پہلی سال منظوری دی گئی تھی ایک سال اس پر عمل بھی کیا گیا۔ جب جاگیرات میں ری اسمنٹ (Reassessment) ہوا تو ایک ہزار جاگیرات کا بندو بست ہوا۔ (۱۰۱) موضعات کی سوانح کی گئی اور (۵۳۷) موضعات کو دبوانی کے مائل لایا گیا۔ بھر حال (۱,۶۳۸) موضعات کو اس طرح دبوانی کے مائل لایا گیا۔ ماہی (۶۸۵۸) اب بھی باقی ہیں۔ یہ ایک ہزار موضعات کا ری اسمنٹ کرنے میں چار سال صرف ہوئے ہیں ماہی (۶۸۰۸) موضعات کا اسی رفتار سے ری اسمنٹ (Reassessment) کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ۲۲ سال کی ضرورت ہو گئی۔ گویا ۴۸ سال میں ریاست حیدر آباد کے جاگیری موضعات کو دبوانی کے مائل لایا جاسکیگا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سرdest سے معاف دیجائی ہے جا ہے وہ بندو بست شدہ ہو یا نہ ہو۔ چالیس فیصد (قبیر سے دو کروڑ ۲۰ لاکھ مالکزاری وصول ہوتی ہے اس کے متعلق کہتا یہ ہے کہ $\frac{1}{3}$ حصہ کو معاف کیا جائے۔ جاگیرات کا جو بقا یا ہے اسکو وصول کر کے جاگیرداروں کو واپس کرنے کے احکامات ہیں وہ بقا یا وصول نہیں کیا جا رہا ہے۔ میری گواہش یہ ہے کہ ازدست $\frac{1}{3}$ حصہ معاف کر دیا جائے۔

604 12th March, 1953. General Budget—Demands for Grants
ప్రిమటి ఆంధ్రా, కమలాదేవి—(ఆలేరు).

స్ట్రీకర్, సర్.

పైన్ గ్రాహాచు స్టేటులో ఏదైతే కరువు పరిస్థితి ఏర్పడిందో దాని విషయంలో ఎంచుకొనుసా. ఈనాడు పైన్ గ్రాహాచు స్టేటులో కరువు ఉన్నదని కౌంగ్రెసు పభుత్వానికి కూడా తెలుగు. పోయిన సంవత్సరం బట్టెటులో కరువు నివారణ పనులకు డబ్బు మిసహోయించాడు. ఈ సంవత్సరం కరువు ఉందని కూడా మొక్కాత్తం మిసహోయించ లేదు. వరంగెల్ ప్రాంతంలో, పాల్వంచ, ఇల్లైందు తాలూకాలలో బోగా కరువు పరిస్థితి ఏర్పడింది. అక్కడ ప్రజలకు లినడానికి తిండిలేదు. వర్షాలు లేక పంటలు పండలేదు. చెరువులు ఎండిపోయాయి. బోవులలో నీరు లేదు త్రాగడానికి మఱచినిశ్చు కూడా దొరకు లేదు. వరంగెల్, పాముకుండలో కౌంత భాగం, ఖమ్మంలో కౌంత భాగంలో వూరాగా కరువు ఏర్పడింది. ఇక పాల్వంచ, ఇల్లైందు తాలూకాలలో కరువు పరిస్థితి చాలా తీవ్రంగా ఉంది. ఈ ప్రభుత్వానికి లక్కడి ప్రజలు సంతకాలు చేసి మేమారాం రాండోలు (Memorandums) పెట్టాడు. కండు నివారణకు ప్రయత్నం చేస్తామని మఱత్తులు వాగ్దానాలు చేశారు. పోయిన సంవత్సరం కరువు నివారణకు కౌంత డబ్బు మిసహోయించారు గాని వర్షాకాలంలో వర్షాలు పండక పంటలు పండలేదు. ప్రజలు తిండి లేక ఎన్నో బాధలు పడుతున్నారు.

అక్కడ కోయవాళ్ళను, లంబాడీవాళ్ళను నాగరీకులను చేస్తామని, వారిని అభిభూతి చేస్తామని చెప్పి వాళ్ళ ఇళ్ళనుంచి తీసుకుపోయి క్యూంపులలో (Camps) పెట్టారు. అక్కడ క్యూంపులలో పెట్టిన కాలంలో వ్యవసాయం చేసుకొనేందుకు భూములిచ్చారు. వాళ్ళ ఇళ్ళకు వెళ్లిపోతామంచే వెళ్ళమన్నారు గాని ఇళ్ళల్లో ఉండి భూములను వ్యవసాయము చేసుకుంటూ మంచే ప్రభుత్వంవారు ఇవ్వాలేదు. అందు చేతే ప్రజలకు లినడానికి తిండిలేదు. ఉండడానికి గుడిసెలు లేవు. వారినందరిని నాగరీకులఁగా చేస్తామని చెప్పారేగాని క్యూంపులలో వుంచే భూములు ఇస్తామని, ఇళ్ళకు పోతే భూములు లేవి చెప్పారు. అక్కడకు పోతే ఇళ్ళ లేవు. లినడానికి తిండి లేదు. నానాబాధలు పడి చచ్చి పోతున్నారు. ఈ ప్రభుత్వము మెనుకబడిన జాతుల వారికి సహాయము చేసెదమని మాటలు మాటల్లాడెదరు. ఆనరణలో ప్రజల ప్రాంతాలు పోవడానికి కారకులైతున్నారు.

వరంగెల్ శిల్పాలో బాగో పంటలు పండిన కాలోలందు ఒక ఎకరము కోత కోసిన 80 మానికలు ధాన్యం కూలి యిచ్చేవారు. ప్రస్తుతము పంటలు లేకపోవడము వలన ఎకరానికి ఆ మానికలు కూలి మాత్రమే దొరక చున్నది. కొన్ని చోట్లు అదికూడా లేదు. ఏదో గంజి కాచుకొని త్రాగి జీవిస్తున్నారు. ఈ విధంగా పంటలు పండక నానాబాధలు పడుతూంచే ఆ ప్రాంతాల్లో కూడా తెవి (Levy) మసాలు చేస్తున్నారు. కొడ్డిగా పండిన పంట ఉంచే దానిని ప్రభుత్వం లేవి క్రింద తీసుకుంటోంది. నలగొండ, సూర్యోవేట, దేవరకొండ రామన్నావేట, భువనగిరి మొలగు ప్రాంతాల్లో కౌంత భాగములో కరువు తీవ్రంగా వుంది. ఈ కరువు ప్రాంతాల్లో ఐక్యుడూ కూడా లేవి మాట్లా చేయలేదు. మసాలు చేస్తున్నారు. రూ. 3%, 80 లకు ధాన్యం ఉచ్చములు ఉండుటానికి కూడా లేవి మాట్లా చేయలేదు. గాని ప్రజలలో కొనగోలు శక్తి పడిపోయింది. కూలి పసులు లేవు. డబ్బు మొలగు ఉండుటానికి కూడా లేవి. కరువు పరిస్థితి తీవ్రంగా వున్న పాల్వంచ, ఇల్లైందు తాలూకాలలో ప్రజలు ఏమి

తిని బ్రతుకు తున్నారో చూడాలి. ఏదోవిధంగా ప్రాణాలు దక్కించుకోవాలని అక్కడ దౌరకే తెల్గుగంజి గడ్డ త్రవ్యుకోని తింటున్నారు. దీనిలో విషమండుట వలన అది తిని చ్చిపోతున్నారు. ఆ గడ్డను మాడు రోజులు నీళ్ళలో నానబెట్టి ఒక రోజు ఉడికించి తించే బ్రతుకు తారు. ఇవి అబద్ధాలు కొవు. మారు లిని చూడవచ్చును. (నవ్వు) మంత్రులలో డౌక్కర్లు కూడా వున్నారు. ఈ విషయం స్వయంగా పరీక్షించ వచ్చును.

అక్కడ ప్రజలకు డౌక్కర్లు లేరు. మందులు తేరు. ఏదోవిధంగా బ్రతక్కానికి, ప్రాణాలు కొప్పాడుకోడానికి ఆ గడ్డలనే వారు తింటున్నారు. కరువు పరిస్థితి ఈ విధంగా దినించిన తీవ్ర రూపం దాలుస్తోంది. వర్షాలు లేకపోతే ఇవికూడా దౌరకు. ప్రజలు పస్తులు పడుకోవాలి కరువు తీవ్రంగా ఉండని అక్కడి ప్రజలు సంతకాలు చేసి మెమోరాండులు పెట్టు కొన్నారు. బీడ్, టోరంగాబాదు ప్రాంతాలు కరువు ప్రాంతాలగా ప్రకటించారు. అక్కడి ప్రజలను కరువునుండి కొప్పాడలచి ప్రభుత్వం బీడు, టోరంగాబాదు, ఖమ్మంలో ఫేర్ వెదర్ రోడ్లు వేయస్తారు. అప్పుడు పనులు దౌరక వచ్చును గాని కూలి తక్కువ వస్తుంది. రోడ్లు వేయంచినంత మాత్రాన కరువు నివారణ కొదు. బొవులు, చెరువులు చేచే వర్షాకొలంలో నిండితే పంటలు పండి, మించిన ప్రజలు బ్రతుకుతారు. ఈ స్టేరీవెదర్ రోడ్లు మునుమంచు ఉపయోగ పడవు. మేసవి కాలమలో వేసిన రోడ్లు వర్షాకొలం రాగానే కొట్టుకు పోతాయి. నాటి ఆనవాలు కూడా ఉండదు. తిరిగి కొత్త రోడ్లు వేయంచాలి. కొబట్టి ఇటువంటి రోడ్లువల్ల కరువు తీరదు. వీటికి పెట్టిబడిన ఖర్చు చెరువులు హొవులు త్రవ్యుతుకు ఉపయోగించిన అధికాహారోత్పత్తికి తోడ్పడిన వారగుదురు. ప్రజలకు చౌలాకాలం నివయండు పనులు చేయంచిన వారగుదురు. మునుమంచు కరువు రాకుండా కొప్పాడిన వారగుదురు. కాని ఈ రోడ్సునుండి ప్రజలకు తాఘమ లేదు.

హారీజన ఫండు ఏ విధంగో ఉపయోగిస్తున్నారు? కరువు ప్రాంతాల్లో ప్రజలు ఏ విధంగా బాధలు పడుతున్నారో చూచి వాళ్ళకు సోకర్నైలు కలుగ జీనేందుకు డబ్బు లేదంచారు. కాని ఎన్నికలు రోగానే గడ్డలు, డబ్బు, ధోస్తం పంచి పెడుతున్నారు. దీనికి డబ్బు ఎక్కడమంచి వస్తోంది? మంత్రులు జీబులోనుంచి ఇస్తున్నారో తెలియదు! కరువు ప్రాంతాల్లో కరువు నివారణకు వెంటనే, కొంత మొత్తం మినహాయించి పనులు చేయంచాలి. కరువు ఫండు క్రింద కొంత మొత్తం పెట్టి ఆ ప్రాంతాలు పరిశీలించి ప్రజల బాధలు అలగించాలి. ప్రజలకు సోకర్నైములు కలుగ జీయకపోతే ప్రభుత్వం నిలవదు. ప్రజలకు మేలుచేయాలి ప్రభుత్వము ఎంతకాలము నీలవ గలదో పొరే అలోచించాలి. కోరువాళ్ళకు భూమాలినిచ్చి వ్యాపారుం చేసుకోనివ్వాలి. బీడ్, టోరంగాబాదు, వరంగల్ జీలోలలో కరువు తీవ్రం వుంటని చెప్పాను. అక్కడ అడవుల్లోని ప్రజల పరిశీలి మరీ హీనంగా ఉంది. ప్రజలకు తిండి లేకపోతే చెరుకు తేకుండా చ్చిపోతాయి. నాని వాళ్ళను చాని వ్యాపారి ఇక్కడ ఉద్యోగులకు పెద్ద తీఱాలిచ్చి ప్రభుత్వం నిలవు కోడానికి ప్రయాశ్చిస్తే లాభం లేకు. ప్రభుత్వోద్యోగుల జీతాలనుంచయనా మినహాయించి ప్రజల కష్టాలను తీర్చేయడు ప్రయుక్తిచౌకాలని, అక్కడ కరువు పరిశీలను పోయేందుకు కొంత కరువు ఫండుయి నిర్వచ్చు చేసి ప్రజలకు సోకర్నైలు కలుగ జీయాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ. రామరావు ఆయాపంచార (గోవాలీ):—సిస్టర్ స్టీకర సర, మీరే అపాయి కటసోఫట డిమాండ్ ను, 2 హెడ అకాబ్సుట్ ఉల్ఫె రెంబ్ల్యూకె లిఫ్టే బోక కటసోఫట లూస్ చౌద్రు హిస్టర్ లిఫ్టేకి జో రకమ

रखी गयी है अब समे १०० रुपये कम करनेके लिये लाया है ताकि मराठवाडे के बीड़ जिले मे जो फॉमिन (Famine) के हालात हैं अनके बारे मे गवर्नरमेंट की पालिसीपर बहस की जासके। यिसके साथ मराठवाडे को जो जुदा हालात हैं अनके बारे मे भी मैं कुछ कहना चाहता हूँ। अेक साल से हम देख रहें हैं कि मराठवाडे के बारे मे गवर्नरमेंट मे मायूसीका ख्याल है। यिसको हम अब बरदाश्त नहीं कर सकते हैं यह मैं साफ अल्फाज मे हाथुस के सामने वाजे कर देना चाहता हूँ।

माथ ही साथ मुझको यह कहते हुओ बडा रंज हो रहा है कि चीफ मिनिस्टर साहब ने राजप्रमुख के भाषण पर बोलते हुओ कहा कि मराठवाडे के हालात कहतसाली के नहीं हैं, और अन्हें फॉमिनके हालात नहीं कहा जा सकता है लेकिन वहां अनाज की स्केयरसिटी (Scarcity) है औसा कहा जा सकता है। यह सुनकर मुझे बडा ताजुब हुवा, और दुख भी हुवा। शायद चीफ मिनिस्टर साहब के बांगले मे या बवरचीखाने मे फॉमिन के हालात न होंगे अिसलिए अनको वे नहीं नजर आते हैं, लेकिन मैं कह सकता हूँ कि मराठवाडे मे और खास कर बीड़ जिले मे तो आज फॉमिनहि के हालात हैं।

मिस्टर स्पीकर :—यिस तरह अल्गोशन (Allegation) नहीं कीजिये।

श्री. रामराव अवररांवकर :—मैं मराठवाडे के बीड़ जिले मे जो हालात हैं वो आपके सामने यिस हाथुस के सामने रखना चाहता हूँ। वाकबी बीड़ जिले की हालत क्या है? वहां से कितने लोग घर छोड़कर चले गये हैं? और वहां पानी के हालात क्या हैं? मैं चैलेंज (Challenge) के साथ यह कहने के लिये तैयार हूँ कि क्या चीफ मिनिस्टर साहब ने अेक दफा भी यिस फॉमिन ओरिया को खुद आकर देखा है? वहां तो वही पुराना तरीका है। पटेल पटवारी से रिपोर्ट आती है और अुसीपर गवर्नरमेंट विश्वास रखती है। पटेल पटवारी घर बैठकर हि आनेवारी लगाते हैं और अपना रिपोर्ट भेजते हैं वे खुद खेतों मे जाकर थोड़ेही देखते हैं? और फिर गवर्नरमेंट यिसी रिपोर्ट पर तसफिया करती है कि क्या फॉमिन ओरिया है या नहीं यह तो वही पुरानी सिस्टम (System) अभी तक चलाई जा रही है।

बीड़ के फॉमिन के बारे मे चीफ मिनिस्टर साहब के पास कभी बार रिप्रेशेंटेशन (Representation) किये गये, लेकिन हमें ठीक जवाब नहीं दिये गये। जब हम वहां जाते हैं तो हमारे मुहपर वही फॉमिनकोड (Famine Code) कैका जाता है यह जो आपका फॉमिन कोड है वह तो वही लाल मूहवाले अंग्रेजी बंदरोंने तैयार किया हुवा है और न मालूम आप आज भी अुसपर क्यों अमल कर रहें हैं। वे लाल मूँह के बंदर——

मिस्टर स्पीकर :—आँडर आँडर :—

श्री. रामराव अवररांवकर :—अगर हमें वाकबी कुछ काम करना है तो यह जो पुराना कोड बनाया गया है अुसे हमे बदलना चाहिये।

(Bell)

१०) अब मैं बीड़ जिले के कुछ आदातशुभार हाथुस के सामने रखना चाहता हूँ। जो लोग अपना फॉमिन की बजह से गये हैं अनके गांव वारी आंकडे मैं देना चाहता हूँ।

गांवकी कुल आबादी

गांव छोड़कर जानेवालोंकी संख्या

बैकणी	४२७	३७५
मेंडखुर्द	२३८	४०
मेंड बूजुर्ग	८८५	४५०
सेलू	४४५	५०
सुर्डी	७२५	२५

अंतिम सिलसिले में मैं पूरे डीटेल्स (Details) अभी हाबूस के सामने रखने के लिये तैयार हूँ और वह मेरे पास भौजूद हैं लेकिन टाऊम न होने की वजह से मैं अभी नहीं रख सकता हूँ।

बीड़ जिले में कुल गांव १०४२ हैं। लेकिन जो तकाबी अनुकूल के लिये सरकार ने दी है वह सिर्फ ५० हजार रुपये है अगर हम देखें तो मालूम होगा कि यदि यह तकाबी गंववार दी जाय तो भी एक गांव को ४५ रुपये १२ अन्ने २ पाबी अितनी ही आती है। यह सोचने की बात है।

वहां पानी की भी कमी है और अंतिम के लिये भी सरकार ने रुपये दिये हैं। पानीके लिये जो १५,००० रुपये दिये गये हैं अिनका भी यदि हिसाब लगाया जाय तो कोअी १५० रुपये के करीब हर गांव को मिलते हैं फॉमिन रिलीफ (Famine Relief) के तहत कुछ काम भी शुरू कर दिये गये हैं असमे अबतक २६०० मजदूरोंको हि काम मिला है और बाकी के लोग अभी बेकार ही हैं अिसी तरह यदि गव्हर्नमेंट रिलीफ के काम चलायेगी तो मराठवाडे की जनता को और खासकर बीड़-जिले की जनता को कैसे रिलीफ मिल सकता है और यह कहतसाली की हालत कैसे दूर हो सकती है यह आप सोच सकते हैं।

मैं चीफ मिनिस्टर साहब को वाजे कर देना चाहता हूँ कि मराठवाडे की हालत को सुधारने के लिये अिस तरह के साली रिलीफ के काम नहीं चलनेवाले हैं। मराठवाडे के कुछ जिलों में तो हरसाल ही फॉमिन की सी हालत रहती है। आपको अिसकी और जल्द से ध्यान देना चाहिये अगर हम अिसकी तरफ तबज्जे नहीं करेंगे और एक साल तक अिसी तरह कहतसाली रही तो फिर यहाँ के बहोतसे जानवर मर जायेंगे। तो अंतिम लिये हमको यह अेरिया फॉमिन अेरिया (Famine Area) कसर देकर फॉमिन कोड को न देखते हुओ यहां के अव्वाम को बचाने की कोशिश करती चाहिये यही मैं दरख्वास्त करूँगा।

مسٹر اسپیکر - مैं एक चीज़ के طرف हावँ की तوجे दलाना चाहता हूँ - जो الفاظ بिहार अस्त्राल की जाते हैं वे हावँ के डॉक्टरी (Dignity) के لउपर से होने चाहते हैं - मैं उन सजेहता हूँ के बोलाई लिंग्कोर्ज (Polite Language) के अस्त्राल से न हो चौपास की डॉक्टरी भौहिकी बल्के आरीबल महिल की डॉक्टरी भौहिकी -

ش्री آर औला लक्ष्मी नरसेहार यड़ी - अपीक्सर - गोलारू के नस्त हक्कों की जो पालप्सी है वे हक्कों के सामने लाना चाहिये है ऐसी के एस स्ट्रेल में हक्कों एक

نیا بل بیش کر رہی ہے۔ ہیں اس پر غور کرنا ہے کہ اسکے کیا نتائج ہیں۔ ماضی میں کیا طرز رہا۔ اس قانون سے قولدار کس حد تک مستند ہوئے۔ میں اس چیز کو ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ قانون میں قولداروں کو کچھ حقوق دئے گئے ہیں۔ ان کے مال کے مقدمات کئی مہینوں تک چلتے رہتے ہیں اور انکو کافی زبر بار ہونا بُٹتا ہے۔ اسکے بعد ایک آرڈبنتس نکلا جس عمل ہونا شروع ہوا۔

اس طرح اب اون لوگوں کو وعدالتوں اور کچھ بیوں کے چکر میں مبتلا ہونا پڑا اور اون کا سارا وقت اسی گزنا ہے۔ دوسری طرف بولس کی مدد سے زمیندار قولداروں کو کافی دریشان کر رہے ہیں۔ اون کو زمینات سے بیدخل کر رہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً یہ چیزیں حکومت کی نظر میں لائی گئیں لیکن کوئی موثر قدم نہیں لٹھایا گیا۔ زمینداروں کی زبردستیاں ایک زمانہ سے چلی آ رہی ہیں لیکن حکومت کی جانب سے کرنی توجہ نہیں کی جاتی۔ حکومت کی جانب سے اصلاحات لانے کے متعلق بچھلے کئی مہینوں سے اعلان کیا جاتا رہا۔ ایک طرف سوامی حی اور دوسری طرف چیف منسٹر دہلی سے اعلان کرنے ہیں کہ اصلاحات لائے جائیں۔ لیکن جو اصلاحات لائے گئے ہیں اور گورنمنٹ کی اس سلسلہ میں جو ایسی ہے وہ ہائز کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

(Taluqa Land Commission) اس کے پہلے چیف منسٹر نے تعلقہ لینڈ کمیشن کے قیام کا اعلان کیا۔ لیکن جو تعلقہ لینڈ کمیشن قائم ہوئے اون میں جن لوگوں کو گیا ہے ان میں تقریباً ۵۰ فیصد زمیندار ہیں۔ وہ زمیندار ہیں جن کے مقابلے میں ٹینٹنس لڑ رہے ہیں۔ وہ زمیندار ہیں جو ٹینٹنس کو بیدخل کر رہے ہیں۔ ٹینٹنس اور قولداروں کی جانب سے لڑنے والے اداروں کے نمائندوں کو ان میں نہیں لیا گیا۔ اگر لیا گیا ہے تو ہر تعلقہ کانگریس کمیٹی کے لیڈروں کو لیا گیا یا زمینداروں کو بھردا یا گیا جو قولداروں کو بیدخل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور یا نہیں تو خاموشی سے اخراج انجی گھروں میں پیش ہوئے اشخاص کو لیا گیا ہے۔ غرض ٹینٹنس کے مقاصد کے لئے کچھ کام نہیں ہے۔ اور ہر دیہات کے بیل ٹواں ٹینٹنس کے حقوق اور قبضہ وغیرہ کے متعلق براور اخراجات نہیں کرنے۔ لیکن ہماری ذمہ دار حکومت ان رکوئی توجہ نہیں کر رہی ہے۔ لہذا حکومت نے زراعت کے متعلق کیا ایسا اختیار کیا ہے کاشتکاروں کے متعلق کیا پالیسی اختیار کرنے والی ہے اوس پر غور کرنا ضروری ہے۔ حکومت کی جانب سے یہ میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت نے ایک میگزیم سلینگ ریٹ (Maximum Selling Rate) مقرر کیا ہے جسکی وجہ سے زمینداری ختم ہو جائیگی۔ اس میں زمینداروں سے زمینات حاصل کرنے کے متعلق طریقہ بتلایا گیا ہے۔ لیکن جب اس بل کے بیش ہونے کے امکانات ہو گئے تو زمینداروں نے بڑے پیمانہ رائے رشتہ داروں اور خاندان کے افراد کو بلکہ دور کے رشتہ داروں مثلا ساسی یا سالی وغیرہ کو زمینات تقسیم کر دیں۔ اون کے نام دشہ کرنے جا کر فرضی دستاویزات مرتب ہوئے اس سلسلہ میں کیا۔ پوک تھام کیجاہنی یہ ہے۔ اس کا ہروویٹن اس بل میں نہیں۔ اب سیئے ثنوں کو کالاعدام قرار نہیں دیا گیا۔ اس لئے

بھی کوشش کر رہا ہے یہ میگر تم سینگ کے بھت مجھے بھی زمین ملے - جب تک ان کی روک نہام نہ کیجائیگی آپ زمینداروں کے قبضہ سے زمینات حاصل نہ کو سکینے اور نہ ہی دوسرے کساونے کو زمین نقسم کیجا سکیگی - اگر اس طرح زمین حاصل بھی ہو تو پہت کم ہو گی بلکہ براۓ نام ہو گی - زمینات کی جو قیمتیں مقرر کی گئی ہیں اگر وہ تسان حاصل کریں تو اون کو کوئی منافع ہوئے والا نہیں - بعض مقامات بر حسکی کا چار بانچ گنا منافع قیمت - مقرر کی گئی ہے اور تری کیلئے ۲۵ گنا منافع قیمت مقرر کی گئی اور زر خریداری (۱۵) گا - مقرر کیا گیا - اس طرح اگر آپ دیکھیں تو معالم ہو گا کہ ایک ایکر نری زمین کے لئے (۱۵) گنا زر مالکزاری بطور قیمت مقرر ہوئی ہے - اس کے معنے یہ ہیں نہ جو قیمتیں مقرر کی گئی ہیں وہ تلکانہ کے بعض مقامات کی بازاری قیمتیں سے بھی زیادہ ہیں - اس طرح گوئیں ایک طرح زمینداروں کی مدد کر رہی ہے - کیونکہ جو ٹینٹنس زمین خریدنا چاہتے ہیں وہ قیمت بڑھی ہوئی کی وجہ سے نہیں خدا، مکتبے - اکثر مقامات بر حجھے معلوم ہے کہ فی روایہ ہر آئندے ہ آئندے منافع دیا گیا ہے لیکن یہاں رفی رو یہ ہ رو یہ معرفت دیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے کسانوں کو زمین بھی نہیں سکبگی - اگر خریدائیں تو گھانا ہو گا - میری سمجھے میں نہیں آتا کہ آئندہ کو آپریشن سوسائٹیز کو زراعت کیلئے زمینات کیوں دینا چاہتے ہیں - مجھے شبہ ہے کہ آیا کوآریشن سوسائٹیز اس سلسہ میں کچھ کام بھی کریں گے - ان کوآریشن سوسائٹیز میں کانگریس حکومت کے ہیو رہینگے - وہی ان سوسائٹیز پر قابض رہینگے اور جب بیسک یونٹ (Basic Unit) ہے اوس کے لحاظ سے زمینات کی تقسیم نہیں کریں گے - آپ کو معلوم ہونا چاہتے کہ آج ہر فرد زمین حاصل کریں کے لئے کستور بیتاب ہے - ایک گنہے بلکہ ایک ایکر نری زمین کیلئے مقدمہ بازی ہوئے - کئی خون زمین کے لئے ہوتے ہیں - کئی جھگٹے ہوتے ہیں اس کا تحریک دیہات میں رہنے والے ہر شخص کو ہونا ہے - کہا گیا ہے کہ یہ سک یونٹ کے تحت آئندہ زمین ایک خاندان میں تقسیم نہیں ہو گی - فرض کیجئے اگر کسی خاندان میں چار الوارد ہوں جن کے باس بانچ سو رو یہ آمدنی رکھنے والی زمین ہو - اگر اوس کو تقسیم کرنے نہ دیا گیا تو بھر اون کی گور بسر کیسے ہو گی - اون کے پاس نہ کارخانے ہیں اور نہ زمین کے سوا کوئی ذریعہ ہے - اگر آپ زمین کی تقسیم ملتوی کر دینگے اور اون چار بھائیوں میں کوئی آدمی اگر یہ زمین لینا چاہے تو آپ کے قانون کے تحت نہ لے سکیں گا اگر آپ اس زمین کو ہر اج کر دینگے تو کوئی دوسرا بڑا آدمی اس کو لے لیکا اس طرح زمین - غریب لوگوں کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں چل جائیگی اور منافع کے لحاظ سے خریدی کے لحاظ سے - بیسک یونٹ کے لحاظ سے غریب لوگ جو زمین لینا چاہینگے اون کو زمین نہیں ملیں گے کیونکہ آپ نے ایک سفرہ قیمت مقرر کر دی ہے - اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بیسے والے اور بڑے بڑے زمیندار زمینوں کو حاصل کر لے گے - میرا خیال ہے کہ حکومت کو ان تمام باتوں پر غور کرنا چاہئے -

شریعی کے انتہت ریڈی - مستراضہ پکھوڑہ میرے بانچ کٹ موشن ہیں - پلاکٹ موشن اپالیشن آپ ہریڈی پڑی مسٹم آپ پیٹل پٹواریز (Abolition of Hereditary)

System of Patel Patwaries کے متعلق ہے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جو خرابی جو کریشن (Corruption) جو جھکڑے اور لیٹیکیشن (Litigation) کاون میں ہوا کرتے ہیں اون کے بیچھے بیشل بٹواریوں کا ہاتھ ہوا کرتا ہے۔ مدتوب سے یہ موروث طریقہ چلا آ رہا ہے۔ گاؤں کے بورے اکٹیوبائز (Activities) پر وہ حاوی ہوتے ہیں۔ تمام روپینیو آفیسیالز (Revenue officials) گرد اور۔ روپینیو انسپکٹر۔ فوڈ انسکٹر۔ نائب تحصیلدار اور تحصیلدار وغیرہ ان بیشل بٹواریوں سے کریشن کا سبق سیکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سسٹم کو بہت جلد ختم کیا جائے۔ گذشتہ ششن میں آنریل چیف منسٹر نے یہ کمٹ (Committee) کیا تھا کہ اس کے متعلق سوچا جا رہا ہے۔ بمبئی کے ابالیشن آف هریدیٹری سسٹم (Abolition of Hereditary System) کی طرح یہاں بھی ابالیشن نافذ کیا جانے والا ہے۔

لیکن ایک سال کا عرصہ گزرنیکے بعد بھی معلوم نہیں کیوں وہ ابھی تک اسٹیڈی (Study) کی منزل میں ہے۔ اور کب تک ایسا ہی رہیگا۔ میں خاص طور پر چیف منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چلتا ہوں کہ وہ اس سٹیلہ پر کچھ زیادہ دھیان دین کیوں کہ یہ گاؤں کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ گاؤں کے لوگوں میں کانفیڈنس (Confidence) پیدا کرنا اور اس خرابی کو دور کرنا جس کے باñی مبانی بیشل بٹواری ہیں حکومت کا اولین فرض ہو جاتا ہے۔ آنریل چیف منسٹر سے یہ حیثیت مال کے منسٹر ہونے کے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تلف مال کے پروپرٹیگس کا عمل جو اسیٹ میں ہے وہ غلط بنیاد وہ ہر ہے۔ ہمارے پاس بیاڈی (Paddy) یعنی دھان کی جو فصل ہوتی ہے وہ تین۔ چار یا چھ مہینے کی ہوتی ہے۔ لیکن مختلف فصلوں کا لحاظ کرنے بغیر ایک ہی تاریخ تلف مال کے سلسلہ میں مقرر کی گئی ہے۔ اس کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس تلف مال کے سلسلہ میں دورہ کرنے والے لوگ کم ہیں اس لئے ایک ہی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ حکومت نے یہ جو سہولت اپنے لئے رکھی ہے وہ سہولت نہیں بلکہ سم قائل ہے۔ میں یہ بتاؤں گا کہ کس طرح ایک طرف سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور دوسری طرف کس طرح لوگوں کی جیلوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ آنریل چیف منسٹر مسکن ہیں کہیں کہ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ اون کے سامنے مدرس کی مثال ہے۔ وہاں والٹوئیکس لیا جاتا ہے۔ جس حساب سے پانی لیا جاتا ہے اوسی حساب سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے پاس وہ سسٹم نافذ نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے کہ مدرس میں ریکولر کینالس (Regular Canals) ہیں اور وہاں بارش کی کمی نہیں ہوتی جیسا کہ حیدرآباد میں ہوتی ہے۔ اس کی گنجائش ہمارے حیدرآباد میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے تلف مال کا طریقہ ہمارے پاس رائیج کیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارے پاس ریکولر کینالس نہیں ہیں اور ہمارے پاس بارش کی کمی ہوا کرنی ہے اس وجہ سے یہ مسٹم یہاں نافذ ہے۔ لیکن اب ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے ڈھنگ سے اس پر مسوچا جائے۔ ہم یہ کر سکتے ہیں کہ اس کے لئے دو تاریخیں مقرر کریں۔ آئندی کی پہنچا بھی فصل کے لئے جو ۲۔ نومبر کی تاریخ مقرر ہے وہ تاریخ اس فصل کے لئے موزون ہے۔ لیکن

لیکن تین یا چار ماہ کی دھان کی فصل کے لئے یہ تاریخ بالکل غیر مزبور ہے۔ اس لئے اس کے لئے تلف مال کی کوئی دوسرا تاریخ مقرر کرنے چاہئے۔ کیونکہ ایک شخص جسکی پیداوار تلف ہوچکی ہے وہ چاہتا ہے کہ کام از کم گھانس کو پچالے۔ لیکن وہ دو ماہ انتظار کر کے چو سہیں کی فصل کے ساتھ اوس کا پنچتامہ نہیں کرو سکتا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گرداؤروں کو استھان کا موقع ملتا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک ہر روپیز نے جس کے تحت جو عملہ دار یعنی گردادر تلف مال کے لئے جاتے ہیں تو ان کے پنچتامہ کی بناء پر ریمیشن (Remission) کا موقع دیا جاسکتا ہے۔ گردادر کسانوں سے یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نہ ریوینیو کا نصف حصہ دو تو میں رعایت کے لئے لکھ سکتا ہوں۔ اس طرح آدھا پیسہ گردادر لے لیتا ہے اور رعایا بھی خوش ہو جاتی ہے کہ ہمارا آدھا پیسہ بچ گیا۔ میں یہ بھی کہتا چاہتا ہوں کہ ریوینیو الیسرس اور گرداؤروں سے سازش کرنے والے بڑے بڑے پٹھے دار ہی ہوتے ہیں۔ وہی فوگ تلف مال کی درخواستیں پیش کیا کرتے ہیں۔ ریوینیو پر زیادہ اثر انداز ہونے والی چیز لیوی ہے۔ وہ لینڈ ریوینیو دینے کے لئے اتنا زیادہ پس و پیش نہیں کرتے جتنا لیوی دینے کے لئے۔ اس سے بچنے کی خاطر وہ یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ تلف مال کی درخواستیں دبیتے ہیں۔ لیوی سسٹم کے متعلق ایسا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ لوگ لیوی بھی دے سکیں اور پیداوار کی مالگزاری بھی دے سکیں۔ جہاں پیداوار کم ہوئی ہے جہاں ریمیشن کے درجہ پر پیداوار کی مالگزاری کیا جاتا ہے کہ جہاں پیداوار کم ہے اور وہ ریمیشن کے معینہ حدود میں نہیں آتی تو صرف لیوی معاف کرانے کے لئے ریمیشن کی درخواست کی جاتی ہے۔ جہاں فصل کم ہوئی ہے وہاں یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ولیج پنچایت (Village Panchayat) کو اس کا اختیار دیا جائے گہ وہ انسپکشن کر کے لیوی کی معاف کی سفارش کرے۔ ایسی صورت میں لیوی تو معاف کی جاسکتی ہے لیکن وہاں ریوینیو وصول ہوگا۔

اور ایک چیز گاؤں کے سیت سندھیوں اور کامداروں کے تعلق سے میں کہنا چاہتا ہوں۔ اسیارے میں میں نے کٹھ موشن بھی پیش کیا ہے۔ ان بیچاڑوں کو (۳۶) روپیہ معاوضہ دیا تا ہے وہ بھی تقد نہیں بلکہ اوسی قدر مالگزاری کی زمین کاٹت کے لئے دی جاتی ہے۔ کیا (۳۷) روپیہ مالگزاری کی زمین اونکی محتت کا حقیقی معاوضہ ہو سکتی ہے جو اونکو ایک سال تک کرنی پڑتی ہے؟ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے۔

اسکے علاوہ گذشتہ تین سال میں موسم کے جو نا خوشگوار حالات ہیں انکو بھی بیشتر نظر و کہنا چاہئے جنکی وجہ سے فصول کی حالت بگڑ گئی ہے۔ جب حالات یہ ہوں تو خور کرنا چاہئے کہ اس قلیل معاوضہ میں جو انہیں دیا جاتا ہے کس طرح وہ انہیں زندگی گزار سکتے ہیں۔ ایک سال کی محتت کے بعد جب فصل بریاد ہو جائے تو وہ کیا کھائیں گے۔ حکومت انکو کوئی غلیظہ معاوضہ تو دیتی نہیں ہے۔ دس بارہ کھٹکے

وہ بیشل پشاوریوں کے گھروں بر اور گرداؤر کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں ایسی صورت میں ان سے کیسے توفع کی جاسکی ہے کہ وہ کوئی دوسرا کام کر کے اینا روزگار پیدا کر سکیں گے۔ اگر اون سے ایسی توفع کی جائے نوعت ہے۔ اسلائے میں حکومت سے عرض کروں گا کہ (۳۶) روپیہ جو معاوضہ انکو دیا جاتا ہے اسکو ختم کیا جائے اور ان کے لئے کوئی ریگولر (Regular) تنخواہ مفرز کی جائے۔ انکے فرائض کو مد نظر رکھ کر انکی تنخواہ کا نعین ہونا چاہئے کہ ۲۲ گھنٹے وہ بیشل پشاوریوں کے مکانات پر اڑئے رہتے ہیں اس لحاظ سے اگر انکی تنخواہ کے مسئلہ بر غور کما جائے تو یہ سوال اہم ہو جاتا ہے۔

ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن (Top-heavy Administration) کے بارے میں میں نے چار کٹ موشنیں لائے ہیں۔ ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کے سلسلہ میں میں نے کل بربما کی مثال بیش کی تھی جو شاید آریبل فینانس منسٹر کو برا معلوم ہوا۔ میں نے مثال کے طور پر بربما کی تمیل بیش کی تھی۔ میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ یہاں کی گورنمنٹ یا یہاں کے اڈمنسٹریشن کے بارے میں تفیہ کروں اور وہاں کی کسی چیز کے متعلق کوئی ایسی چیز پیش کروں کہ جس پر سے یہ کہا جائے کہ اس مناسبت سے ہارا اڈمنسٹریشن خراب ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بربما میں اڈمنسٹریشن کو سمبلي فائی (Simplify) کیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھنا کہ کسی ملک کے کار ناسے اگر اچھے ہوں تو ہمیں انکی تقاضہ سے کیوں گریز کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے اڈمنسٹریشن کو سمبلي فائی کرنا چاہئے۔ عہدوں کا حال یہ ہے کہ زینے چلے آ رہے ہیں۔ کسی محکمہ میں کارروائی کا پتہ چلانا ہوتا ہے میں گزر جائیں تو پتہ نہ چلے۔ اسلائے میری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیشن قائم کیا جائے جو اس مسئلہ کا حل تلاش کریگا کہ کس طرح ہمارے ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کے نظام کو بدلا جاسکتا ہے۔

منصب اور ماہوارات کے تعلق سے ہمارے ہاں بیٹھ میں ایک ہیڈ (Head) ہے اسکو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ایک قسم کی چیرٹی (Charity) کے طور پر دی جانے والی رقمیات ہیں۔ گو یا اب بھی وہی پرانی جاگیر شاہی اور نظام شاہی کے اثرات چلے آ رہے ہیں۔ یہ مدنظر ہے۔ ختم کر دیجاسکتی ہے۔ اتنا کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ آریبل منسٹر سے توقع ہے کہ وہ ان چیزوں پر ختم کریں گے۔

شی. لیکھاڑی مुकتازی پانسنبالڈ (मांजलगांव):— اध्यक्ष مہاراج، مारगच्छ वर्षीयों जे बजेट सेशन ج्ञाले त्या वेळच्या भाषणाचा ओघ، आणि आज येथे चाललेल्या चर्चेचा ओघ، याकड रक्ष देतांना मला शोडासा आनंद वाटतो. मारगच्छ वर्षी जी चर्चा ज्ञाली त्या वेळच्या विचार कारेचे स्वरूप अेकांगी होते، आणि आज आनंद वाटण्यासारखी गोष्ट म्हणजे अेक विरोधी पक्ष अेवढेच नांव शाबित करण्याची जी विरोधी पक्षाची प्रवृत्ति होती ती कांहीं प्रमाणांत कभी ज्ञालेली आढळते या वेळी विरोधी पक्ष हे नांव धारण न करतां प्रतिपक्ष हे नांव धारण करण्याकडे चर्चेचा ओघ दिसला असलेली पक्ष म्हणून विरोध करणे आणि प्रतिपक्ष म्हणून सरकारवर योग्य टीका करणे, हे दोन विचार

प्रबाह आज स्पष्टपणे दिसतात. विरोधी पक्षाची भूमिका, “निव्वळ विरोधाकरितां विरोध करावा” अशी असू नव्ये. माझ्या मर्ते त्यांनी असे विचार व्यक्त करावे कीं ज्यायोगे त्यांना प्रतिपक्ष म्हणून नांव धारण करतां येअील. असाच अुपक्रम जास्त सयुक्तिक होअील असे माझे त्यांना सांगणे आहे. विरोधी पक्षाकडून केवळ विरोध व्हावा अशी अपेक्षा नसते अधिकारारूढ पक्षांच्या हातून काय चूक होत आहे, त्यांच्या धोरणात कोणता बदल करणे गिष्ठ होअील, वरैरे गोष्टी त्या पक्षांच्या नजरेस आणून देणे हा विरोधी पक्षाचा हेतु असावा. विरोधी पक्ष गितःपर मागच्या सारखाच दृष्टीकोण ठेवणार नाहीं अशी आशा आज मांडण्यांत आलेल्या कांही सभासदांच्या विचार-सरणीवरून करतां येते. त्यांच्यातहि अजून असे लोक दिसतात कीं ज्याचा विचारप्रवाह विरोधी पक्ष हे नांव धारण करण्याचाच आहे.

खरे पाहिले असतां राज्यकर्त्त्वाना राज्यांतील सर्व प्रजा मग ती गरीब असो किंवा श्रीमंत असो, आगिरदार असो किंवा भिकारी असो, समान मानावी लागते. ही सर्वच माझी प्रजा आहे असे त्यांना वाटत असते. श्रीमंत माझा नव्हे आणि गरीब तेवढा माझा असा फरक त्यांना करता येत नाही जर तसा फरक कोणी केला तर तें चुकीचे धोरण होअील. जे गरीब मजूर आहेत तेच फक्त मदत करण्यास योग्य असा दृष्टीकोण ठेवणे अकांगी विचार करण्यासारखे होअील. सर्व प्रजा ही आपली आहे म्हणून प्रजेचा विचार करतांना जर योग्य रीतीने राज्य चालवावयाचे असेल तर, श्रीमंत असो किंवा गरीब असो, कोणावरहि अन्याय होणार नाही हे पाहणे सरकारचे कर्तव्य आहे.

‘आपल्यापुढे हे जे अंदाजपत्रक आहे त्यावर कालपर्यंत सामान्य चर्चा झाली, आणि आज त्याच्या विशिष्ट भागावर चर्चा चालू आहे, ती माझ्या दृष्टीने अकांगी आहे. आतांपर्यंत बरीच चर्चा झाली असल्याने मला कितीतरी अुदाहरणे देतां येतील. अुदाहरणार्थ सध्यां सरकार अेक अगदी साधी गोष्ट करीत आहे. ती म्हणजे चलन बदल होय. या बाबत असे सांगण्यांत आले कीं, यामुळे सामान्य लोकांवर आणि विशेषतः मजूर वर्गावर बराच परिणाम होअील, आणि त्यांची सांपत्तिक स्थिती व क्रयशक्ती बरीच खालावेल. पण वास्तविक तसे होण्याचा कांहीच संभव दिसत नाही. सरकारला असे सांगितले जाते कीं सरकारी नोकरांना जे पगार हाली नाण्यांत दिले जात असत तेच कलदार नाण्यांत देण्यांत यावेत, पण यामुळे सरकारवर कितीतरी मोठी जोखीम घेअील याचा प्रतिपक्षाकडून मुळीं विचार केला जात नाहीं. हाली शिक्का कलदार स्वरूपांत बदलण्याने सरकारच्या आर्थिकबाबीत जर कोणताच बदल होत नाही तर सरकारला खर्चांत वाढ करणे कसें शक्य होअील?

अेक अॉनरेबल मैंबर :—स्पीकर संर, हे कोणत्याहि कटमोशनवर बोलत आहेत या बदल माहिती दिली तर बरे होअील.

श्री. लिंबाजी मुक्ताजी पानसेबळ :—कोणत्याहि कटमोशनवर बोलण्यापूर्वी त्याच्या भागिची भूमिका लक्षात घेतली पाहिजे, नाहीतर नुसत्या कल्पनेच्या भरान्या म्हणजे वान्यावरच्या वावडच्या ठरण्याचा बराच संभव असतो.

या प्रमाणे मला कितीतरी अुदाहरणे अशी दाखविता येतील कीं, ज्यांत अकांगी विचार केला मेला. माझ्या जिल्ह्यांतील ऑनरेबल मैंबर फॉर गेवरावी यांनी बीड जिल्ह्यांतील दुङ्काळा-

विषयीं जे कांहीं विचार मांडले आहेत त्या बद्दल मला आनंद वाटला, कारण त्यांनी आपल्या भाष-
जांत सरकारने कडब्याकरितां दिलेल्या तगाझी व सरकारच्या वतीने करण्यांत आलेल्या पाणी
पुरवठाच्या व्यवस्थेचा आणि मजुरीकरिता सुरु केलेल्या दुष्काळी कामांचा अल्लेख केलेला आहे.
परिस्थितीच्या मानाने कदाचित् ती व्यवस्था अपूरी पडत असेल, पण सरकार त्या बाबतीत कांहीं
ना कांहीं तरी करीत आहे असे त्यांना म्हणावयाचे आहे. मला या दृष्टीने अेकच गोष्ट सांगावयाची
आहे. सर्वांनाच असे वाटते की सरकारने आपणाला मदत करणे शर्त्यांत आवश्यक आहे, पण
बेकंदर परिस्थिती आपली जवाबदारी व आर्थिक परिस्थिती लक्षांत घेऊन सरकार योग्य ती तडजोड
करीत आहे. तडजोड करणे आणि न करणे यांतील फरक माझ्या विरोधी पक्षाच्या मित्रांनी
लक्षांत घ्यावयाला पाहिजे.

दुष्काळी परिस्थितीबाबत सरकार जी अुपाययोजना करीत आहे, दुष्काळ निवारणार्थं जे प्रयत्न केले जात आहेत, ते कदाचित् अपूरे पडत असतील, पण यांत हें लक्षांत ठेवले पाहिजे कीं टीका करणे सोपे असते पण प्रत्यक्ष कार्य करणे मात्र कठीण असते. या दृष्टीने माझ्या मित्राने बीड जिल्ह्यांतील सरकारने सूख केलेलीं जी कामे सांगितलीं ती विचारणीय आहेत. सरकार हा विचार करीत नाहीं कीं हा श्रीमंत आहे, हा गरीब आहे हा श्रमजीवी आहे, हा बुद्धीजीवी आहे, असा फरक सरकारला करतां येत नाहीं. सर्व प्रजा आपलीच आहे असाच विचार त्यांना करावा लागतो. आर्थिक विषयमतेचे कारण बौद्धिक श्रमांना शारिरीक श्रमापेक्षां जास्त किंमत दिली जाते हे आहे. या सर्व गोष्टीचा विचार करून प्रतिपक्षानें आपल्या टीकेचे धोरण ठरवणे योग्य होअील.

(Famine) شری بی - ڈی- دیشمکھ سمسٹر اسپیکر مس۔ میں نے جو کٹ موشن پیش کیا ہے اس کے ذریعہ میں خاص طور پر ضلع اور نگ آباد کے فیامن کنڈیشنز (Conditions) کے بارے میں ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس سے پہلے بھی ہاؤس کے سامنے اس سلسلے میں کہہ چکا ہوں کہ مرحٹوارہ کے جس علاقہ کو اسکیرٹی ایریا (Scarcity Area) قرار دیا گیا ہے در اصل اس کو فیامن ایریا (Famine Area) قرار دیا جانا ضروری ہے۔ رام مورتی کمیشن کے ارکان بھی اس سے واقف ہیں۔ آنریل چیف منسٹر بھی میرے ماتھ چلکر ان حالات کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں جو رلیف ورک (Relief Work) کیا جا رہا ہے میں تکھونگا کہ وہ بھی کسی طرح کافی نہیں ہے۔ ایک ضلع کے لئے (۲) لاکھ روپیے کے قریب رقم دیکھتی ہے۔ لیکن میں صرف اپنے علاقے بھوکردن کی تعمیل دونگا وہاں فیامن رلیف ورک کے سلسلے میں مٹکیں بنانے کیلئے ایک لاکھ روپیہ پچھلے اکٹھوڑیں فصل خریف کے خراب ہونے پر دیا گیا تھا لیکن ڈسمبر تک ہی یہ روپیہ چھپی کی طرح ختم ہو گیا۔ ایک مہینے میں یہ رقم خرچ ہو گئی۔ اور پھر لوگوں کو کیا مزدوری دیجاتی ہے۔ ۹ آنے سے ۱۲ آنے تک۔ ان سے بیش۔ میں ڈھونے پتھر اٹھانے کا کام لیا جاتا ہے۔ ۹ آنے ۱۲ آنے مزدوری کی یہ وہ شرح ہے جو آج سے ۲۰ سال پہلے تھی کم از کم دوسرے مزدوروں جیسے فیکٹری وغیرہ کے مزدوروں کو جو مزدوری دیجاتی ہے اسکے پر ایو ٹریکٹر

چاہئے۔ ایک روپیہ آٹھ آنے کم از کم فی مزدور دئے جانے چاہئیں۔ ناکہ موجودہ حالات کے لحاظ سے بے لوگ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔

دوسری چیز یہ کہ جو علاقہ فیامن زون (Famine Zone) قرار دیا گیا ہے اسکو تبدیل کیا جائے۔ سہاراسٹرا کے جتنے علاقوں میں موجودہ حالت ہیں اس لحاظ سے یہ طے ہونا چاہئے۔ یہ کہا گیا کہ ہم نے جانوروں کو چرانے کیلئے جنگلات کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ علافہ ایسا ہے کہ ۰۔ ۰ میل میں ایک جانور بھی نہیں پل سکتا۔ اور بھر یہ علاقہ ۰۔ ۱ هزار جانوروں کیلئے مختص کیا گا ہے۔ حالت یہ ہے کہ ۰۔ ۰ میل کے بھائی علاقہ میں پانچ جگہ بھی جانوروں کے بینے کیلئے مانی نہیں نکل سکتا۔ میں دعویٰ کے ساتھ یہ کہنا ہوں کہ اگر ۰۔ ۰ میل کے علاقوں میں ایک جانور بھی دکھائی دے تو میں اپنے الفاظ و اس لینے کیلئے علاقہ میں ایک جانور ضرورت اس امر کی ہے کہ بمبئی اور خاندیس کی طرح یہاں بھی گریزنگ اینڈ فیدنگ سنٹر (Grazing and Feeding Centers) میں ایسے (۰۔ ۰۰) سنٹر میں قائم کئے گئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے متصالہ بمبئی کے علاقہ خود حکومت کا فائدہ ہے۔ اگر اس کا پریندہ نہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ پانچ سال تک میں رہنمائی میں فصل ٹھکانے پر نہ آسکے گی۔ زمین قابل کاشت نہ رہ سکیگی۔

ایک اور بات یہ کہ وہاں پانی موٹروں اور لا ریوں کے ذریعہ سربراہ کیا جانا چاہئے اور کڑوی، کھلی اور سر کی بھی کنٹروں داموں پر عوام کو سربراہ کی وجہ پر جانی چاہئے۔ اس کے لئے (۰۔ ۰) ہزار کی جو رقم رکھی گئی ہے وہ کیا کافی ہو سکتی ہے ہر تعلقہ میں (۰۔ ۰۰) گاؤں ہوتے ہیں اس معمولی رقم سے کیا ہو سکتا ہے؟ یہ رلیف (Relief) روتے کے آنسو پوچھنے کے برابر ہے۔ اسی طرح چیپ گربن شاپس کی بھی ضرورت ہے سلوٹ۔ ایجنتا سرکل میں مستقر غائب کی دوکانوں کی ضرورت ہے۔ جعفر آباد کے تقریباً ۰۔ ۰ مواضع اور کٹکے کئی مواضع میں اس انتظام کی ضرورت ہے۔

ریوبینیو ادمینیسٹریشن پر کریٹیسائیز کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ حکومت اس جانب توجہ دے۔ ادمینیسٹریشن کی حالت یہ ہے کہ سسپنشن (Suspension) کے احکام تو ہو چکے ہیں۔ لیکن (۰۔ ۰) مواضع میں سے صرف ایک سو مواضع میں اس کا عمل ہوا ہے۔ پانی کی قلت کی وجہ سے باؤلیاں کھدداواتا چاہترے ہیں تو بورنگ میشن کی سربراہی کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ تین سال سے اسکا مطالبہ ہو رہا ہے۔ کنڈیدگی باؤلیاں کا کام اپسے مقامات پر ہوتا ہے جہاں سے پتھر تو نکلتا ہے لیکن پانی نہیں نکلتا۔ پہلے جیالو جیس (Geologists) سے ان مقامات کا معائنہ کرانے کے بعد یہ کھم کروانا چاہئے۔ فیامن کی وجوہات میں رام بورنگ کمیشن نے خود یہ بتایا تھا کہ بندگ Bunding کے کام کی تکمیل مکرنسے کی سخت ضرورت ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ پانی مطح سے نیچے دھنس گیا ہے۔ اور باؤلیاں کھدداوی جاتی ہیں تو پانی نہیں نکلتا۔ دریاؤں کے پانی کے لیوں کو اوپر لانے کے لئے بندہ باندھنے کی سخت ضرورت ہے۔ اس علاقے

میں پورنا ہے اور اسکے ۶۰۰ معاونین بہترے ہیں۔ لیکن ان میں کٹتے نہ باندھنے کی وجہ سے پانی کی قلت ہوتی جا رہی ہے۔ فارسٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے رزرو فارمیشن (Reserve Forests) برکوئی توجہ نہیں ہوتی۔ پھر اُزوں پر بھی جنگل نہیں ہیں۔ ندیوں کو زمین کے لیل پر لانا ضروری ہے تاکہ اس سے انسانوں اور جانوروں کو بینے کیلائے بانی مل سکے۔ فائیو ایر بلن (Five Year Plan) میں بھی اس مسئلہ کو جس طرح رکھا گیا ہے اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل چیف منسٹر رام سوری کمیشن کے ارکان کو وہاں بھیجنے والے تھے۔ بہر حال اس خصوص میں توجہ کی ضرورت ہے۔ اڈمنیسٹریشن کے بارے میں بھی مجھے کچھ کہتا ہے میں تمثیل کے طور پر یہ بات ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کس طرح تسامل ہورہا ہے۔ تعلقہ بھوکردن میں سنہ ۱۹۵۰ء میں دو سو آراضیات کی رجسٹریاں ہوئی ہیں۔ اسکی ذمہ داری رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ پر ہے۔ خود کلکٹر اور دوسرے عہدہ داروں نے یہ رجسٹریاں کی ہیں۔ ہوا یہ ہے کہ ماں کان آراضی غریب پروٹکٹڈ ٹینٹس (Protected Tenants) سے کافی بیسے لیکر انہیں زمینات فروخت گئی ہیں۔ ٹینٹسی کا عمل اس طرح ہورہا ہے کہ وہاں کے پتواریوں نے ۵۰۰ مال سے پہاڑیاں داخل نہیں کئی ہیں۔ انکو ائیری کمیٹی (Enquiry Committee) پہاڑیوں کی عدم موجودگی میں کیا کرسکتی ہے؟ میں یہ چیز ہاؤس کے سامنے اس لئے رکھ رہا ہوں کہ اس پیشیل پتواری، سُم کو ختم کیا جائے خود گوروالا کمیٹی نے اس سلسلے میں سفارش کی ہے۔ اب ۱۸ لائے روپیے پتواریوں کو اور ۸ لاکھ پیشیلوں کو اس طرح جملہ ساری ہے ستائیں لاکھ روپیے آئی۔ جی دئے جاتے ہیں یعنی تقریباً ۳۱ لاکھ روپیے حالی دئے جاتے ہیں۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ انہیں ۳۶ لاکھ روپیے معاوضہ دیکر ختم کر دیا جائے۔ یعنی ۰ لاکھ روپیے اضافہ ہیں۔ آج ہمیں انکی ضرورت نہیں ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ جب تک پیشیل پتواریوں کا سیسم ختم نہ ہو ٹینٹسی یا لینڈ ریفائز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص ان چیزوں کو حقیقی روشنی میں دیکھے۔

اسی طرح سیت سندھیوں کا مسئلہ ہے۔ وطندار ہیں انکو مناسب معاوضہ تنخواہ کی صورت میں دیکر انکے موجودہ ڈھانچے کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ ہم بہاں قانون تو بناتے ہیں لیکن عمل کرنے والے ٹھیک طور پر اس پر عمل نہ کریں تو یہ قانون ناقص قرار پاتا ہے۔ اس جانب توجہ کی ضرورت ہے۔ میں حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان تمام حالات کا صحیح جائزہ لے۔

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

శ. కె. రామచంద్రారెడ్డి (రాజ్యవ్యవస్థ):
శ్రీకార్, సర్,

శిను ప్రధానంగం మాటు కోత తీర్చానాలు ప్రఫేష పెట్టును అందులో మాట్లాడు ఒకటి గుర్తించి ప్రథమం १८५० లో కొలదారీ చట్టము ప్రఫేష పెట్టింది १८८०,

దఱి, దఱిగ సంవత్సరములలో భూముల నుండి బేదభలీలు తీప్రంగా చేయించడం జరిగింది. దొని ఫలితంగా దఱిక వార్షిక్లో ఆశ్రీనెస్సు ప్రకటించబడ్డది. కౌలుద్దకు కొంత మేలు కలిగింది. గాని ఇష్టుడు అదే రాష్ట్రంగ చట్టమునునునరేచి రద్దు అయిపోయింది. భూస్వాములు బేదభలీ చేయించిన భూములను అమ్ముకొంటున్నారు. దీపం ఉండగానే ఇల్లు చక్కపెట్టుకోవాలని చూస్తున్నారు. భూసంస్కరణల చట్టమును తెస్తాపుని చెప్పుటుచే జమిందార్లు, భూస్వాములు భూములను అమ్ముకొంటున్నారు. విస్తారు రౌషధంద్రారేడ్చి భూమికొస్తే లతుల రూపాయిలకు అమ్ముకొన్నారు. దీనిని కోర్టు ఆఫ్ వార్డ్స్ (Court of Wards) తీసుకాంది. గాని కాంగ్రెసు ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత ఆ ఆర్డరును తీసివేసి భూమిని విడిపించింది. దేవరుపులలో కూడా బేదభలీ చేయబడిన కౌలుద్దకు విషయమై వీపిన్యాటోర్సు, కౌలుద్దకు హక్కులున్నాయిని తీర్చు ఇచ్చినా వాటిని విస్తారు రౌషధంద్రారేడ్చి కి ఇప్పించారు. రత్నిత కౌలుద్దకు ఫారాలున్న రైతుల చేతుల్లో భూములు లేవు. ఎ, ఇ, రిగ్, లక్ ఒక లతుల ఎకరాల భూమి ఉన్నదని అధికారుల తప్పుడు సంఘ్య చూపెట్టారు. ఇప్పి సరియిలున తెక్కులు కొప్ప. జనగాం తొలూకాలో వేయు పద్ధతిన చేసి చూశాము. జనగాం తొలూకాలో రౌషధమై అనే భూస్వామి అం సంవత్సరాల నుండి సేద్యముచేస్తున్న ఈ మండి రైతులను భూముల నుండి తొలగించాడు గట్టిటలో ఇచ్చిన రత్నిత కౌలు ఫారాలు గిర్దావరు గుంజాకు పోయాడు. పట్టుంది, గిర్దావర్షు లంచాలు పుచ్చుకొని భూస్వాములచే బేదభలీలు జరిపించడానికి లోట్టుడ్డారు కొబట్టి, యా ప్రభుత్వం తెక్కులు సరియిలునవి కావు. ఈ భూములన్నింటినీ ఇల్లీగల్ (Illegal) గా భూస్వాములు అమ్ముకొనుట జరిగింది.

జగత్కుల తొలూకాలో పది లతుల ఎకరాల భూమిని భూస్వాములు అమ్ముకొన్నారు. ఆ ఏధంగా సిరిసిల్లా తొలూకాలో కూడా భూస్వామి భూమినంతో అమ్ముకొన్నాడు, వెంకటరౌపు భూస్వామి పదివేల ఎకరాలన్న భూస్వాములకు ఇష్టుడు చెయ్యు ఎకరాల లోపు మాత్రమే ఉంది. అసలు యా తేనస్తే బిల్లు ఉడ్డేశమీటి? ఈ భూసంస్కరణలు తెబోతున్నామనే ప్రచారంతో కొలం గడువు చుండాట వలన భూస్వాములు, జమిందారులు భూములను అమ్ముకొన్నారు. ఈ ప్రభుత్వ ఏధానము చూస్తే కొండ నాలికకు మందు వేస్తే ఉన్న నాలిక కూడా ఉండిపోయి నట్టుప్పుడి.

కౌల్చుంది చట్టము ప్రవేశ పెట్టుబడినప్పుడు అనేకమంది రైతులను భూముల నుంచి తొలగించారు. వాళ్ళకేమిా రజుల లేకుండా పోయాయి. ఈ బేదభలీలు జరిగిన వార్షికాద చర్య తీసుకొసటుతేను. జనగాం తొలూకా ఏ మాత్రాలలోని వెంకట్రూహారేడ్చి దేశముఖ లంచాడీలను, 30 కుటుంబాల పారీజనలను భూములనుంచి తొలగించారు. ఇటువంటి చర్యలు ప్రతి గ్రామంలో జరిగాయి. కొబట్టి, యా ప్రభుత్వ తెక్కులు సరియిలునవి కావు. ఈ బేదభలీలు జరగకుండా రజులాపై ఒక భూసాను ప్రవేశ పెట్టాలి. తేనట్టులయిచే పెద్ద ఎత్తున యా బేదభలీలు జరుగుతున్నాయా.

ఇక కరువు పరిశీలి, నల్లగొండ, వరంగల్ జిల్లాలలో చూచినట్లులూతే విప్పిలిగో తుండి. వరంగల్ జిల్లాలో సగటున నాలగళాల నుండి ఆరకాల వంతు పంచే వండేంది. పునాశాఖలు

3 లక్షలనుఁడి ఆ అణోల వంతు వరకు పండించి. రెండు సంవత్సరముల సుంచి సల్లుగొండజీల్లాలో వర్షాలు పడకపోవుట వలన మూడు వంతులు తరి భూమి పడ్డావా పడింది. రెపోన్సుపేటలో కూడా ఎక్కువ భూమి పడ్డావా పడి ఉంది. ప్రభుత్వం అక్కడ ప్రజానీకానికి కుంపు నివారణ కొరకు చోక ధరలకు గొంజల ఇప్పించాలి. ఆ విధంగా సహాయం లేకపోవుట వలన ప్రజలు బాధ పడుతున్నారు. పట్టి గ్రామాలలో చంచ ఇండ్లున్నాయి. అక్కడ జనాధారం రెండుపేలున్నది. గాని 30 ఇండ్లలో నూత్రమే ధాన్యమున్నది. పిగలూ ఇండ్లవారికి లేపు. బావులలో నీరు లేదు. తీవ్రంగా పూడికలు తీస్తున్నారు. కూలికి పోయి గొంజలు తెచ్చుకు దంచుకు తింటున్నారు. ఈ కూలి పనులు దొరకటుంకూడా కష్టంగా ఉంది. కాబట్టి కరువు నివారణకు, అధికారుల రిపోర్టుల మిాద ఆధోర పడకుండా, మనం గ్రామ గ్రామానికి వెళ్లి పరిస్థితులు స్వయంగా చూచి నట్టుయితే చక్కగా బోధపడుతుంది.

ఆరూరు గ్రామంలో ఏకం ఇండ్లున్నాయి. గాని 10 ఇండ్లలోనే ధాన్యం ఉన్నాయి. అక్కడ కూడా బావులలో నీరులేదు. వస్తుకొండారు, గుండోల బండ, కొత్తపల్లి గ్రామాలలో కరువు తీవ్రంగా వుంది. ప్రజలు రోగాలు కూడా పచ్చి బాధ పడుతున్నారు. ప్రభుత్వం వారు రెండు సీగ్రములు వేశారు. సీతారాంపురం నుండి మిస్టరుకు ఒక రోడ్డు, వలిగాండ సుండి ఆరూర నుండి ఆడ్డగూడారు రోడ్డు, అప్పారం నుండి అడవి పట్టెకు, లింగిగింసుండి జౌసుపాడుకు రోడ్డు దీనికి రకుమ కొవాలి. బకోయాలు తీవ్రంగా వసాలు చేస్తున్నారు.

**శరీకే - راجمندر اریڈی - چونکہ، میں نے تین کٹ موشنیس بیش کئے ہیں اس لئے
جو ہے زیادہ ٹائم ملناتا ہے۔**

**مسٹر ڈپీ اسپیکر - ہر ایک کیئٹے میگزیم ٹائم (.) منٹ کا رکھا گیا ہے۔ اس سے زیادہ
ٹائم کسی کو نہیں دیا جاسکتا۔**

ఒక, లూ, లూ ఫనిలీలలో పట్టేల్ పట్ట్వారీలు, బకోయాలు లేత్స్‌రూ. ఇవి నిర్వంధంగా వసాలు చేస్తున్నారు. రామస్తుపేట తాలూకాల్లో గ, క్రె, ఐర్చ-ర-0 బకోయా చూపించి నిర్వంధంగా రూ. 10, 100-1-1-1 వసాలు వేశారు. అక్కడ కరువు పరిస్థితి తీవ్రంగా యున్సం దున వూ బకోయావసాభ్య పెంటనే అప్ప చేయాలి. తక్కువీ అప్పులు ఇప్పించాలి. చోక ధర డిపోలు పెట్టేంచి ధాన్యం అమ్మించాలి.

ఈక, పట్టేల్ పట్ట్వారీలను గురించి—ఈ విధానం పూర్వాదీకే పద్ధతి నపుసరించి ఉంది. ఈ పట్టేల్, పట్ట్వారీల వళ్ల నే ప్రజలలో అసంతృప్తి ఎక్కువైంది. ఈ పట్టేల్ పట్ట్వారీలు వారసత్వపు హక్కులతో విని చేస్తున్నారు. లందుచే వీరు గ్రామాలలో పలుకుబడి కలిగి ఉంటారా. గోర్వొతా రిపోర్టు ప్రకారం నిర్మించు మంది పట్ట్వారీలున్నారు. అందులో చ, కథల మంది స్వయంగా పని చేస్తున్నారు. పిగలూ వారు గుమస్తాలను బెట్టి చేయస్తున్నారు. ఈ పద్ధతి తీసివేసి వాళ్ళకు నెల జీతాలు ఏర్పాటు చేసి, వారసత్వంకూడా తీసి వేయాలి. ఈ పట్ట్వారీ, గోర్వొర్లు చెర్చు త్రైబండి వేరుమిాద లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. దడిదేపల్లి గ్రామంలో మాలిపటేలు సిద్ధంకి బక్కయ్య గారి రూపాయిల వేరుశనగ తావాను వేరుమిాద వసాలు చేశాడు.

ఈ విధంగా లంచాలు తీవ్రంగా తీసుకొంటున్నారు. రామస్తుపేట తాలూకాల్లో శంకరయ్య విధంగా పట్ట్వారీ కలసి, భూమంలిప్పిస్తామని హారీజనులనుంచి లంచాలు తీసుకొన్నారు.

Shri B. Ramakrishna Rao : I think that no individual references can be made in the Assembly.

कैफ़ मीनिस्ट्रीज़—

मैं ताकि ग्रामों का वर्द्धन 30 रुपयोंला 10वेंमु तीसु का नाम है। वैष्णवी का दरकारी पैक्षी कुनौन् प्रधानीन् तर्जु तीसु को लेंदू। कर विधाना प्रजासत्रीन् मैना० चैन्स्ट्रीन् या वैष्णवी नहीं लेना तीसु पैक्षी वा रासनर्जु का कुनौला लेंदू० क्यूं न सुचिनीन् प्रडार० जीर्णमीर नीरमी० चालनी के रुपा इन्हीन् नाम हैं।

श्री. अद्विवराव पाटील (भृत्यानाबाद-जनरल) :—स्पीकर सर, रेविन्यू अफसरों के मुतालिक पहले अपनी राय जाहीर कर के बाद मे दूसरे कटमोशान्स पर मैं बोलूंगा। डेप्युटी कलेक्टर और कलेक्टर या अनुके भूपर के अफसरों की तनखाव पर बोलने का मैं अिरादा रखता हूं। रेविन्यू अफसर से डेप्युटी कलेक्टर की ग्रेड ४ सौ से ८ सौ तक है, और कलेक्टर की हजार डेढ हजार है। अिसके भूपर के भी लोग हैं। चूंकि हमारा फायनान्स डेफिसिट बजेट का है, और डेवलपमेंट स्कीम्स के लिये हम पैसे की जरूरत है, अिसलिये मैं समझता हूं कि अगर बड़ी बड़ी तनखावावाले लोगों की तनखाव पर कुछ फीसदी कम किया जाय तो अनुको अपना खर्च चलाने में मुश्किल नहीं हो सकती। अगर आज वे अंचे दर्जे के कपडे जिस्तेमाल करते हैं तो कल अन्हें हिंदुस्तान की भीलों का कपड़ा लेना पड़ेगा अितना ही फर्क हो सकता है अनुको अिससे ज्यादा किसी तकलीफ के होनेका अंदेशा नहीं है। लेकिन अिस पर ज्यादा बक्त न लेते हुओं मैं सिर्फ़ अितना ही कहूंगा कि जब महात्मा गांधी से अनुके पुराने अॅम्बसेडार के खर्च के मुतालिक पूछा गया था तब अन्होने कहा था कि हिंदुस्तान के किसान की नुमार्डिगी अॅम्बसेडार करता है, और हिंदुस्तान का किसान किस तरह से रहता है अिन चीजों का लिहाज करके अॅम्बसेडार की तनखाव और खर्च को तथ करना चाहिये। महात्मा गांधी के बुस आदर्श तक जाने की राय मैं हृकूमत को नहीं दूगा, लेकिन अिस चीज को वे ध्यान मे रखें, और अितनी अूंची तनखाव पानेवाले अफसरों की तनखाव पर कुछ हिस्से तक कमी की जाय।

डिस्ट्रिक्ट अॅडमिनिस्ट्रेशन के बारे मे मैं अेक सुझाव गवर्नरमेंट को देना चाहता हूं। डिप्टी कलेक्टर्स ४४ हैं और अनुके अॉफिसेस ४४ हैं। डिप्टी कलेक्टर के जिम्मे जमाबंदी और दूसरे गवी अहम काम हैं अिन आॉफिसों मे जो अफसर आते हैं वे अपने अपने डिपार्टमेंट से मुन्तकिल किये हुओ आते हैं और वे बडे अिनओफीशिअनेट (Inefficient) होते हैं। अॉनरेबल मैंबर ने फरमाया कि टेनन्सी के मुकदमों के फैसले मे देरी होती है। अिसका कारण यह है कि कलेक्टर के भूपर हर डिपार्टमेंट की जिम्मेदारी होती है। सप्लाय रेविन्यू, अॅन्डाक्युमेंट, और कभी कभी रीहॉविलिटेशन और कहत के कामोंको भी कलेक्टर ही को देखना पड़ता है अिसलिये मुकदमों के कामों मे देरी होती है। अिसलिये मैं यह सुझाव दूंगा कि डिप्टी कलेक्टर की मदद के लिये अेक असिस्टेंट कलेक्टर दिया जाय। अिन्क साली कामों मे देरी होने की वजह से लोगों को बहुत तकलीफ होती है और खासकर रेविन्यू केसेस मे अिस देरी की वजह से टेनन्स यह सोचने लगता है कि यह झगड़ा करने की बजाय दूसरी जगह ही लगान पर ले ली जाय। अगर असिस्टेंट कलेक्टर्स रखे जायें तो अिनिसमली कामों मे देरी नहीं होगी, और लोगों की दूसरी बहुतसी दिक्कतें दूर होंगे।

कहत के मुतालिक दो तीन अमेडमेंट्स यहां आये हैं। अिसके मुतालिक मैं यह कहूंगा कि अॉनरेबल चीफ़-मिनिस्टर ने राजप्रभुत्व के अंद्रेस के संबंध मे जवाब देते हुओ जाहीर किया था कि

कुल स्थानों पर कहते हैं। लेकिन कहते के मुकामात पर काम करनेवाले अफसरों की राय में यह स्केअरसिटी अेरियाज (Scarcity Areas) है। हुकूमत की राय में और लोगों की राय में अखेलाफ है। अिसके सिलसिले मैंने अफसरों के पास रिप्रेजेंट (Represent) किया था। मैंने कहा कि वहाँ तुखमरेजी हो चुकी है। तुखमरेजी के लिये जो बीज का खर्च किया गया अुतनी रकम भी किसान को नहीं मिल सकी तुखमरेजी के लिये अुसने जितना खर्च किया है अुतना भी अुसे न मिला तो वह बहुत घाटे मे रहता है। चारे के बारे मे भी रिप्रेजेंटेशन किया गया तो कहा गया कि हम चारा नहीं लासकते। अगर कोजी प्राथव्हेट अेरिन्सी (Private Agency) अुसको लावे तो हम अुसकी अिमदाद कर सकते हैं। अनाज के साथ साथ चारे की भी अुतनी ही अहमियत होती है क्योंकि किसान की जिंदगी का सारा दारोमदार अुसके जानवरों पर होता है। अगर आपको पांच साला योजना को कामयाब बनाना है, तो जानवरों की कमी न होने देने की तरफ आपको ख्याल रखना होगा। अबतक मैं समझता हूँ कि अिस फॉमिन अेरिया (Famine Area) मे करीब ५० परसेंट जानवर या तो किसानों ने मुफ्त मे बांट दिये हैं या वो भर गये हैं। अगले पांच साल तक अगर किसान ये जानवर हासिल नहीं कर सका तो डेव्हलपमेंट प्लैन (Development Plan) मैं जो ज्यादा अनाज अुगायो स्कीम है वह क्रामयाब नहीं हो सकेगी। यह जो फॉमिन कोड (Famine Code) है वह १९ वीं सदी मे बनाया हुआ है। अगर अुसी कोड को हम २० वीं सदी मे लेकर चलें, और कहें कि अुस कोड के मुताबिक यहाँ फॉमिन नहीं है, तो बड़ी मुसीबत होनेवाली है। आज हुकूमत के अफसर अिसी कोड का हवाला देते हुअे कहते हैं कि गो यहा फॉमिन है लेकिन कानून के मुताबिक हम तो अिसे स्केअरसिटी अेरिया (Scarcity Area) ही कहेगे। अिसलिये अिस फॉमिन कोड मे जब तक तबदिली नहीं की जाती तबतक रिप्रेजेंटेशन्स (Representations) होनेवाले हैं हर तीन साल मे खासकर मराठवाडे मे कभी बारिश की कमी होने की वजह से या कभी फसल की कमी होने की वजह से लोगों की तरफ से फॉमिन होने की तकरार आती रहती है और जैसा कि अिसमे बताया गया है हर साल ११ करोड रुपया खर्च किया जाता है। अिसके बजाय अिस सिलसिले मे अगर कोजी अेक ठोस स्कीम तैयार की जाय और अुसके मुताबिक काम किया जाय, तो अिस तरह से करोड़ों रुपये हर साल खर्च करने की जरूरत नहीं पड़ेगी, और हुकूमत और अव्वाम दोनों को हमेशा के लिये अिस फॉमिन की झांझट से छुटकारा मिलेगा।

दूसरी चीज यह है कि लैंड रेब्हन्यू टेनन्सी अॅक्ट (Land Revenue Tenancy Act) के मातहत जो मशीनरी आपने कायम की है वह टेनन्ट्स के लिये फायदेमंद नहीं है। आपकी गश्ती टनन्ट्स को बहुत परेशान करती है। अेक ऑडिनन्स आज निकाला तो चार दिन के अंदर अेक गश्ती निकलती है। साल मे सो बार गश्ती आती है तो अुसकी वजह से केसेस पैंडिंग (Pending) पड़े रहते हैं, और अुनके डिसपोजल (Disposal) मे देरी होती है। अिसकी वजह से लिटीगेशन Litigation) बढ़ता है, और अव्वाम मे बेचैनी फैलती है। कभी कभी ऐसा होता है कि डिप्टी कलेक्टर के अेक अॉर्डर से जमीनात अेक टेनन्ट को दे दी जाती है, लेकिन कुछ दिनों बा अेक गश्ती आ जाती है और अुसके लिहाज से टेनन्ट से वह सारी जमीन वापस ली जाती है। अिसकी वजह से लोगों मे दुश्मनी भी पैदा होती है। आपके जो सर्कूलर्स (Circulars) हैं अुनका बड़ा महत्व इंटरप्रिटेशन (Interpretation) अफसरों ने किया है। अिस सिलसिले मे अेक प्रैक्टिस प्रैक्टिस कर के मैं अपनी तकरीर खत्म करूँगा।

नायब तहसीलदार या तहसीलदार हुकूम देते हैं कि फलाना खेत टेन्ट को ही मिलेगा। सिव्हिल प्रोसीजर कोड (Civil Procedure Code) के मुताबिक मालिक फसल के साथ असपर कब्जा नहीं के सकता, बाद मे गश्ती आती है और फिर तहसीलदार की जानिबसे हुकूम दिया जाता है कि खेत फसल के साथ मालिक का होगा। टेन्ट अचरज मे पड़ जाता है कि फैसला तो मेरी तरफ से हुआ था, अब क्या हुआ? टेन्ट अस फसल पर तीन तीन महीने तक रखवाली करता है और ऐसे खर्च करता है। अिस तरह के केसेस आपको कभी मुकामात पर मिलेंगे। कहीं पर यह होता है कि पुराने टेन्ट से जमीन लेकर नये टेन्ट को दी जाती है, फिर नभी गश्ती आने के बाद हुकूम दिया जाता है कि प्रोटेक्टेड टेन्ट (Protected Tenant) नये टेन्ट को अखराजात दे अिस तरह के अल्टपुलट कारोबार चलते हैं जिनकी तरफ खास तवज्जेह देने की आवश्यकता है।

मनसब के मुतालिक मैं यह कहूँगा कि अिसके बारे मे मैंने अेक साल तक वक्त दिया है। अॉनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब ने वादा किया था कि “अिस बारे मे स्टडी करके अगले बजट मे कभी तबदिली करूँगा या अिसे रूसुम के तरह खत्म कर दूँगा। लेकिन अेक साल के बाद मैं देख रहा हूँ कि वह फिर से बजट मे आया है। अनुके लिये करीब १० लाख रुपया रखा गया है। वह अनुको नहीं दिया जाना चाहिये था।

अेक्स जागीर विलेजेस (Ex-Jagir Villages) के बारे मे मैं यह कहना चाहता हूँ कि कुछ खास मुकामात पर ही यह २५ परसेंट का कन्सीशन दिया गया है। यह कन्सीशन (Concession) हर अेक्स-जागीर विलेजेस मे दिया जाना चाहिये था। अिसको अगर अिनडिस्क्रीमिनेटली (In-discriminately) अिस्तेमाल किया जाता तो लोगों मे बेचैनी नहीं होती। अुस्मानाबाद और लातूर बगैरा मुकामात पर यह २५ परसेंट का कन्सीशन दिया जाना निहायत जरूरी है। मैं अुमीद करता हूँ कि चीफ मिनिस्टर साहब अिसकी तरफ जल्द से जल्द ध्यान देंगे। अेक्स-जागीरात का जो भुआवजा मिला है अुसके बारे मे यहां दो चार दिन पहले अेक सबाल अुठाया गया था। अुसका चीफ मिनिस्टर साहब ने जवाब तो दिया है, लेकिन मैं अिस वक्त यह अिशारा देना चाहता हूँ कि दस्तूर मे अिसके लिये कोभी गुंजाइश नहीं है कि अिसके चार आओटेम्स (Items) बत्तीये जावें जहां तक मेरा स्थाल है ये चार आओटेम्स अिस असेंबली के संक्षेप (Sanction) के बिना तो नहीं बनाये जा सकते। फिर भी ये आओटेम्स (Items) बनाये गये हैं। लेकिन ये आओटेम्स हावूस के सामने बोर्डिंग के लिये नहीं आयेगे औसा मेरा स्थाल है। हावूस के सामने आने चाहिये। सर्फेक्स के मुशावजे के बारे मे गवर्नर्मेंट और राजप्रमुख के बीच मे अगर कोभी अधीनेट (Agreement) हुआ है तो वह भी हावूस के सामने आना निहायत जरूरी है। मैं समझता कि जो कुछ सजेशन्स (Suggestions) मैंने दिये हैं अनुके अूपर हुकूमत बरूर गौर करेगी,

Shri K. Papi Reddy (Ibrahimpatan-General): I moved a cut motion to Demand No. 60, ‘Rewards for destruction of Wild Animals’. People in cities and towns may consider this minor problem, but to a cultivator and a villager, it is a major problem. Since the Police Action and before, under the pretext of Law and Order—I am not here to discuss the success or otherwise of the Government’s Policy relating

possible and thus reduce their number. In Australia, they have made a provision of nearly 3 crores under this head; but that may not be possible in a State like ours. But if the same rate of growth of wild animals is kept unchecked, the trouble will be greater ; and if necessary help of the Police, H.S.R.P. or Indian army should be taken in this regard.

Of course as far as our budget is concerned, there may not be any provision like that, but I fear if the same conditions prevail, Government will have to spend heavy amounts on Police Camps and even call the armed forces. I, therefore, request the Hon'ble Minister concerned to take constructive steps and advise or instruct the district officials to attend to the needs of the cultivators and help them wherever possible. Small prizes may be issued in deserving cases ; even a certificate will do. Government must see that this menace is put an end to and less trouble is caused to the cultivators. This will result in peace in our villages and also the yield from crops would be better.

I have given only a few instances. There are other areas and jungles infested with these wild animals, and I feel, as a cultivator myself, something must be done at once. Not only in Telengana, I am informed, in several other places, this menace is causing havoc—they have different kinds of wild animals in different places. If the Government continues to be negligent and lethargic, and if the Government does not grant lethal weapons to the cultivators, within a year or two, the situation will get serious. Hon'ble the Home Minister must not be afraid that the cultivators will misuse the weapons. We must have some faith in them. The cultivators must be granted licences—atleast for two or three muzzle loaders which are being dumped in the Amberpet dump and the dumps in district headquarters. These arms could be easily issued with benefit to cultivators who are interested and who show sufficient stamina to bring down this menace. The district officers going in jeeps and wasting even ten dozen rounds will not solve the problem. It should be tackled as it should be tackled. We should patronize these games and encourage the cultivators. The Government knows the difficulties the cultivators are having in getting licences for arms. They go to the Collector's Office with a rupee stamp and with an application. They go to the Collector's office several times. If the Sub-Inspector, agrees, the Circle Inspector does not agree, the D.S.P. does not agree and finally the Collector does not agree and the matter is

indefinitely delayed. If the Governmental machinery is satisfied about the bonafides of the person, then licences should be granted and arms and ammunition should be supplied. Government should not be too stringent in granting licences, but patronise this game, which increases the spirit of the public and also protects our crop.

شری عبد الرحمن - مسٹر اسپیکرسر - میرا کٹھ موشن بورڈ آف روینیو کی کارکردگی پر تنقید کے لئے ہے۔ عوامی حکومت کی تشكیل کے بعد جیسا کہ توقع کی گئی تھی معزز منسٹر صاحبان عوامی مسائل پر کافی توجہ کریں گے لیکن ایک سال سے ہم دیکھتے آئے ہیں کہ ساری توجہ الکشن کے پروپریگنڈہ پر صرف کی جاتی رہی ہے۔ اسکے سوا مکونی کام انہوں نے نہیں کیا۔

مجھے روینیو بورڈ (Revenue Board) سے توقع تھی کہ وہ دیانت و ایمانداری کے ساتھ کسانوں کے مسائل کی طرف توجہ کریگا اور اسکو حل کریگا مگر اس بورڈ کے تعلق سے یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بورڈ کے ارکان سوانح گشتیات جاری کرنے کے کوئی دوسرا کام نہیں کرتے۔ انکی متصاد گشتیات کسانوں کے مسائل میں روز افزود پیچیدگیاں پیدا کر رہی ہیں۔ یہ وہ حالات ہیں جن کے نظر کرتے ٹریڑری بنچس کے آنریبل میبرس بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ان گشتیات کی وجہ سے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ دفعہ ۲۷ قانون مالگزاری کی نسبت گشتی نشان (۱۰۲) مورخہ ۲۔ ابریل سنہ ۱۹۵۲ع جاری ہوتی ہے کہ اسی دفعہ کو حذف کیا جاتا ہے اور اسکے تحت جو مقدمات ہیں وہ داخل دفتر کر دیئے جائیں۔ لیکن کچھ دنوں بعد گشتی نشان (۱۰۱)۔ اے۔ آر) مورخہ ۹۔ جون سنہ ۱۹۵۲ع نکلتی ہے اور اس کے ذریعہ پہلے حکم کو منسوخ کر کے گئے ہوئے مردوں کو اکھیڑنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ آپ کے احکام تو ایسے ہیں کہ ایم۔ ایل۔ ایز۔ کو مواد نہ دیا جائے۔ لیکن بھیت و کیل میں نے ایک کارروائی میں معاٹنہ مثل کی درخواست دی اور مثل کا معاٹنہ کیا جس سے مجھے اس کا علم ہوا۔ یہ مقدمہ ایک محفوظ لکاندار کا تھا۔ محفوظ لکاندار کا پڑا دھنڈوڑہ تو پیٹا جاتا ہے لیکن اس گشتی کی روشنی مدد کارروائی بھر زندہ کی گئی۔ پولیس ایکشن کے دو سال پہلے سے یہ کارروائی چل رہی تھی۔ دفعہ (۲۸) کے منسوخ ہونے پر یہ کارروائی ختم ہو گئی۔ لیکن گشتی نشان (۱۰۱) کے نفاذ پر تھصیلدار نے پھر اس کارروائی کو شروع کیا۔ میں نے تھصیلدار صاحب سے کہا تھا یہ کیا عمل ہے۔ انہوں نے کہا ہم مجبور ہیں جو گشتیات اور احکام آتے ہیں ہمیں انکی تھصیل کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح سیکڑوں مثالیں ہیں۔ منسٹر صاحبان ان امور اور دشواریوں کو پیش نظر نہیں رکھتے۔ انہیں تو اپنی مصروفیات سے ہی فرصلت نہیں ملتی جو اسی جانبے توبہ کو سکیں۔ الٹمنٹریشن کی حالت یہ ہے کہ حال ہی نہیں ہائیکورٹ میں ایک مقدمہ آیا تھا۔ مجھے اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شوم محسوس ہوتی ہے۔

کرنے کی بات ہے کہ ہمارے ذمہ دار عہدہ دار قانون کو کس طرح سمجھتے ہیں اور قانون کو سمجھنے میں کتنی فاش غلطیاں کرتے ہیں۔ عدالت میں وہ سلزم کی حیثیت سے پیش ہوتے ہیں۔ یہ کلکٹر اور ڈبئی کلکٹر کا ذکر ہے۔ انہیں عدالت سے سزا دیجاتی ہے۔ جیل تو نہیں بھیجا جاتا تاوان عائد کیا جانا ہے۔ انہیں معافی نامی داخل کرنا پڑتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نرم کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ میرے دوست مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ ”تم جس حکومت کی اسمبلی میں کام کر رہے ہو اس حکومت کے عہدہ داروں کی یہ حالت ہے“۔ حکومت کو اس برستجدیدگی کے ساتھ سپوچنا چاہئے۔ میں یہ کم و نگاہ کے قانون کے معاملے میں وہ کم فہم ہی نہیں قانون سے قطعاً ناقص ہیں۔ اس ذمہ داری کے لئے کم از کم ایل۔ ایل بیز۔ کا تقرر کیا جانا تاکہ وہ قانون کو سمجھنے کی صلاحیت اپنے آپ میں رکھتے اور اس طرح قانون کی غلط تعمیر کر کے فاش غلطیاں نہ کرتے۔ میں کہونا کہ کلکٹرس، ڈبئی کلکٹرس اور تحصیلدار کی جائیدادوں کے لئے ایسے ہی لوگوں کو لولیا جائے جو قانون سے واقف ہیں۔ روینیو بورڈ کے ممبرس کو چاہئے کہ وہ اضلاعی دفاتر کی تنقیح کے لئے سہ ماہی دورہ کریں۔ دورہ ان معنی میں نہیں کہ وہاں جا کر ڈاک بنگلے میں بیٹھ جائیں۔ تحصیلدار کے پاس سے کچھ فائیلس یا روپرائیس پیشی ہوں وہ ان پر دستخط کر کے اپنا بھتہ گھٹ کر لیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں۔ وہ خود دفاتر میں جائیں مثلیں دیکھیں۔ برسر اقتدار پارٹی کے ذمہ دار لوگوں کی حالت یہ ہے کہ حال ہی میں چب میں الکشن کے مسلسلے میں رامائیں پیٹھی گیا تھا تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک معزز منسٹر صاحب جلسہ کی صدایت کر رہے ہیں۔ ایک پشاوری صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ میں ان منسٹر صاحب کا نام بتلاسکتا ہوں اور اس پشاوری کا نام بھی بتلاسکتا ہوں۔ میں ان خیالات کو نیک نیتی سے حکومت کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ لیکن وقت اسقدر کم دیا گیا ہے کہ سب امیر پر روشنی نہیں ڈالی جاسکتی۔ تقریر کے لئے انتہائی کم وقت دیا جاتا ہے اور وہ بھی اگر خوتوں قسمی سے اسیکر صاحب کی نظر پڑ جائے تو موقع ملتا ہے ورنہ بیٹھ جانا پڑتا ہے۔ ہر حال یہ ایک نمائشی چیز ہو کر رہکٹی ہے۔ میرا اس خصوصی میں سخت اجتیاج ہے۔

بورڈ آف روینیو کے ممبرس کی تنخواہوں کے بارے میں مجھے عرض کرنا ہے۔ میسٹریس کی تنخواہوں سے دو گنی تنخواہیں انہیں دی جاتی ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اتنی زیادہ تنخواہ انہیں دینے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ صرف اتفاقی کام کرتے ہیں اور اتفاقی کام کی حالت بھی یہ ہے کہ اراکین کی طبعی عمر سے زیادہ مدت کے مقدمات چل رہے ہیں۔ اور مالکزاری کے معنی ”عمر گذاری“ کے ہو گئے ہیں۔ عوامی حکومت ہے۔ ہمیں یہ توقع نہیں کہ اس قسم کی خرایوں کو دوڑ کیا جائیکا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خرابیاں پہلے جیسی تھیں اب بھی ویسی ہی ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ اتفاقی کام کے مسلسلے میں عہدہ دار کے پاس اگر کوئی درخواست پیش کرنی ہو تو پہلے جمدادار اور پہلے اسے ہے گذرنے کے لئے ہی کافی وقت لگ جاتا ہے۔ جسکے بعد

دستخط کی نوبت آئی ہے - دستخط کے بعد درخواست موصولہ میں چلی جاتی ہے جہاں (۸) دن سے کم نہیں لگتے - اسکے بعد صیغہ میں نوٹ پیش ہونے کے لئے (۱۵) دن لگ جاتے ہیں - درمیانی عہدہ دار کئی دن لے لبٹتے ہیں - اسی رفتار سے کارروائی عہدہ دار کے پاس آتی ہے - غرض بہ حالت ہے - اس سے بلکہ کاکسقدر وقف ضائع ہوتا ہے اسکا اندازہ ہوسکا ہے - ایک فریق کو احکام حاصل کرنے کے لئے کئی دن لگ جاتے ہیں - ہونا تو یہ چاہئے کہ درخواست پیش ہونے کے ساتھ ہی وہ دستخط کے بعد موصولہ سے صیغہ میں چلی جائے - اس کے لئے اگر عہدہ دار کے اجلاس سے متصل ہی موصولہ کا صیغہ رکھا جائے تو سہولت ہو گی - بلکہ کا وقت بھی ضائع نہوگا - میری اس تجویز سے حکومت کا پسند بھی خروج نہوگا اور عوام کو بھی دف نہوگی - چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر ڈبی اسپیکر - اب ہم الگرن ہوتے ہیں نام کے ہ بجز ہم بھر ملنگے -

The House then adjourned for Lunch till Five of the clock.

The House re-assembled after Lunch at Five of the clock.

[Mr. Speaker in the chair]

شری مخدوم محی الدین - مسٹر اسپیکر سر - میں نے دو کٹ موسشنیں پیش کریں ہیں - ایک تو ریاست کے اندر زبان واری احاظہ سے تعلقون کی از سر نوحہ بندی سے متعلق ہے اور دوسرا ملازمین سرکار کے گھروں کے کرایہ کی مسدودی سے متعلق ہے - جہاں تک پہلے کٹ موشن کا سوال ہے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حیدرآباد ریاست کے اندر جیسا کہ ہم جانتے ہیں تین علاقوں ایسے ہیں جہاں تین مستقل زبانیں بولی جاتی ہیں - اونکے حدود ہیں لیکن معین نہیں ہیں - اکثر سرحدوں پر ایسے گاؤں ہیں جہاں مرہٹی بولی جاتی ہے لیکن وہ تلکو علاقوں میں ہیں - کہیں ایسے گاؤں ہیں جہاں کٹڑی بولی جاتی ہے لیکن وہ تلکو علاقوں میں ہیں - کئی ایسے علاقوں ہیں جہاں کٹڑی بولی جاتی مگر وہ مرہٹی علاقوں میں ہیں - میں اس مسلسلہ میں ہماری حکومت کے سامنے یہ تجویز رکھنا چاہتا ہوں کہ از سر نو ان علاقوں کی حد بندی کی جائے - چنانچہ اگر ہم رائچور کو لیں تو معلوم ہو گا کہ عالم پور اور گدوال ایسے تعلق ہیں جہاں تلکو بولنے والے لوگ ہیں لیکن وہ کرناٹک علاقوں میں ہیں - ان دونوں تعلقون کو حد بندی کے ذریعہ تلکو علاقوں میں لانا ضروری ہے - یہی حال بیدر کا بھی ہے - ظہیر آباد کے بہت سے ایسے علاقوں ہیں جہاں تلکو بولنے والے لوگ ہیں لیکن وہ کٹڑی علاقوں میں ہیں - ویسے ہی گلبرگہ کا حال ہے - گلبرگہ میں بہت سے ایسے دیہات ہیں جہاں تلکو بولنے والے جاتی ہے لیکن وہ کرناٹک کے علاقوں میں ہیں - ناندیٹھ میں تقریباً (۴۰) گاؤں ایسے ہیں جہاں تلکو بولنے والے ہیں لیکن وہ مرہٹی علاقوں میں ہیں - عادل آباد اگرچہ کیہ تلکانہ کا علاقہ ہے لیکن وہاں بہت سے ایسے گاؤں ہیں جہاں مرہٹی بولی جاتی ہے خاص طور

ہر جیسے راجورا اور کنوٹ - وہ تلنگانہ کے علاقہ میں ہیں حالانکہ اون کو مرہٹی علاقے میں ہوں چاہئے تھا - تعلفہ عادل آباد راجورہ سے منصل ہے جسکے (۲۰) دیہات ایسے ہی ہیں - اسی طرح بتوہ کے بھی (۲۵) گاؤں حد گاؤں سے قریب ہیں جہاں مرہٹی بولنے والے ہیں لیکن وہ تلنگانہ کے ضلع عادل آباد میں ہیں - اسی طرح اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں - اس کی وجہ سے ہمارے اڈمنیسٹریشن ہماری تعلیم اور دوسرے معاملات کی ترقی میں رکاوٹ ہو رہی ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ لسانی بینا دوں پر ہمارا اڈمنیسٹریشن چلے - جس وقت یہ ریاست ٹوٹے گی تو شال آندهرا - سما راشٹرا اور سمیوکتا کرنا اسکے بنینگے - لیکن اس سے پہلے ہی ہمارا خیال ہے کہ ہماری ریاست کے اندر ہونے نظم و نسق کے لئے یہ ضروری اور مفید ہے کہ بہاں کے عوام کی وحدت کی خاطر - یہاں کا نظم و نسق چلانے کی سہولت کے پیش نظر اور تعلیم و تربیت کے بہتر انتظام کے لئے زبان کی بینا دوں پر حد بندی کی جائے - میری تجویز اس سلسلہ میں یہ ہے کہ حکومت اس معاملہ پر غور کرے اور اس سلسلہ میں جلد از جلد قدم اٹھائے۔

دوسری کش موشن ملازمین سرکار کے کرایہ مکان کے بارے میں ہے - یہاں ہماری ریاست کے اندر ایسے ملازمین سرکار کے لئے جنہیں اب تک مکان کا کرایہ ملا کرتا تھا اب اوسکو مسدود کر دینے کی تجویز سرکار کے سامنے ہے بلکہ وہ مسدود کر دیا گیا ہے - اس مسدودی سے (۳) لاکھ روپیہ کی بچت سرکار کو ہونے والی ہے - یہ رقم اتنی حقیر ہے کہ اس سے ہمارے مالیہ میں کوئی بھاری اضافہ نہیں ہوتا - اس کے مقابلہ میں جو لوگ اس سے متاثر اون کی تعداد بہت زیادہ ہے - یہ لوگ ہماری حکومت کی مشنری کو چلانے والے ہیں - انہیں اس سہولت سے محروم ہو جانے کی وجہ سے تکلیف ہو گی - اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ حکومت کے سامنے اس کی مسدودی کی جو تجویز ہے وہ منسوخ کر دی جائے اور پھر سے اس کو چالو کر دیا جائے - خاص طور پر تیسرے اور دوسرے درجہ کے ملازمین سرکار کے لئے وہ چالو رہنا چاہئے - ایسے حالات میں جب کہ گران بڑھ گئی ہے اور اون کو چھوٹی چھوٹی تنخواہیں دی جا رہی ہیں - جو گران الونس انہیں ملتا ہے وہ آج کے انڈکس نمبر (Index Number) کے لحاظ سے کافی کم ہے - انہیں کرایہ مکان ملنا چاہئے - ملازمین سرکار اپنی تنخواہوں کے متعلق ایک عرصہ سے جدا و ہمہ کرتے رہے ہیں - اب اگر اون کو کرایہ مکان کی سہولت سے محروم کر دیا جائیگا تو اون کے اہل و عیال پر بہت بڑا یا بڑا جائیگا - دوسری بات یہ ہے کہ اپریل سے مکہ میں تبدیلی جو ہو رہی ہے اوس کی مار بھی ملازمین سرکار پر پڑنے والی ہے - کیونکہ اون کی تنخواہیں بناون کاٹ کر دی جایا کریں گی اس سے کافی تقاضا ہو گا - گویا تنخواہوں میں بھی کچھ نہ کچھ کمی ہو گی - اور پھر قیمتیوں میں اضافہ کی قویع بھی کی جا رہی ہے اور پھر آپ کرایہ مکان کی سہولت ختم کر دے رہے ہیں - غرض اس طرح سے کئی مصیبتوں میں ملازمین سرکار مبتلا ہونے والی ہیں - اگر چیکہ اس کی منسوخی سے (یہ) لاکھوں کی بچت ہو گئی لیکن ان مشکلات کو دیکھتے ہوئے یہ سہولت کم از کم تہذیب گزید اور مکنڈ گزید کے ملازمین کو برابر دی جاتی رہنی چاہئے ۔

اس سے پہلے بھی گور والا کمیٹی نے تمام حکوموں میں تخفیف کر کے بچت نکالنے کی تجویز پیش کی تھی جو ملک کے اندر کافی بدنام ہو چکی ہے اور اس کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے ملازمین سرکار - طالب علموں وغیرہ کے ہو چکے ہیں اور ایک زبردست جدوجہد اس کے خلاف کی جا چکی ہے - اور اب یہ حکم نافذ فرمایا گیا ہے کہ (۱۷۵) روپیہ جو لوگ تنخواہ پاتے ہیں اون کو گرایہ مکان کا الونس نہ دیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ اس تجویز پر عمل کیا جائے خاص طور پر اس زمانے میں ہبکہ ان لوگوں پر مصیحتوں کے پھاڑ توٹ چکے ہیں - جہاں تک گزیشیدہ عہدہ داروں کا تعلق ہے ہماری حکومت بھئی کی حکومت کے نقش قدم بروچلنے کی کوشش کرتی ہے اور ویسی ہی تمام سہواتیں گزیشیدہ عہدہ داروں کو دی جاتی ہیں مگر جب نان گزیشیدہ ملازمین کا سوال آتا ہے تو مددیہ برداشت وغیرہ کی مثال سامنے رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے - وہاں کا معیار کچھ نیچا ہے اور حیدر آباد کی حکومت وہاں کی مثال سامنے رکھ کر وہاں کی نتخواہیں اور الونسیں اور دوسرے معاملات کو یہاں پر منطبق کرنے کی کوشش کرتی ہے - یہ معیار کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا - اگر گزیشیدہ عہدہ داروں کی حد تک بھئی معیار مقرر کرنا چاہتے ہیں تو چائے نان گزیشیدہ عہدہ داروں کی حد تک بھی وہاں کا معیار مقرر کیجئے - لیکن ایسا نہیں کیا جاتا بلکہ چھوٹے ملازمین کی حد تک مددیہ رہیں کا معیار معمر کیا جاتا ہے میں نو یہ کہنے گا کہ جہاں سب سے کم نتخواہیں ملا کریں ہیں حکومت وہ مار یہاں مقرر کرنا چاہتی ہے - ہمارے باس کا انڈکس نمبر گو مدرس کے انڈکس نیز سے مساوی نہیں بھر بھی ملتا جاتا ضرور ہے - اس لئے وہاں کے ملازمین سرکار کو جتنی سہواتیں ہیں وہی سہواتیں یہاں بھی ملتی چاہتیں - جب اُپ اس امور کو مانے ہیں و بھر یہ کسی طرح جائز قرار نہیں دیا جاسکتا کہ حیدر آباد کے سکنڈ گریڈ کے ملازمین سرکار کا ہاؤز رہت الوں (House rent allowance) روک دیا جائے - مدرس کی حکومت تو اپنے ملازمین کو

شی الونس بھی دیتی ہے کیونکہ وہاں کا ہبڑی معیار زندگی زیادہ بڑھا ہوا ہے - اگر آپ آشاریہ زندگی کے لحاظ پر نتخواہیں اضافہ نہ کریں اور وہ سہواتیں جو انہیں دیکھتی ہیں وہ بھی چھین لیں اور اس کو کسی طرح انصاف فزار نہیں دیا جاسکتا بلکہ سراسر نا انصافی ہو گی - ایک طرف تو سیکڑوں نیچے درجے کے ملازمین کا الونس کو ایہ مکان مسدود کر دیا جاتا ہے اور دوسری طرف وزرا کے مکانات رو دیڑھ لا کر روز نہیں صوبے ہوتے ہیں - ایکن اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہوتا اور نہ یہ موجا جاتا ہے کہ اس کو کہم ہونا چاہئے - دیڑھ لا کر روپیہ (۱۰) فراز کے مکانوں پر صرف اکثر جائے ہیں دوسری طرف غریب ملازمین کو کھروں کے سبقتی جو سہوات ملا کر رہو ہیں اور اسی طرح اون کو محروم کیا جا رہا ہے جو کسی طرح بھی انصاف نہیں ہے - میں اس کے بروز وہ مخالفت کرتا ہوں کہ سکنڈ گریڈ اور تھرڈ گریڈ ملازمین کا الونس تکارہ مکان مسدود کر دیا جائے - اگر آپ کچھ بچت کرنا چاہتے ہیں تو اونھی تنخواہ پاتے والوں کے دوسریں اور نتخواہیں بھی کسی تکمیل کے لیے نہیں ہیں لیکن غریب لوگوں کا جن کے

زیر پرورش کئی اوگ ہوتے ہیں انوں کراہ مکان مسدود کر دینا درست نہ ہو سکتا۔ میں امید کر رہا ہوں کہ حکومت اپنے اس فیصلہ کو واپس لے آیگی۔

شری ایم۔ نو سنگ راؤ (کلوا کرنی۔ عام)۔ جناب اسپکٹر صاحب۔ میں تین چار کٹ موشنز کے بارے میں اپنے چار ہاؤز کے سامنے رکھوں گا۔ جہاں تک کہ ہاؤز الونس (House Allowance) کے بارے میں کٹ موشن کا تعلق ہے چونکہ گوروالا کمیٹی کا یہاں تذکرہ آیا ہے اسلئے میں اسکے متعلق کچھ وضاحت کروں گا کیونکہ میں بھی گوروالا کمیٹی کے ایک سبیر کی حیثیت سے اس روورٹ پر دستخط کرچکا ہوں۔ گوروالا کمیٹی نے اکانہ کے مدنظر چند سفارسات کی ہیں جو صرف فرست اور سکنڈ گریڈ کلر کس کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے عہدہ داروں کے تعلق سے بھی سیکھی ہیں۔ بعض کو حکومت نے عمل میں لایا ہے اور بعض کو عمل میں لا رہی ہے۔ مثلاً منصب کے بارے میں گوروالا کمیٹی نے سفارش کی تھی۔ یہ سئلہ ایسا ہے کہ اسپر گورنمنٹ ضرور غور کریگی۔ جہاں تک تھرڈ اور سکنڈ گریڈ کے کلر کس کے ہاؤز الونس کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ گوروالا کمیٹی نے اسکی مسدودی کی سفارش نہیں کی ہے۔ البتہ فرست گریڈ کلر کی حد تک ایسی سفارش سیکھی ہے کہ ہاؤز الونس اور سکریٹریٹ الونس بند کرنا چاہئے۔ اب بھی میری رائے ہے۔

بعض کٹ موشن ایسے ہیں جو ابوان کی توجہ کیلئے پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً غور طلب ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔ مثلاً جمعبندی کے تعلق سے ایک کٹ موشن لایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ معاف یکسالہ کی جو پیچیدگیاں ہیں اونکو دور گرنا ضروری ہے۔ اس بارے میں اختلاف رائے نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک کام لیا جانا چاہئے۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ سب کام یکدم ہو جائیں تو نہیں ہو سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ ان باتوں پر گورنمنٹ ضرور غور کریگی۔ تلتگانے میں تری دھارہ کی وجہ سے جمعبندی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ مدرس میں ایک اصول اختیار کیا گیا تھا کم ذہارہ اور رسیشن (Remission) نہیں۔ ہمارے پاس سنگین دھارہ اور تلف مال کی صورت میں معاف کا اصول اختیار کیا گیا ہے۔ بہرحال ہم کو کیا کرنا چاہئے یہ غور طلب مسئلہ ہے۔ مثلاً زیر باولی اراضیات کی حد تک بہت کچھ کھا گیا ہے۔ زیر باولی دھارہ معاف کیا گیا ہے۔ اندروں آیا کٹ اور یہروں آیا کٹ کے بعض جھکڑے ہیں اسکو گورنمنٹ حل کریگی۔

ایک سوال ٹیکزیشن (Taxation) کا بھی اٹھایا جاتا ہے یہ سوال بھی غور طلب ہے۔ چوتھے سے معزز ارکان نے یہ کہا تھا کہ ایک کمیشن قائم کیا جائے۔ اس بارے میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہاؤز آف دی پیویل (House of the People) کے اعلان کیا ہے کہ وہ ٹیکزیشن انکوائری کمیٹی (Enquiry Committee) کی جانب کیجاۓ مجھے یقین ہے کہ اسکے بعد وہ سبب پراؤئنس (Provinces) شامل ہونگے جتناکا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور لیئڈ ریوینیو (Land Revenue) کی

جانچ بھی کچھائیگی - سنہ ۱۹۲۳ع میں اوسوقت کی جو گورنمنٹ آف انڈیا تھی اوس نے ایک ٹیکزیشن کمیٹی قائم کی تھی اوسوقت اس کمیٹی سے کہا گیا تھا کہ وہ ان امور کی جانچ کرے۔

(1) to examine the manner in which the burden of taxation is distributed at present between the different classes of the population;

(2) to consider whether the whole scheme of taxation-Central, Provincial and Local—is equitable and in accordance with economic principles and if not in what respects it is defective;

(3) to report on the suitability of alternative sources of taxation.

اسکے بعد اس کمیٹی نے (۰۰۰) صفحات کی رپورٹ پیش کی اسیں لینڈ ٹکس (Land Tax) کے بارے میں یہ کہا گیا کہ

Land Tax.—This tax is one of the oldest of taxes and the principle basis of assessment in different countries is (1) capital value, (2) Unimproved or public value, (3) net produce (4) annual, and (5) the net income of the farmer.

یہ مختلف چیزیں ہیں - ہمارے لینڈ روپنیو مضم میں یہ ڈیفکشن (Defects) بتلانے کئے ہیں -

The defects of the present system of the land revenue assessment are (1) want of definiteness, (2) the land revenue is not only not progressive but actually tends in the opposite direction ; at one end the largest land-lords pay a comparatively small part of their surplus while at the other end of the scale comes the cultivator of the uneconomic holding who has been led to extravagant expenditure by an improvident clause in good years followed by indebtedness and transfer of lands to money-lenders in the lean years.

اس رپورٹ پر اوس زمانے کی جو لیجسٹیشن اسیبلی تھی اوس نے غور کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ کسی اور وقت کیلئے ہم اس سوال کو اپنی رکھتے ہیں - اس کے بعد جنک شروع ہو گئی - مجھے ابید ہے کہ جیسا کہ فینانس مینر نے اعلان کیا ہے جانچ کمیٹی کی اور پورے انڈیا کیلئے ایک انتظام کیا جائیکا - اسپرخ دیہاتی نظام و نسق اور وطن داری مضم کا سوال ہے - ہمارے موجودہ مسائل پرچھنے ہو سکتے ہیں - من ہیں کس حد تک تدبیح ہوں چاہئے یہ زیر غور ہے - لیکن فینانس کا سوال یہی پیش ہوا گا - یہ ایک اہم سوال ہے - آج جبکہ کسی نے ائمہ دین روپیہ دیکھ کام لئے ہیں کل بھاس میاں ہو روپیہ دیکھ کام لیا ہوا تو ظاہر ہے کہ کتنا بار ہو گا - جہاں یہ می چھپنی ایالٹس (abolish) ہے

ہیں وہاں وطن داری سسٹم بھی ایالش ہو گا۔ لیکن مجھے اتنا عرض کرنا ہے کہ ذرا صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسکو ایک دم حل کر دیا جائے۔ زمانے کے حالات کے لحاظ سے آہستہ آہستہ ایک پروگریسیو سسٹم (Progressive System) راجح ہو گا۔ مارل ری آرمانت (Moral re-armament) کی ضرورت ہے لیکن ہمارے لوگوں میں سوراہی (Morality) کے بڑھانے کا سوال ہے۔ تتخواہ دار وطنداروں کو رکھئیں یا کسی بیل بشاری کو لائیے جب تک اخلاقی حالت پہتر نہو مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ میں اس ایک چیز پر زبانہ پرس (Press) کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیزیں زمانے سے چلی آ رہی ہیں اونکے لئے موجودہ گورنمنٹ کو نسان ملامت نہ بنایا جائے۔ کانگریس کو نسان ملامت نہ بنایا جائے اسکے وارث (۱۹۵) لاکھ لوگ ہیں اسیں اپوزیشن نافی بھی شامل ہے۔ برائیاں سب میں ہیں صبر سے کام لیں۔ گواہیشن کرنی تو حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شریائی۔ راج ریڈی۔ سسٹر اسپیکر سر۔ میرے دو کٹ موشن بیش ہوئے ہیں ایک تو حکم نگرانی کرایہ امکنہ کے تعلق ہے اور دوسرا جا گیر المنسٹریشن کے نظام و نسق کے تعلق ہے۔ حکم نگرانی کرایہ امکنہ کا جہاں تک تعلق ہے حید ر آباد اور سکندر آباد کے علاوہ چند اضلاع میں بھی اسکا نفاذ ہے۔ سب سے زیادہ شکایتیں جو پیش کی جا رہی ہیں وہ حیدر آباد اور سکندر آباد کے تعلق ہے ہیں۔ جو دقتیں بیش آ رہی ہیں اون کا سبب یہ بنایا جاتا ہے کہ اس قانون کے پروپریو (Purview) ایسے عوامی اداروں سے تعلق رکھنے والی، کائنات ہیں جو کرائے پر دئے جاتے ہیں۔ وہ عوامی ادارے مشکلات میں گھر جاتے ہیں اسلائی ان کو اس قانون کے دائروہ عمل سے خارج کیا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں اصولاً ایک خانگی شخص اور ایک ادارہ جس سے ایک کمیونٹی (Community) کے انسخاف کو فائدہ ہو مختلف صورت رکھتے ہیں۔ اسی دستور العمل کے تحت اسکو اس دائروہ عمل سے خارج کیا گیا ہے۔ جہاں اور تمام لوگوں پر کرایہ مکان کا قانون لا گو ہو جاتا ہے ان میں سے چند مکانوں کو بالکلیہ اسکے دائروہ عمل سے خارج کر دینا مناسب نہیں ہے۔ میرے جہاں تک معلومات ہیں انکی بنا پر اور جہاں تک میں بنے سنے ہے اسکی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ بعض ایسے ادارے ہیں جنکے تنظیمیں نے ان مکانات کو یا جائز داروں کو جو وقف ہیں اپنے رشتہ داروں کو پہت معمولی کرائے پر دیدیتے ہیں مثلاً ایک ایسی جائیداد جسکا کرایہ آئندہ نوسرو بیہ وصول ہر سکتا ہے اپنے رشتہ داروں کو چار پانچ سو روپیہ کرایہ پر دیدیتے ہیں پھر وہ لوگ دوسروے کرایہ داروں کو بڑھے چڑھے کرایوں پر دیدیتے ہیں۔ جسیں اصول کے تحت حکم نگرانی کرایہ اسکے نافذ کیا گیا وہ یہ تھا کہ عوام کو فائدہ ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ اسی میں پلٹک مارکیٹنگ (Black-Marketing) ہو رہی ہے۔ اس طریقہ پر وہ بالکلیہ اسی قانون کے دائروہ عمل سے خارج ہو جا رہے ہیں جسکی وجہ سے بہت سی دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ کرایہ دھنے کافی دولت حاصل کر رہے ہیں۔ رضا کار دوڑھے پہلے تمام جائیدادوں پر یکساں طور پر یہ قانون لا گو تھا۔ رضا کار دوڑ کی مستمری کے زمانے

میں درگاہوں کے تحت کے مکانات کو اس سے خارج کیا گیا۔ اس بارے میں غور کرنا ضروری ہے۔ خانگی مکانات کے تعلق سے جو قانون ہے اس کے تحت انکو بھی بالکلیہ لانا چاہئے یہ میرا منشاً نہیں ہے۔ تاہم میں یہ عرض کروں گا کہ کچھ نہ کچھ چک (Check) ہونا ضروری ہے۔ ہمارے شہر کے جو حالات ہیں اون سے بالکل الگ کر کے اسکو نہ دیکھا جائے۔ کوئی نہ کوئی چک (Check) قائم ہونا ضروری ہے کیونکہ لوگ اس سلسلہ میں کافی پریشان ہیں۔ جا گیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ دو تین ماں قبل جا گیر ابالیشن ایکٹ کے تحت یہ محکمہ قائم ہوا اس اکا استابلشمنٹ مقرر کیا گی۔ جا گیرات کے معاوضہ کی کارروائیاں ختم ہو گئیں لیکن اب تک اس استابلشمنٹ کو برقرار رکھا جا کر اس پر خرچہ کیا جا رہا ہے جس سے گورنمنٹ کا نقصان ہورہا ہے۔ مسکن ہے ایک زمانہ میں جب کہ حسابت مکمل نہیں ہوئے تھے اس ڈپارٹمنٹ کی ضرورت محسوس کی گئی ہو۔ لیکن آج تو اس کی قطعاً ضرورت نہیں۔ محکمہ ماں کے اڈمنسٹریشن سے یہ مابھی کام تکمیل کروالیا جاسکتا ہے۔ اس ڈپارٹمنٹ کو جلد سے جلد ریونیو بورڈ میں ضم کر دیا جانا چاہئے۔

ایک اور بات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ماں کے عہدہ داروں جیسے کلکٹر تھصیلدار وغیرہ کا تبادلہ کسی اور مقام پر کر دیا جاتا ہے تو غیر مسکاری اثوات ڈال کر تبادلے منسون کروائے جاتے ہیں۔ کرینگر کے کلکٹر مشیر میں اور تھصیلدار سما فرسیا کے تبادلے تین چار مرتبہ ہوئے۔ لیکن بعد میں یہ منسون ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ وہاں کے خانگی افراد کے کہنے پر یہ تبادلے منسون کئے گئے ہیں۔ اس طرح ریونیو بورڈ ۳-۴ مرتبہ احکام جاری کرتا اور منسون کرتا ہے جس سے اس کی جگہ ہنسائی ہوئے۔ اسکی آخر کیا وجہ ہے۔ لوگوں کے کہنے پر اگر اس طرح انتظامات متاثر ہونے رہیں تو آخر محکمہ کی کیا وقت رہتی ہے۔ یہ کوئی ایسا معاملہ بھی نہیں تھا کہ جس سے عوام پر کوئی بھاری اثر پڑے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہی لوگ اپنے سے ملے ہوئے عوام کو اچکا بیکا کر اس طرح کی کارروائیاں کرواتے ہیں۔ جنکی جانب کافی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے گورنمنٹ مشیری پر اثر پڑتا ہے۔

آخر میں میں ایک اور بات عرض کروں گا۔ ایک آنیل سبیر نے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اخلاق پستی کو دور کرنے کی ضرورت ہے لیکن میں ایک بنیادی بات یہ کہوں گا کہ دماغ انسانی محض خلا میں پرلوش نہیں پاتا۔ دماغ ساج اور ظاہری حالات کا عکس ہوتا ہے "Mind is the creation of the wherabouts" جس مسموم فضا میں دماغ کام کرتا ہے اس سے وہ خود بغود متاثر ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خارجی حالات میں خود غرضی ہے لوٹ کھہسوٹ ہے دماغ اسی سے متاثر ہوتا ہے۔ جب تک یہ فضا نہ بدیگئی دماغوں میں یہی ارتقا نہوگا۔ اس لحاظ سے میں کہوں گا کہ سب سے پہلے اس فضا کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ ہمارے ساج اور ماحمول میں کئی براہیاں ہیں لوٹ کھہسوٹ ہے خود غرفی ہے۔ دولت کی ہوں ہے جب تک یہ دور ہونگے اخلاقی حالات بلند نہیں ہو سکتی پہلے اس پامول کو پہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد دماغ خود بغود پہتھر ہو جائیں گے۔

ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم آکرتا ہوں۔

شری وی - ڈی - دلشپانڈھی - اسپیکر سر۔ بہت ہی کم وقت میں اپنے دوچار کٹ موشنز کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ابھی ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ پیشنس (Patience) چاہتے ہیں - لیکن پیشنس بھی آخر کب تک - پیشنس کرتے کرنے آخر و زندہ بھی تو نہ رہ سکتے - میں نے ابتداً میں بھی یہ کہاتا کہ اس چوکھے کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اب یہ روکرائیک (Bureaucratic) چوکھے کو بدلنے کی ضرورت ہے - آنریبل فینانس بنسٹر نے بھی کچھ سیول سرویس (Civil Services) کی ہے ان کے لوگوں نے بھی کچھ کام کیا ہے میں مانتا ہوں - لیکن انکا دماغ تبدیل شدہ حالات کے ماتھے نہیں رہتا - اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے - ہمیں حالات کو دیکھنا ہے - ہمارے سامنے جو بحث پیش ہوا ہے وہ بینکریٹ (Bankrupt) ہے - اس میں لائیبلیٹیز (Liabilities) کے مقابلہ میں اسیش (Assets) نصف بھی نہیں ہے - ہم پچاس فیصد کی حد تک ماقرروض ہیں - ہم جب اپنے آپ کو دیش بھگت کرتے ہیں تو ہمیں سو چنان چاہئے کہ یہ کیا حالات ہیں اور آخر اس خرابی کی وجہ کیا ہے - روپنیو ڈپارٹمنٹ کی سرویسز کے بارے میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے کم از کم گورووالا کمیٹی کے رکمنڈیشن (Recommendations) پر بھی عمل نہیں کیا - گزیڈٹ کیڈر کے بارے میں اس نے جو سفارشات کی تھیں اس پر توجہ نہیں کی گئی - ہمارے پاس لکٹنر کا گریڈ ۹۰ تا ۱۵۰ ڈپٹی لکٹنر کا ۳۰۰ تا ۸۰۰ اور تھیڈلدار کا ۳۰۰ تا ۶۰۰ بحث میں بتایا گیا ہے .. گورووالا کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ اس میں تکمیل کی جاسکتی ہے - اس نے بتایا تھا کہ ہر گریڈ میں ۱۰۰ کمی مسکن ہے - اس وقت میرے اس کریکٹ فیگرس (Correct figures) نہیں ہیں - لیکن میں جانتا ہوں کہ کمی کے لئے سفارش کی گئی ہے - اس کے برعکس فسٹ گریڈ اور سکنڈ گریڈ کے ہاؤس ونٹ الونس بند کردئے گئے ہیں اور کمی جاندادری کی حد تک الونس جو بند کیا گیا ہے مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن کم از کم سکنے گریڈ کی حد تک میں کہوں گا کہ ان کا ہاؤس ونٹ الونس بند نہونا چاہئے - تنخواہوں کی حد تک میں کہوں گا کہ جس طرح گور والہ کمیٹی نے سفارش کی ہے گوئی تنخواہ (۱۰۰) سے اوپر نہ ہو چاہئے - اس سے (۲۰) لاکھ کی بچت بتلانی گئی ہے - میں نے دیکھا ہے کہ یئرول اور جپس پر ۳ لاکھ روایہ خرچ کیا جاتا ہے اس کو کم کرنے کی ضرورت ہے - اسی طرح روپنیو کیڈر کاف سریلس میں اس پر ۱۳ لاکھ ۷ هزار روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اسی طرح لکٹنر میں - ڈپٹی لکٹنر اور تھیڈلداروں کی تنخواہیں کم کرنے سے کاف بچت ہو سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں ان تمام مددات پر روپنیو (Review) کر کے ہم ۳۰ لاکھ کی بچت کو سکھتے ہیں جو سما کہ میرے اپنے کٹ موشن میں بتایا ہے۔

سلسلہ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بھی جمیں کچھ عرض کرنا ہے - وہاں ضرورت میں زیادہ آفیسرز ہیں - کہیں ایک انسپکٹر پر ایک سپروائزر ہے - انہیں اکڑا جائیں کر کے

کمی کی جاسکتی ہے ۔ مجھے اس ڈبائمنٹ کے کلاسروں کے بارے میں کچھ کہنا ہے ۔ ان کی جانب سے میرے پاس یہ شکایت وصول ہوئی ہے کہ انہیں تنخواہ کارگزاری کا حساب لگا کر دیجاتی ہے۔ اگر کسی وقت کام کم کیا جائے تو اتنی تنخواہ کم کر لی جاتی ہے۔ ہر محکمہ میں کارکس ہوتے ہیں ان کے کام کی نویعت بھی کوئی مختلف نہیں ہوتی لیکن ان کے ساتھ اس طرح کارگزاری کے لحاظ سے تنخواہ کاٹ لینے کا عمل نہیں کیا جاتا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کائنات لاکھوں روپیہ جمع ہے لیکن ان لوگوں سے زائد کام لینے پر اس رقم میں سے کچھ الوں انہیں دیا جاتا۔ کلاسروں کا طبقہ ایک غریب طبقہ ہے۔ ان کی تنخواہ نہرڈ گرید کارکس کے برابر ہوتی ہے۔ اس طرح تنخواہ کاٹ کر ان کے ساتھ نا انصاف کی جا رہی ہے۔

مجھے سکریٹریٹ کی ورکنگ کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے۔ چیف سکریٹری کو (۲۲۰) روپیے تنخواہ دیجاتی ہے۔ ڈبٹی سکریٹریز کی تنخواہ (۱۵۰۰ تا ۹۰۰) ہے۔ اس بارے میں بھی گور والا کمیٹی کی سفارشات کے موجب عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اس کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ سکریٹری کی تنخواہ (۱۳۰۰ تا ۱۰۰۰) ہوتی چاہئے۔ گو میں اس تنخواہ سے بھی خوش نہیں ہوں لیکن جب آپ ہی کی بنائی ہوئی ایک اکانمی کمیٹی نے اس طرح سفارش کی ہے تو اس پر عمل کیوں نہیں کیا جانا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ آپ سے قریب قریب رہتے ہیں اور ان آپ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ سکریٹریٹ کی ورکنگ کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ سکریٹریز کے ذمہ جو کام ہے وہ کافی نہیں ہے۔ سکریٹری اور ڈبٹی سکریٹری کے دریان کام کا برا بر ڈویزن (Division) ہونا چاہئے۔ آج حالت یہ ہے کہ زیادہ کام ڈبٹی سکریٹریز کرتے ہیں۔ ڈبٹی سٹرلائیزیشن آف ورک (Decentralisation of work) کرنے چاہئے۔ اس سے افیشنسلی (Efficiency) بڑھ سکتی ہے۔

دوسرا شعبوں کے بارے میں بھی اگر مجھے موقع ملتا تو تفصیل سے بتلا سکتا۔ لیکن اس کی گنجائش نہیں ہے۔ منسٹریل اسٹاف (Ministerial Staff) بھی بہت زیادہ ہے۔ اس بارے میں بھی گور والا کمیٹی کی سفارشات بیش نظر نہیں رکھی گئی ہیں۔ اس کمیٹی نے لیگل اوائز کے بارے میں بھی سفارشات کی تھیں۔ گورمنٹ ہاؤس اور گیرجیس کے بارے میں بھی کہا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کو ملاحظہ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں اسید کرتا ہوں کہ آنریل چیف منسٹر آئندہ ان امور پر توجہ دیں گے۔

منسٹروں کی پکھاڑ اور ہاؤس رینٹ الوں کے باوے میں کچھ عرض کرنا چاہتا۔ صرف اس قدر کہوں کا کہ جب مالوں پری آر مائیٹ (Moral Re-armament) کی یاتیں تکمیل جاتی ہیں تو اس کی انتداب اسی جانب سے ہوں چاہیے۔ اگر ایسٹشن پیش میں کرپشن (Corruption) میں ہو تو اس کی انتداب اور اسے منع ہوئی ہے۔ چیزیں دو آنے چائے کے لئے کیوں لیٹائے؟ اس لئے کہوں کرنا چاہیے۔

ہے کہ اس کے اوپر کا آفسیز اس سے زیادہ رقم خود لیتا ہے۔ اس کے سامنے لیتا ہے۔ اس لئے وہ اس سے کیسے باز رہ سکتا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ مارل ری آرمانت پلے سٹریس کے پاس سے اور اوپر سے ہونا چاہئے۔ پیاریائیک سوشیل سرویس (Patriotic Social Service) کے اصولوں پر کام کریں اور یمنکرویشی (Bankruptcy) کو دور کریں۔ میں نے انفرمیشن اینڈ بلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بھی ایک کٹ موشن دیا ہے۔ ایک زبانے میں اس محکمہ میں برآکتھا اور اینشی کمیونٹ اسکیم تھی۔ آج کے حالات میں ان اسکیم کو بوری طرح بند ہو جانا چاہیئے۔ اس پر ایک لا کہ پندرہ ہزار روپیہ فضول خرچ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح آڈیو ویژووں اسکیم (Audio Visual Scheme) بھی ہے۔ حال ہی میں ڈائز کٹ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ امریکہ گئے تھے۔ ممکن ہے وہاں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے بڑے نام دے سکتے ہیں۔ لیکن کیا اسی ماحول میں یہاں کے لئے سوچنا یہاں کے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ ایک موثر ویان جو امریکہ سے منکائی گئی ہے بتا یا جاتا ہے کہ اس کی قیمت (۰۷) ہزار روپیہ ہے۔ اس پر میٹنیشن چارجس دینے پڑتے ہیں۔ یہاں ایک امریکن ڈاؤنر ہیں۔ مجھے ایک مرتبہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ میں نے دیکھا یہ امریکن وہاں ایسا برتوأ کرتے ہیں جیسے وہ خود ڈائز کٹ ہیں۔ میں کہوں گا کہ اس اہم ڈپارٹمنٹ میں اس طرح مداخلت کی اجازت نہیں چاہیئے۔ اس کی تحقیقات کروائی جائے۔ میں پوچھتا ہوں ہمارے ڈپارٹمنٹ میں یہ امریکن ایشن کیوں گھومتے ہیں۔ یہ ہمیں کیا سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چیز انتہائی آجکشیبل (Objectionable) ہے۔

مجھے یہ بھی بتا ہے کہ آڈیو ویژووں اسکیم اور کمیونٹی ریڈیو اسکیم (Community Radio Scheme) جو الگ الگ دیہاتوں میں چلانی جا رہی ہے وہ بالکل بند ہو چکی ہے۔ ریڈیو سس (Radio-Sets) کمیں پہلی کے گھر میں اور کہیں پتواری کے گھر میں رکھدئے گئے ہیں۔ اگر حقیقت میں ان اسکیم سے عوام کو کوئی فائدہ پہنچانا گورنمنٹ کا مقصد ہے تو یہ سیس (Sets) پہنچایتوں کے سپرد بکھر جانے چاہئیں۔

اس وقت انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت میں یہ سجیشن (Suggestions) ہیں۔ میں تفصیل طور پر اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس لئے کہ گورنمنٹ کی جو روپورث شائع ہوئی ہے اس میں بدقتی سے انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی نسبت صرف (LINES) ہیں۔ حالانکہ خود انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے پہلے روپورث چھپتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان تمام امور کی جانب غور کیا جائیکا۔

اس لئے پہلے جب فوکائیڈس سوسن اس ہاؤز میں آیا تھا اس زبانے میں خاص طور پر کانکریس ایم۔ ایل۔ ایئر کے فوٹوز (Photos) اور تقریبی انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے اخباروں میں شائع کرنے کا انتظام کیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ

کیا کانگریس کو اس کا حق ہے کہ وہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو اپنے گھر کا ادارہ سمجھ کر استعمال کرے۔ اگر بھیجنما تھا تو ابوزیشن مبرس کے فوٹو ڈیمی بھی بھیجے جاسکتے تھے۔ لیکن آپ کو ہمت نہیں ہوئی کہ اس ڈپارٹمنٹ کو امپارشیل (Impartially) استعمال کریں۔ بیجا طور پر انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے اور پبلیسٹی (Publicity) کی حاطر راست طور پر نیوز پپرس کو انسٹرکشن دئے جاتے ہیں۔ یہاں انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا ایک نمائندہ خاص طور پر بیٹھتا ہے اور آپ کے منید مطلب بانیں نیوز پپر اینجنسیوں کو دیتا ہے۔ اس طرح انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو اپنی بارف کے فائدے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اون کے لئے جو سبیڈیز یز دیجاتی ہیں وہ کانگریس پارٹی کے پروچار کے لئے دیجاتی ہیں میں اس پر آبجکشن (Objection) لیتا ہوں۔ مجھے اب صاف کہنا پڑتا ہے کہ اخباروں کو اس مطلب کے لئے سبیڈیز دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر بعض اینجنسیاں جیسے پی۔ٹی۔ آئی وغیرہ ہیں اگر اون کی معاشی حالت خراب ہے اور وہ اکائی میں چل رہی ہیں تو ایسی حالت میں سبیڈیز دیجاسکتی ہیں جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ نظام کے زمانے میں بھی اس طرح سبیڈیز دی جایا کرتی تھیں اوس زمانے میں آریبل مبرس شکایتیں کرتے تھے کہ عوام کے خلاف اسکو استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج آپ کے دور میں بھی وساہی ہو رہا ہے کہ پرمیس کو سبیڈیز دیجاسکر اپنے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ مجھے اس کے متصل سخت آبجکشن ہے اس کے متعلق تحقیقات ہوئی چاہئے۔

ایک آریبل مبر - یہ بالکل غلط ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیپانڈے۔ آپ کو جواب دینے کا حق نہیں ہے آریبل منسٹر جواب دینے کے۔

انڈومنٹ کے سلسلہ میں مجھے کہنا ہے۔ اس میں بدانتظامیاں ہیں۔ سیتا رام باع کی دیول اس ہاؤز کے ایک آریبل مبر کے قبضہ میں ہے اس سلسلہ میں پہلے کے ہوم سکریٹری کے پاس شکایتیں پیش ہوئیں۔ انہوں نے سیتا رام باع کے متول، ہمارے سابقہ ایم۔ ایل۔ اے شری گنیریوال کو اسیارے میں لکھا کہ چونکہ انہیں وہاں رہنے کا حق نہیں قبضہ دے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں کوئی جواب دینا نہیں چاہتا ہمارا تعاقب سی۔ پی برار اور مددیہ پردویش سے ہے۔ یہاں سے پھر لکھا گیا کہ ہم کو اس کے متعلق پوچھنے کا حق ہے لیکن وہ برار انکار کرتے رہے۔ اس کے بعد آریبل چیف منسٹر کے پاس یہ کارروائی و کوئی گز کہ اس کے متعلق کچھ کی جائے۔ لیکن چونکہ وہ اوس زمانے میں کانگریس کے ایم۔ ایل۔ اے تھے اس لئے اون کی جانب کوئی توجہ نہیں دیگئی۔ کیا یہ غلط ہے؟ مجھے اسی ہے کہ اس کا جواب دیا جائیگا۔

قریبک لال صاحب جو انڈومنٹ کے ڈائرکٹر ہیں وہ کشن باع دیول کے متصل ہیں اس دیول کا حساب پہلے ہے مال ہے تھا آٹا ہے۔ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کے لیکن

خود اس دیول کے متولی ہیں لیکن ایک عرصہ سے اس دیول کا حساب داخل نہیں کیا جا رہا ہے۔ ڈبائیٹ اس طرح سے کام کر رہا ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دیجاتی۔ آپ نے اس سلسلہ میں (۱۶) لاکھ کم کرنے کے متعلق بتایا ہے میں اوس کا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن یہ خرایاں بھی دور ہوں، چاہئیں۔

سکیاش گرانش کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ لائف لانگ گر انٹس (Life long grants) بند کردئے جانے چاہئیں۔ لیکن جو ویوڈوز (Widows) ہیں یا جو ضعیف لوگ ہیں جن کا دارو مدار کیا ش گرانش پر ہے اون کے متعلق ری ہیبیلیشن فنڈ (Rehabilitation Fund) یہی نکلا جائے کیونکہ بعض لوگ ایسے ہیں جو بالکلیہ اس پر انحصار رکھتے ہیں۔ اگر ایسے انتدی یو جو کیا ش گرانش ہیں تو ری ہیبیلیشن کے طور پر اون کی مدد کی جاسکتی ہے۔ لیکن جو کیا ش گرانش ہیریٹری (Hereditary) طور کے ہیں وہ بند ہونے چاہئیں۔

آخر میں مجھے ایکس سرویس مین (Ex-Servicemen) کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ کل جب ہاؤز کی کارروائی چل رہی تھی تو اون لوگوں کا ایک ڈپویشن (Deputation) ہاؤز کے باہر آیا۔ میں اور کامریڈ مخدوم گھرے اور یوچہا تو معلوم ہوا کہ اون لوگوں کو اسپلائیمنٹ نہیں ملی ہے۔ اس سے پہنچ چل رہا ہے کہ اگر ہماری معاشی عمارت اس طرح ثوڑتی رہے تو وہ کتنے دن تک سکے گی۔ حکومت کا خیال ہے کہ ان سوالوں کو انہانے میں کسی روپیلیشنری (Revolutionary Masses) پارٹی کا ہاتھ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ غلط ہے۔ جب انقلاب آتا ہے تو وہ ماسس (Masses) لاتے ہیں۔ اپنے معاشی مشکلات سے محبوہ ہو کر وہ لوگ یہ قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ ہمارا تجربہ ہے۔ البتہ اس سلسلہ میں سیاسی پارٹیاں اونٹی صحیح رہنما کرتی ہیں۔ جہاں کہیں معاشی حالات خراب ہوتے ہیں وہاں اگر سیاسی پارٹیاں رہنما نہ کریں تو وہاں کے عوام ڈاکے ڈالتے ہیں اور چوپیاں کرتے ہیں۔ اگر معاشی حالات خراب ہوں تو سیاسی پارٹیاں منظم شکل میں عوام کی رہنمائی کریں ہیں اور حالات کو سوچ دھانے کی کوشش کریں ہیں۔ کوئی سیاسی پارٹی عوام کو انقلاب پر اکساتی نہیں بلکہ عوام انے معاشی مشکلات سے محبوہ ہو کر یہ اقدام کرتے ہیں اور حکومت پر اڑتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر مختلف سیاسی پارٹیوں کو رہنمائی کرنا بُرنا ہے اور یہ اونا کا فرض ہوتا ہے۔ یہ کہتا کہ ان اسپلائیمنٹ (Unemployment) کا

اڈوانسیج (Advantage) لیکر ایجیشنس کیا جا رہا ہے غلط ہے۔ ایکس سرویس مین (Ex-Servicemen) کے لئے (۹) لاکھ روپیہ دنے جا رہے دین اس سے کام نہیں بن سکتا۔ حکومت کو بنیادی طور پر اس کے متعلق سوچنا چاہئی۔ پتواری اوطان لو جنم کرنے کے بارے میں میں کہوں گا کہ اس سے خرچ میں اضافہ نہ ہو کا۔ کوئی والا کچھ بستہ لکھا نہ کا کہ اس وہ لاکھ سے زیادہ خرچ نہ ہوئے چاہئی۔ اس لئے ان اوطان کو ختم کونا چاہئے۔

ایوکشنز (Evictions) کے بارے میں شائد ہاوز میں ایک قانون آئنے والا ہے لیکن اس اثناً میں حکومت کی یہ کوشش ہون چاہئے کہ جو ایوکشنز ہو رہے ہیں وہ بند ہو جائیں۔

فین کنڈیشن (Famine Condition) کے بارے میں بھی یہ کہنا ہے کہ جو چیزوں اس سلسلہ میں کہی گئی ہیں اون بر بلا لحاظ اس کے کہ اس پارٹی کی جانب سے بیش کی تھی ہیں غور کیا جانا چاہئے اور لوگوں کو ریلف (Relief) دیجائی چاہئے۔ آخر میں ہر جنوب کے بارے میں کہونگا کہ اون کے متعلق سنجد کی سے غور کرنے اور سوچنے کی ضرورت ہے۔ ہر جنوب کا سوال صرف سوشیل امینیٹیز (Social amenities) دینر سے حل نہیں ہوگا۔ وہ لوگ دیبات میں رہنے ہیں اون کو زینات دیجائی چاہئیں۔

آخر میں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ فیوڈ لیزم اور نظام کے زمانہ کا جو ٹھانچہ ہے اوس کو جب تک توڑا نہ جائیگا ہم اینے سوال حل نہیں کر سکتے گے۔

مسٹر اسپیکر - اب آریل چیف منسٹر جواب دینگے۔

شری سیدحسن - جناب والا نے فرمایا تھا کہ چیف منسٹر کو ایک گھنٹہ دیا جائیگا۔ ابھی ہمارے ٹائم کے دس منٹ باقی ہیں۔ میں اس وقت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر - اب وقت نہیں رہا اس لئے آریل چیف منسٹر اپنی جوابی تقریر کریں گے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مسٹر اسپیکر - میں آریل لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے ممبرس کا مشکل ہوں کہ کٹ موشن پر بحث کرنے ہوئے انہوں نے نئے نظریہ کا اظہار کیا۔ وہ ایک طرح قابل مبارکباد ہے۔ گذشتہ سال جس نیج پر بحث کی تھی تھی جس نظریہ کے ساتھ یہاں پر چرچا کی گئی تھی اس میں اور آج کے نظریہ میں بہت بڑا اور خوش آئند فرق مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ اودھر کی بخش کے ایک آریل ممبر نے میں میں تقریر کرتے ہوئے وردہ ہی بکش (Pratipaksh) کی درشی (دعویٰ) چھوڑ کر برق پکش (Pratipaksh) کی درشی سے جو چرچا آج کے سلسلہ میں تھی اس کو انہوں نے سراہا تھا۔ اب کی تعریف کی تھی۔ میں اون کے ایک ایک لفظ پر متفق ہوں۔

اتنا عرض کرنے کے بعد اب میں ان تمام کٹ موشن کی طرف توجہ دلاتا چاہتا ہوں جن کے بارے میں یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ کٹ موشن کے مسلسلہ میں بحث کرنے ہوئے نکتہ چینی پولٹے۔ نکتہ چینی نہیں کی گئی بلکہ آریل ممبر نے کچھ کنسٹرکٹیو سیجیشن (Constructive Suggestions) میں اون کو نہ صرف مبارکباد دیتا ہوں بلکہ دوڑاں تقریر میں بھی

بناوں کا کہ اون کے جو کسٹرکٹیو سجنیشنز ہیں ان براب نک کہنا غور کا گیا اور آگے چل کر انکے متعلق کیا کرنے کا ارادہ ہے ۔

سب سے پہلے تو میں فیمن کنڈیشنز () اور اسکیرسٹی کنڈیشنز () کے ارے میں جو مباحث کئے گئے اون کو میں ہائز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سب سے پہلے میں جو عرض ٹکروںگا وہ یہ ہے کہ بعض آریبل ممبرس کو اس بات کی بحث رہی کہ مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کے بعض اضلاع میں جو حالات ہیں اون کو اسکیرسٹی کنڈیشنز کیوں کہا جاتا ہے اور فیمن کنڈیشنز کیوں نہیں کہا جانا ۔ میں گزارش کروں گا کہ اسکیرسٹی اور فیمن یہ دونوں بھی ریلیٹو ٹرمز () ہیں ۔ فیمن کوڈ () Famine conditions Scarcity Conditions کے ارے میں جو مباحث اسکیرسٹی کنڈیشنز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں سب سے پہلے میں جو عرض ٹکروںگا وہ یہ ہے کہ بعض آریبل ممبرس کو اس بات کی بحث رہی کہ مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کے بعض اضلاع میں جو حالات ہیں اون کو اسکیرسٹی کنڈیشنز کیوں کہا جاتا ہے اور فیمن کنڈیشنز کیوں نہیں کہا جانا ۔ میں گزارش کروں گا کہ اسکیرسٹی اور فیمن یہ دونوں بھی ریلیٹو ٹرمز () Famine Code کے نک موجود ہے اوس کی اصطلاح میں ان حالت کو اسکیرسٹی ہیں کہا جاسکتا ۔ اس وجہ گورنمنٹ کو نامہ ہو رہا تھا کہ ان حالات کو فیمن کنڈیشنز کہیں ۔ لیکن کنڈیشنز خواہ کچھ بھی ہوں ان کی وجہ سے جو تکلیفیں اور محیطیں وہاں کے لوگوں کو ہو رہی ہیں اون کی حد تک گورنمنٹ نے کبھی انکار نہیں کیا ۔ مخفی نام کے بدل جائے کی وجہ سے تو کوئی چیز حاصل نہیں ہو سکتی ۔ مخفی فیمن کمہ دینے کی وجہ سے تو حالات میں تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ فیمن کے لئے الگ ریلیف () Relief کے لئے علاحدہ ریلیف ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ اسی وجہ سے تو میں نے کہا ہے کہ یہ حالات فیمن کی تعریف میں نہیں آتے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ تو کوڈ بدل دیا جائے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ ہاں کوڈ بدلنے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور اوس کو بدلنے کی کوشش بھی کیجہا سکتی ہے ۔ یہ کوڈ ۳۰۔ ۳۰ پرس ہیشت مرتب ہوا تھا ۔ اوس وقت جو حالات نظر آئے اون کے بیش نظر اوس وقت کے لوگوں نے خاص حالات کو فیمن کنڈیشنز قرار دیا ۔ لیکن جن لوگوں نے اس کو مرتب کیا انہوں نے کچھ سچ سمجھکر اور حالات کو سامنے رکھ کر ہی کیا ہو گا ۔ اس میں شک نہیں کہ اس سلسہ میں اوس زمانے میں جو ویجس (Wages) مقرر ہوئے وہ آج کے بدلے ہوئے معماشی حالات میں کم ہیں ۔ لیکن اگر اس کا رویہ زن (Revision) بھی کیا جائے تو اس ہائز کے آریبل ممبرس کو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا کہ فیمن کنڈیشنز قرار دئے جائے کے بعد جو ویجس قرار دئے جائیں گے وہ معمولی طور پر دئے جائے والے ویجس سے بھی کم رہیں گے ۔ زندگی بسر کرنے کے لئے جن ویجس کی ضرورت ہوئی ہے اتنے ویجس نہ مل سکیں گے ۔ حکومت کی جانب سے جو ویجس مقرر ہیں وہ تو یا دس آنے ہیں جو آج کل کے حالات میں ناکافی ہیں ۔ اس میں رویہ زن کی ضرورت ہے اور

میں اس ضروری کو کسی حد تک سامنے کرنا دوں۔ ایکن یہ بھی مانا ہے یہاں پڑیا کہ فینن سٹڈیشنز میں جو ویجس دئے جائیں گے وہ معقولی ویجس سے بھی کم ہونگے اور اون کو کم رکھنا پڑیا۔ فینن کوڈ جب تک باقی ہے ہم اوس کے تحت ایسے حالات کو قیمت کنڈیشنز نہیں کہ سکتے۔ اس وجہ سے ان حالات کو اسکیرسٹی کنڈیشنز کہتے ہیں۔ ناموں میں تو کچھ نہیں رکھا ہے اصل میں دیکھنا یہ چاہیئے کہ نتیجہ کیا ہے۔ گزشتہ عرصہ میں جو کچھ ہوا تفصیل سے اسٹیشنٹ دیا گیا ہے۔ لیکن اوس کی نسبت کہا گیا کہ یہ ناکافی ہے.....

اس میں شک نہیں کہ مصیبت زدہ علاقوں بر جو کچھ صرف کیا جائے وہاں کے رہنے والے مصیبت زدہ لوگ اسکو کم ہی محسوس کرتے ہیں۔ میں ہاؤزتے سامنے اپٹوڈیٹ فیگرس (Up to date figures) رکھنا چاہتا ہوں۔ موجودہ حالات میں جو گنجائش ہمارے باس ہے ہم اتنا ہی خرچ کر سکتے ہیں۔ کچھ اور روپوزل (Proposals) ڈسٹرکٹ کلکٹر کے باس سے وصول ہو رہے ہیں جنہیں حسب گنجائش عمل میں لایا جائیں گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس عرصہ میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ کچھ کم نہیں ہے۔ ورنگل اور کھم کے اخلاع کے لئے ۸ لاکھ (۵۰) ہزار کی منظوری دیکھی ہے۔ اس طرح روپوس (Roads) کی مرمت کے لئے (۲۷,۶۰,۸۰) روپیہ دئے جارہے ہیں جسکو پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے خاص طور پر منظور کیا ہے۔ اس طرح کھم اور ورنگل کے لئے اسکیرسٹی کنڈیشنز (Scarcity Conditions) کو دور کرنے کے لئے سائز ۳۰۰۰ لکھ لاکھ کی امداد دبجا رہی ہے۔ اسکے علاوہ مختلف مقامات پر تقاوی اور برباد ٹینکس (Breached tanks) کے لئے بھی رقمات منظور کئے گئے ہیں تاکہ اسکیرسٹی کنڈیشنز کے لئے کچھ ریلیف (Relief) ملے۔

(Fair prices shops) پالونچہ اور یاندو میں فیز ارائیں شاپس کھولے گئے ہیں تاکہ غلہ کی سہولت میسر ہو اور ایک آبدہ دن کے لئے بھی نکالیں نہ ہو سے پائے۔ کیا آنریبل ممبرس ان حالات میں سچائی کے ساتھ کوہ سکتے ہیں کہ توجہ نہیں کی گئی؟ یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس سے زیاد کام ہونا چاہئے تھا۔

صلح نلکنٹہ میں سائز ۳۰۰۰ سات لاکھ روپیہ ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ ایبھی ہمدردہ روز بیشتر منظوری دیکھی ہے۔ ٹینکس (Tanks) کی درستی اور کافی روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ غذائی اجسام کی قلت رفع ہو سکے۔ قوڈ ہروڈ کشن (Food Production) کے اضافہ کے پیش نظر ہی حالیہ میٹنگ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ دیرو ۳۰۰۰ لاکھ روپیہ روپس کے لئے بھی منظور کئے جائیں نلکنٹہ کے لئے سات لاکھ روپیہ کی منظوری دیکھی ہے۔ بچاں ہزار روپیہ تقاوی کے لئے اور ڈھائی لاکھ روپیہ ریس آف ٹنکس اینڈ بندس (Repairs of tanks and bunds) کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ لوگوں کو یمنہ کی طرف سے ایک لاکھ (۱۰) ہزار روپیہ

دینے کے لئے قواعد منظور کئے گئے ہیں۔ ایک آریل ممبر نے کہا کہ وہاں پہاڑ ہیں
بہرہ ہیں کچھ بھی نہیں کیا گیا ہے۔ خیر میں تو وہاں نہیں گیا ہوں لیکن ہمارے پاس
روٹیں آتی ہیں۔ فیمن کمشنر اور کلکٹر کی رپورٹوں کے لحاظ سے میں چیلنج کے طور
بر کم سکا ہوں کہ آریل ممبر کا یہ ایک سوپینگ ریمارک (Sweeping remark)

- ہے

شری وی۔ ڈی۔ دلشپانڈے - فیمن کمشنر اور کلکٹر تو زیادہ سے زیادہ تحصیل
نک جاتے ہیں۔ وہاں وہ لوگ پہنچے ہی نہیں -

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ ضروری ضروری مقامات پر جا کر انہوں نے رپورٹ کی ہے
مسکن ہے کہ کسی خاص جگہ وہ نہ جاسکے ہوں یا جس ایریا کا ذکر کیا جا رہا ہے
وہاں نہ جاسکے ہوں۔ مسکن ہے کہ وہ ہالی ایریاز (Hilly areas) ہوں
اور وہاں نہ پہنچ سکے ہوں۔ بہر حال جو کچھ کیا جاسکتا تھا کیا گیا ہے۔ (۰۔۰) ہزار
کی گنجائش رکھی گئی ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے زیادہ کی ضرورت ہو۔

ضلع بیڑ کے لئے چار لاکھ (۰۔۰) ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی ہے۔ سوالاً کھروڑس
(Roads) کے لئے دئے گئے ہیں۔ بیڑ - بابودہ اور آٹھی کے سسنسن

(Suspension) کے لئے دئے گئے ہیں اور ایک لاکھ (۰۔۰) ہزار روپیہ دئے گئے ہیں اور ایک لاکھ (۰۔۰) ہزار روپیہ باقیوں کی کمیڈیگی کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ بنسرورہ راجدھانی
کے لئے بھی کافی رقمی منظوری دیگئی ہے۔ ۵۰ ہزار روپیہ اگر بیکاچر کے نئے دئے گئے
ہیں۔ اسی طرح رائچور کے لئے ۰ لاکھ ۰ ہزار روپیہ مہیا کئے گئے ہیں جس میں سے
چالیس ہزار تقاوی کے لئے دئے گئے ہیں اور ۲ لاکھ روپیہ ریڈس ورک (Roads work)
کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ سندھنوار۔ دیودرگ اور مانوی میں بانی کم ہوتے کی وجہ
سے اقسام کی معافی کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس طرح پانچ لاکھ ۰ ہزار روپیہ خرچ کئے
جائز ہیں۔ رائچور کے سات تعلقوں کے لئے سپشن (Suspension) کا اعلان کیا گیا ہے۔

غثہ آناد کے لئے (۰۔۰) ہزار تقاوی کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ اس طرح فیمن کنڈیشنس
کو دور کرنے کے ائے حکومت نے یہ کام کیا ہے۔ فیمن فنڈ (Famine Fund) میں ۳۶ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے نصف ہم نے اس سال خرچ
کیا ہے۔ اگر ایسے ہی حالات آئندہ سال بھی رہیں تو فیمن فنڈ میں کچھ باقی نہ رہیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دلشپانڈے - کیا آنندہ کے ائے کچھ بھی پراویزن نہیں ہے۔

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ ہاں نہیں ہے۔ آریل ممبر کمیں کہ اس سے دگنا کرنا
چاہئے تو ہم بخوبی ہیں۔ آپکی ٹریزوری (Treasury) میں بیسے نہیں ہے
تو ہم کیا کریں۔ ہم تو آئکے گماشتے ہیں۔ گماشتہ اتنا ہی خرچ کریگا جتنی کہ گنجائش
ہے۔ (Laughter) منہتواری میں خاص طور پر بینے کے بانی کی تکلیف

ہے - فین بونڈ () کی حالیہ میشنگ میں ساڑھے تین
 لاکھ کی ناظوری دیگئی ہے - دس بورنگ مشینس () Famine Board
 خریدے جائیں گے جو سہینہ دیڑھ مہینے میں آ جائیں گے - یہ مرہٹواڑی میں بھیجنے
 جائیں گے - مرہٹواڑی سے جو لوگ آئے تھے - ان سے معلوم ہوا کہ باولیرن کی کنڈیدگی
 کے سلسلہ میں عوام نے کوابریشن (Co-operation) کیا اور اپلک اداروں نے
 اس میں دلچسپی لی ہے - مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی - اسکے ساتھ ساتھ مجھے یہ عرغ
 کرنا ہے کہ بیڑ کے آنربیل مبابر (ایم - ایل - اے) نے جنہوں نے بہت کچھ جوش
 دکھایا ہے کچھ کسٹرکٹیو (Constructive) طریقہ رخوبی زین کیا -
 مجھے اس چیز کا افسوس کے ساتھ اظہار کرنا اڑتا ہے۔ فیمن یا اسکیرسٹی وغیرہ اس قسم
 کی ہیومن ڈیفیکٹیوں (Human difficulties) کے بارے میں آنربیل
 مبابر اف دی ابوزیشن مبالغہ آمیزاں اور شاعرانہ انداز میں واقعات کو نہ پیش کریں نو
 مناسب ہے - سچائی کے ساتھ واقعات پیش کریں تو وہ کونسی حکومت ہو گی جو
 ان حالات کی جانب متوجہ ہو اور اپنے فرض کی ادائی سے لاپرواٹی بنتے - میں ہاؤز سے
 یہ گزارش کروں گا کہ رنگین تصویر ایش کرکے ہاؤز کو متاثر کرنے کی کوشش نہ کی جایا
 کرے - میں نے ہر وقت اسکی کوشش کی ہے کہ نہام پارٹیز سے ملکر صحیح حالات
 معلوم کروں - کانگریس اور پی - ڈی - ایف کے ریپریزنٹیویوز (Representatives)
 میرے پاس آئے تھے اور با با صاحب برانچیز نے بھی میرے پاس ریپریزنٹیشن
 (Representation) کیا ہے اور میں نے ان ریپریزنٹیڈ (Unrepresented)
 لوگوں سے بھی حالات معلوم کئے ہیں - معلوم ہوا کہ اگرا جریثڈ (بکھر
 Exaggerated picture) پیش کیا گیا ہے - بیلسڈ ویو (Balanced view)
 سے قطع نظر کر کے برویگندہ کی خاطر کام کیا جا رہا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ آپ کا مس انفرمیشن (Mis-information)
 ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - میں مطمئن ہونے کے بعد انکساری کے ساتھ عرض
 کر رہا ہوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - انکوارٹری (Enquiry) کی جائے
 میں بھی یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں -

شری بی - رام کشن رام راؤ - غرض یہ کہ اسکیرسٹی اور فین میں بارے میں
 کلیاریفائی (Clarify) کرنا چاہئے -

دوسری چیز یہ کہ جمبندی کے بارے میں جو کٹ موشنس آئے ہیں ان پر سوال
 ہوئے - جیسا کہ ابھی آنربیل مبابر کلوکری میں کہا زیادہ تر تلنگانہ میں جمبندی کے
 معاملات کچھ پیچھے ہیں - ہم لوگوں نے بھی اس بارے میں یرسوں استدی (Study)

کی ہے۔ اور ان پیچیدگیوں کو حل کرنے کیلئے کافی ایجیشن (Agitation) کیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے ایجیشن کی بناء پر ہی سب کچھ ہوا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کم از کم پولس ایکشن کے بعد اس سلسلے میں کافی مشکلات کو رفع کرنے کی جانب حکومت نے توجہ دی ہے۔ میں صرف چند چیزوں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ اب ان میں کوئی مشکلات ہی نہیں ہیں۔ روینیو ڈارٹمنٹ نے اس بارے میں جس حد تک کام کیا ہے اسکا تذکرہ کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جمعبندی میں ایک بہت بڑی بھاری کمی پولس ایکشن کے بعد زیر باوقوف اراضیات کے دھاروں میں ہوئی ہے۔ اسکے لئے ایک زمانے سے ایجیشن ہورہا تھا کیونکہ کاشت تو باوقوف کے پانی سے کیجا تی تھی لیکن تری دھارا لیا جاتا تھا۔ بچھلی گورنمنٹ نے اس پر توجہ نہیں کی اور قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن پولس ایکشن کے بعد ہم نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ زیر باوقوف اراضیات کے دھارے خشکی کے مساوی لئے جانے لگئے۔ اب ان آراضیات سے تری دھارا نہیں لیا جاتا۔ اندرون آیا کٹ اور یرون آیا کٹ جو زمینات ہوتی ہیں ان کے اسمنٹ (Assessment) میں فرق رکھا گیا ہے۔ اگر زیر باوقوف اراضی پر کاشت پورے طور پر باوقوف کے ذریعہ نہ ہو بلکہ دیگر ذرائع آپ کی مدد سے کاشت ہو تو ایسی صورت میں سرکار کو روینیو اسمنٹ (Revenue assessment) ادا کرنا پڑتا ہے۔ اسائے کہ دیگر ذرائع سرکار کے سمجھے جاتے ہیں۔ اندرون آیا کٹ جو زمینات ہوں وہ بھر صورت اسمنٹ کے مقاصد کیلئے خشک کے زمینات سمجھے جائیں گے۔ قانون مالگزاری میں جمعبندی کی نسبت جو رولس ہیں ان میں اس طرح کی ترمیم کر دیکھی ہے کہ اگر باوقليوں کے ذریعہ کاشت کیجاۓ تو کوئی تری دھارا عائد نہ کیا جانا چاہئے۔ اسی طریقہ پر قاعدہ (۳۲) کے تحت خالص باوقليوں کے ذریعہ جن کھیتوں کی آپاشی ہوتی ہے انہیں نظر انداز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دفعات (۳۵) اور (۵۳) میں جو متضاد احکام تھے انہیں نکال دیا گیا ہے۔

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

اسی طریقہ سے باوقلياں فریلی (Freely) سنک (Sink) کرنے کیلئے اسی طریقہ سے باوقام احکام ہیں۔ اور جو قصیلی ڈسٹرائی (Destroy) ہو جاتی ہیں ان کے رویشن (Remission) کے بھی احکام اس سلسلے میں رکھے گئے ہیں۔ تلف مال کے بارے میں اعتراضات کئے گئے۔ میں مانتا ہوں کہ بروقت پنچامی کرنے اور ریلیف (Relief) دینے میں مشکلات ہوتی ہیں۔ آنریلیل سبیر (Shand) وہ نظام آباد کانسٹی ٹیونسی کے ہیں جسے اچھی طرح یاد نہیں کہ وہ کہاں کے ہیں۔ نے یہ صحیح کہا کہہ ۳ مہینے ۲ مہینے اور ۴ مہینے کے کراپس (Crops) کیلئے ایک ہی تاریخ رکھی گئی ہے۔ جس سے دقت ہوتی ہے۔ اور کام ٹھیک طور پر نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک غلطی ہے جسکی اصلاح ضروری ہے۔ انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے کہ دو تاریخیں مقرر کرنے سے آسانی ہو گئی اس بارے میں فوراً کا برداشت کیجا سکیگی ایک تاریخ معروکرنے سے ہوتا ہے کہ وہ عملہ دار جن کا کام پنچامی کرنا ہوتا ہے اس کام کو فوری ہاتھ میں نہیں

لے سکتے۔ حالانکہ یہ لازمی نہیں۔ درخواستیں پیش ہونے کے (۱۵) دن بعد، پنچناہمہ کرنے کے احکام ہیں۔ تلف مال کی درخواستیں کی جائج کے بارے میں ایک آنریبل ممبر نے کہا۔ یہ واقعہ ہے کہ تلف مال کی اکثر درخواستیں صحیح نہیں ہوتیں۔ بعض صورتوں میں لیوی سے بچنے کیلئے درخواستیں پیش کی جاتی ہیں۔ اگر بلا جائج اس کی منظوری دیدی جائے تو اس سے ایک طرف تو لیوی کا نقصان ہوتا ہے اور دوسری طرف مالگزاری کا۔ کیونکہ احکام یہ ہیں کہ جہاں مالگزاری معاف کیجائے وہیں لیوی معاف کیجائی چاہئے۔ اس لئے لوگوں کو ترغیب ہوئی ہے کہ وہ ان دونوں سے بچنے کیلئے تلف مال کی درخواستیں پیش کریں۔ اسلئے ان کی جائج ضروری ہے۔ ہاں یہ تو ہوتا ہی ہے کہ کبھی گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ مسکن ہے کہ بعض صحیح درخواستیں نامنظور ہو جاتی ہوں۔ لیکن بہرحال جائج ضروری ہے۔ تلنگانہ کے خاص حالات کے لحاظ سے یہ ناگزیر دفعات ہیں۔

ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ریوینیو کے ویٹ ریٹس (Wet rates) بمقابل مدرس اور آندھرا کے زیادہ ہیں۔ کرشناؤر گوداوی کے علاقوں کے ویٹ ریٹس کم ہیں۔ لیکن ہمیں یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ وہاں کے حالات اور یہاں کے حالات میں کاف فرق بھی تو ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں انسورڈ کنال اریگیشن (Insured Canal irrigation) کے ذرائع ہیں۔ اسلئے وہاں زمین کی باپتھ فسکڈ (Fixed) دھارے لئے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں تلنگانہ میں حالت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے اور بعض بڑے تالابوں کے ذریعہ اریگیشن ہوتا ہے اور یہ انسورڈ کنال اریگیشن کی طرح نہیں ہیں۔ اسکی وجہ سے کچھ تھوڑا بہت امتیاز ہم میں اور متصلہ اضلاع میں پیدا ہوا ہے۔ یہ ایک قدرتی چیز ہے ہمارے پاس صرف نظام ساگر ہی ایک ایسا پراجکٹ ہے جس سے تلنگانہ میں اریگیشن کیا جاتا ہے۔ جب تنگبھدرا پراجکٹ تکمیل پا جائیگا تو وہ گرانٹ کے علاقوں کو سیراب کریگا۔ پاکھاں اور رامپا بھی بڑے تالاب ہیں لیکن وہ انسورڈ اریگیشن نہیں ہیں۔ اسلئے ہمارے پاس جمعبندي روں میں کمی یکسالہ معاف یکسالہ کی پیچیدگیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ہمارے پاس رین فال (Rainfall) بھی غیر یقینی ہے جسکی وجہ سے اس طرح اس سمنٹ کیا جانا ضروری ہے۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ روں اگر پیچیدہ ہوں تو اس سے زیادہ کرپشن (Corruption) کے ابتکات پیدا ہوتے ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈھ میں۔ جب آپ ہانی نہیں فرم سکتے تو اتنے ریٹن کیوں رکھئے گئے ہیں۔ آپ کمیری پیو ریٹن (Comparative rates) کیوں نہیں رکھتے؟

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ سوال یہ ہے۔ جن آنریبل ممبر نے یہ سوال انھاں تھا انہوں نے کہا تھا کہ یہاں میگزیم ویٹ ریٹ (Maximum wet rates) اتنا ہے ریٹن کیوں فی ایکر ہے اور دوسری جگہ میگزیم ۶۰٪ تا ۱۸٪ ریٹن سے اگر ہوں تو

اریگیشن اور بانی دینے یا نہ دینے کی بحث نہیں کی تھی۔ یہاں جب نالاب بھرتے ہیں تو اس کا ایسا کٹ مقرر ہوتا ہے۔ اتنے ہی ایکر کے لئے پانی صرباء، کیا جاتا ہے۔ یہ۔ ڈبلیو۔ ڈی اور مال کے عہدہ دار ملکر اس کا اندازہ لگاتے ہیں اس کو ”تھے بندی،“ کہا جاتا ہے۔ اس میں بھی کچھ پیچیدگی تھی لیکن ہم نے ۱۹۵۰ سال کے ۱۰ یو بی جیس (Averages) نکال کر تھے بندی کا ایریا (Area) فکس (Fix) کرنے کا طریقہ رکھا ہے۔ ورنہ پہلی پشاوریوں اور رگرداوروں کو ساز باز کر لینے کا موقع سمجھاتا تھا۔ لیکن حالیہ احکام کے لحاظ سے اوسط کے ذریعہ تھے بندی کا تعین کرنے کا طریقہ مقرر کر کے اس خاصی کو رفع کر دیا گا ہے۔

جمعہ بندی کے سلسلے میں پہلی پشاوریوں کو ہرگاؤں کیلئے (۳۲) رجسٹرس (Registers) رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ جس سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی تھیں۔ اور بلا ضرورت صادر کا بار بھی ہوتا تھا۔ ہم نے اس مسمم کو زیوائیز (Revise) کر کے رجسٹرس کی تعداد گھٹا کر صرف (۱۰) کر دی ہے جن سے ضروری معلومات بھی آسانی سے مل سکتے ہیں اور کوئی بات چھوٹی بھی نہیں۔ ایک مہینے کے اندر ان نئے رجسٹرات کے فارسیں پہلی پشاوریوں کو فراہم کر دئے جائیں گے۔ اس تعلق سے میں دوسرا چیز جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اسٹیٹ میں یہ مقابلہ مصلحتیں کے جیسے بھئی ہے ریکارڈ آف رائیس (Record of Rights) کی کمی ہے۔ پہلے تو صرف عثمان آباد میں ریکارڈ آف رائیس رکھنا طے کیا گیا۔ لیکن بعد میں اور تک آباد تک اوس کو اکسٹنڈ (Extend) کیا گیا۔ دوسرے اصلاح میں بھی وہ کام شروع کیا گیا تھا لیکن تلنگانہ کے اصلاح میں شروع نہیں کیا گیا۔ گزشتہ ایک سال کے عرصہ میں (۶) اصلاح میں ریکارڈ آف رائیس کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور (۱۰) اصلاح ایسے ہیں جہاں ریکارڈ آف رائیس نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ریکارڈ آف رائیس نہ ہونے کی وجہ سے جھگڑے اور مقدمہ بازی ہوا کرتی ہے اور پہلی پشاوریوں کو غلط اندرجات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ریکارڈ آف رائیس نہ ہوتے کی وجہ سے پہاں پترک میں پہلی پشاوریاں تبدیل کر سکتے ہیں۔ اس پرانے مرتبہ کو دور کرنے کیلئے گوایک سال کا عرصہ کافی نہیں ہے لیکن پھر بھی اسی مدت میں (۶) اصلاح میں ریکارڈ آف رائیس کا کام پورا کیا جا رہا ہے اور (۱۰) اصلاح باقی ہیں اسی مدت میں (۶) اصلاح سال (۱۰) کا بھی ریکارڈ آف رائیس پورا ہو جائیگا۔ میں اس سلسلہ میں ہاؤز کی معلومات کیلئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ریکارڈ آف رائیس اور ریکارڈ آف لیبلیٹیز (Record of Liabilities) دو الیکٹس ہیں۔ ریکارڈ آف لیبلیٹیز کے معنی یہ ہیں کہ مالگزاری ادا کرنے کا گون ذمہ دار ہے۔ اور کتنی مالگزاری پڑے دار کے ذمہ ہے۔ قوض کیجئے کہ زید کسی زمین کا تین جنریشن (Generations) سے پہنچ دار ہے۔ بعد میں (۱۵) آدمی مل کر اپنے دادا کی زمین کو تقسیم کر لیتے ہیں اور اوس زمین پر جنم کا پہنچ دادا کے نام پر تھا قابض ہوتے ہیں۔ اگر چیکہ ورنے کی تقسیم کا اندرجام نہیں رہتا لیکن ہم کو یہ دیکھنا کافی ہوتا ہے کہ جس زمین کا پہنچ دادا کے نام ہم اوس زمین کی مالگزاری مل رہی ہے یا نہیں۔ اسی نقطہ نظر سے ریکارڈ تیار کیا جاتا

ہے۔ اس بات کی کوشش کیجا رہی ہے کہ جب کھاتہ ٹرانسفر (Transfer) ہوتا ہے یا مرج (Merge) ہوتا ہے تو کس کس کے قبضہ میں کتنی زمین چلی جاتی ہے اوس کا ریکارڈ قائم کیا جائے۔ اسی طرح بھئی میں پیشیں پتواریوں کی نسبت جو ٹلاٹی مسٹم ہے اوس کو یہاں بھی رواج دینے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ آج سے (۸۰) بوس پیشتر مختار الملک نے اس نئے رعیت واری سسٹم کی بناء ڈالی تھی۔ اس پورے سسٹم کو بدل کر بھئی اور مدرس کے سسٹم کو یہاں لانے کی کوشش برس دو برس میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے آنریل ممبر فرام کلواکرنی نے صبر کرنے کی تلقین کی۔ لیکن آنریل لیدر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ پیشنس (Patient) کرتے کرتے پیشنس (Patient) مرجا ٹیگا۔ میں کہونگا کہ جو سائزہ ستر برس سے مرض ہو اوس کا مرض دور کرنے میں بھی دیر لگے گی۔ اس نقطہ نظر اور اس لحاظ سے بھی ہم کو غور کرنا چاہئے۔ بہ تو نہیں ہو سکتا کہ تاریخ مقرر کر کے کوئی میراکل (Miracle) بتایا جائے۔ میں نے میراکل بتانے کا دعوی نہیں کیا ہے۔ ہم نے جو قدم اس سلسلہ میں اٹھایا ہے اور جو پروگریس ہو رہا ہے اوس کا دگ درشن (Dividé) آپ کو کرانا چاہتا ہوں۔ یہ کے چار تعلقون میں اس کام کو پروبلگیٹ (Promulgation) کیا گیا ہے اور ایک پارٹی وہاں اس کام کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اسی طرح ہر ہفتی کے چار تعلقون میں بھئی ایک پارٹی یہ کام انجام دے رہی ہے۔ ریکارڈ آف رائیس ایکٹ متعلق کر کے وہاں کام کرنے کے متعلق نوٹ فیکیشنس جاری کر جا رہے ہیں۔ ناندیٹر میں (۲) پیدو میں (۳) پریہنی میں (۴) اور ورنگل میں (۵) پارٹیز کام کر رہی ہیں۔ محبوب نگر۔ وقار آباد اور کلواکرنی میں بھی کام ہو رہا ہے۔ جمعبندی اور ریکارڈ آف رائیس کے سلسلہ میں جو چرچا کیکٹی اور جو سجیشنس (Suggestions) نئے گھر میں ان پر ضرور غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس وجہ سے کہ وہ کنسٹرکٹیو سجیشنس (Constructive Suggestion) ہیں۔ اس سلسلہ میں جو سجیشنس ہمارے زیر غور ہیں اون میں کسی قدر تبدیلی کر کے اون کو عمل میں لا یا جاسکتا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کو اکسپیڈائز (Expedite) کرنے کی ممکنہ کوشش ہم ضرور کریں گے۔

ویٹ ریشن (Wet rates) کے با رے میں تھوڑا سا عرض کر کے میں اس جزو کو ختم کروں گا۔ اس میں شک نہیں کہ آنریل ممبر میں نے جو تنقید فرمائی وہ ٹھیک ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے پاس تری دھارا یہ نسبت مقصلہ اسٹیشن میثلاً مدرس وغیرہ کے زیادہ ہے۔ میں اس چیز کو مانتتا ہوں۔ لیکن ڈرائی لینڈ (Dry land) کا جو اسمنٹ (Assessment) ہے وہ بہت کم ہے۔

مرہٹواری میں بھئی کے مائل کیفیت ہے۔ وہاں جو عالی فہرستہ میں ہے وہی حال ہے۔ البتہ تلنگانہ میں تری کا دھارا مرہٹواری سے زیادہ ہے۔ مرہٹواری میں تری دھارہ کم ہے۔

شری ادھو راؤ پیشیں۔ خشکی کا دھارا بھئی کے مقابل زیادہ ہے۔

شریعتی۔ رام کشن راؤ۔ گزشتہ مرتبہ جب خشکی دھارا پر چرچا ہوئی تھی تو میں نے فیگرس بتلائے تھے۔ بھئی میں حال ہی میں کیا ہوا یہ تو نہیں معلوم لیکن میں نے اوس وقت جو اسٹیڈی کی ہے اس کے امپریشن (Impression) کے تحت یہ عرض کرونا گا کہ مرہٹواری کا خشکی دھارا بھئی کے مقابلہ میں ایک آنہ۔ دو آنے یا تین آنے زیادہ ہے لیکن بعض جگہ پر کم بھئی ہے۔ مرہٹواری میں ایسے ایریاڑ (Areas) بھئی ہیں جہاں بھے مقابلہ بھئی کے خشکی دھارا زیادہ ہے لیکن ایسے ایریاڑ بھئی ہیں جہاں کم ہے۔ میں اسکو پیشک تسلیم کرتا ہوں کہ بھئی کے مقابلہ میں کمپن دو تین آنے زیادہ دھارا ہے۔

اب میں تلنگانہ کے تری دھاروں کے متعلق یہ عرض کرونا گا کہ آندھرا ڈسٹرکٹ کی کرشنا اور گوداوری کی تری زمینات کے مقابلہ میں ہمارے یہاں کی تری زمینات کا دھارا زیادہ ہے۔ اس کے بارے میں کچھ عرصہ سے ایجیٹیشن (Agitation) ہو رہا ہے اور لوگوں میں بیچنی بھئی ہے۔ ویٹ ریٹ کمیٹی (Wet rate Committee) جو اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اوس نے اس حقیقت کو تسلیم کیا لیکن اس کی سفارشات جو اوس زمانے میں گورنمنٹ کے پاس پیش ہوئیں اون پر غور کرنے کے بعد اوس وقت کی گورنمنٹ نے اس کے فینانشیل امپلیکیشن (Financial implication) کو پیش نظر رکھتے ہوئے منظور نہیں کیا بلکہ مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے ویٹ ریٹ کمیٹی کو باقی رکھا گیا اور اس پر حال ہی میں دوبارہ غور کرنے کی کوشش کیگئی۔ لیکن یہ ایک سوال ہے اور اس کے کچھ ایسے فینانشیل امپلیکیشنس ہیں کہ اس پر آہستگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کل فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial Stringency) کے جو حالات ہیں اون کی بنا پر ہم عجلت نہیں کر رہے ہیں ورنہ امنسٹریشن فیزیبلیٹی (Administration Feasibility) کی بات نہیں ہے۔ یہ سمجھیں دیا گیا کہ اس سلسلہ میں ایک کمی مقرر کی جائے اور ان ٹیکسٹس کے بارے میں سوچا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک دن پیشتر اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ سارے ملک کے متعلق ٹیکزیشن کی جو پالیسی ہے اوس پر فینانس منسٹر گورنمنٹ آف انڈیا سوج رہے ہیں۔ ایک ٹیکزیشن انکوائری کمیٹی (Taxation Enquiry Committee) کے ساتھ میں اس سلسلہ میں ایک کمی مقرر کی جائے کہ کوئی کمی مقرر کریں یا نہ کریں۔ ہم اس معاملہ پر کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے کہ کوئی کمی مقرر کریں یا نہ کریں۔ ہم اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ اس کے فینانشیل امپلیکیشنس (Financial implications) اور اس کے دوسرے مضمرات کیا ہونگے۔ قبل اس کے کہ ہم کوئی کمی مقرر کریں ان چیزوں پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کمی مقرر کر کے اس پر وجاو کرنے کی کوئی اوشکتا ہے۔ دراصل ہم کو کو دیکھتا یہ ہے کہ اس میں کہاں تک کمی کی جاسکتی ہے۔ اس واقعہ کی تحقیق ضرورت نہیں ہے کہ دھارے کم ہیں یا زیادہ اس تعلق سے دوسری بات پہ پیدا ہوتی ہے کہ دوسری جگہ پر اس کو کمیست

) کرنے کے لئے اور قسم کے ٹیکس مثلاً اگریکلچر ل انکم ٹیکس Compensate () وغیرہ موجود ہے۔ لیکن ہمارے پاس کے لیوں یا ہمارے پاس Agricultural Income-Tax) کے سلیس Syllabus () میں اور دوسری جگہ کے سلیس میں فرق ہے۔

(جہاں پر تری دھارے زیادہ ہیں وہاں دوسری فسیلیٹیز Facilities ()

(بھی ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ They Compensate () for this relief (میں اس پر اصرار نہیں کر رہا ہوں البتہ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویٹ ریش () کے بارے میں حکومت غور کر رہی ہے۔ ہم بھی اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے ہیں کہ کب اور کتنی ریلف دیجاسکتی ہے۔

جمععبدی کے سلسلہ میں مجھے عرض کرنا ہے کہ جو اُنی ترمیمات اس میں ہوئی ہیں میں آنریبل ممبرس سے اون کی اسٹیڈی کرنے کی استدعا کروں گا۔ اگر اسٹیڈی کرنے کے بعد مزید پیچیدگیاں دور کرنے کے لئے کوئی اور پزاکٹیکل سجیشن (Practical Suggestion) دے سکیں تو اوس کو اڈاپٹ کرنا (Adopt) زیادہ سہل ہو جائیگا۔ اگر ایسے سجیشنس آنریبل ممبرس دے سکیں جن کے تحت کمی ہو سکتی ہے اور کوئی آپر چونیش (Oppor- tunities) ایسے پیدا کر سکیں تو ہم خوشی کے ماتھ ریوبینیورڈ میں بیٹھ کر اون کی جانچ کرنے کے لئے اور موجودہ جمععبدی روپس میں تبدیل کر کئے لئے تیار ہیں۔

چند آنریبل ممبرس اور خاص طور پر نلگنٹھ کے آنریبل ممبر نے مجھے سے اس سلسلہ میں کہا تھا اور نلگنٹھ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے بریسٹڈنٹ نے بھی خود ایک سجیشن دیا تھا اس کو ان کا ریوریٹ (Incorporate) کرنے کے چند چیਜیں (Changes) کرنے کے لئے اور چند چینجس زیر غور ہیں آنریبل ممبرس کوئی اور سجیشن بھی دے سکتے ہیں تو میں اون کا مشکور ہوں گا۔

اس کے بعد میں سلسلہ واری جوابات عرض نہیں کروں گا بلکہ جیسے چیزیں آتے جائیں گے جواب دیتا جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے جوابات کو سلسلہ وار ترتیب نہیں دیا ہے ایک پائیٹ جس پر کٹ موشن آیا ہے وہ ایکن جا گیر ویاچس (Ex-Jagir Villages) کے ری اسمنٹ (Re-assessment) کے بارے میں ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف محکموں سے موالات کئے گئے تھے اور جوابات ذیلیں ہوئے ہافز کو مطہیں کوئی کوشش کی گئی تھی کہ حکومت اس سلسلہ میں کافی اسٹپس (Steps) لے رہی تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبرس کو تشفی نہیں ہو رہی تھے۔ امن ایک وحدہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ان پر حکومت کی جانب سے وقت پر عمل سے بہیں تکیا کیا۔ اسکی وجہ بھی آنریبل ممبرس نے مجھے سے دریافت کی تھی ہے میں اس کا جواب چندے سکتا ہوں کہ گورنمنٹ نے یہ آرٹسنس کے تھر کہ ایکن جا گیر ویاچس کا سروے ایڈٹ منظم Survey and Settlements) کیا جائے اور کیوں کیے مائل دفاتر کا قائم کئے جائیں۔

یہ پالیسی گورنمنٹ کی تھی ان آرڈرس کے خب سلمانٹ ڈپارٹمنٹ عمل کر رہا ہے۔ ابھی اثیرم ریلیف (Interim relief) کتنی دیجانی چاہئی یا نہ چاہئے اس کے متعلق گورنمنٹ اپنا ڈسکریشن (Discretion) استعمال کر رہی ہے۔ جہاں سے شدت کے ساتھ اس کی مانگ کی جاتی ہے وہاں ریلیف دیجاتی ہے۔ یہ میں ماننا ہوں کہ ہمارے یاں جس مانگ کے متعلق شدت کے ساتھ روزنیشن ہوتا ہے اوس پر اسٹپس لئے جاتے ہیں۔ مجھے اس کو تسلیم کرنے میں کوئی سرم نہیں ہے۔ ہماری پاپولر گورنمنٹ کے پاس جتنی شدت سے مطالبہ آتا ہے اتنی تیزی کے ساتھ اوس پر غور کیا جاتا ہے۔ جہاں سے شدت کے ساتھ مطالبہ نہیں کیا جاتا وہاں کے بارے میں یہ صحیح ہے ہیں کہ وہاں اتنی سخت سکایت اس کم متعلقی نہیں ہے۔ اس قسم کے عمل کے بارے میں کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سلمانٹ کمشنر (Settlement Commissioner) نے انکوائری (Enquiry) کر کے چند صورتوں میں ہمارے باس سفارش کی ہے کہ بعض مقامات میں اثیرم ریلیف دینے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہاں روپیز (Revision) کا کام ختم ہونے میں دیر تھی چنانچہ وہاں ہم نے اثیرم ریلیف دی۔ لکن محض ایسے سوالات کا پیدا کرنا گورنمنٹ کو ابراس (Embarass) کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

میں ہاؤز سے ادبی گزارش کروں گا کہ ایسی صورت میں یونیفارمی (Uniformity) کا سوال نہ اٹھایا جائے۔ ایک سال کے قلیل عرصہ میں سب کو یونیفارم (uniform) کرنا ناممکن بات ہے۔ ہمارے پاس جو جاگیر اتنی گریشن (Integrate) ہوئے۔ تن بوس کے عرصہ میں سروے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے (۸۲۹۶) گاؤں کا سروے کیا جائے تو یہ ناممکن بات ہے۔ نہ سروے ڈپارٹمنٹ کا اتنا بڑا عمل ہے نہ اترے اخراجات مہیا کئے جاسکتے ہیں جتنے کہ عمل کے اضافے کے لئے اس ڈپارٹمنٹ کے مطالبات ہیں۔

صرف خاص کے (۱۰۷) گاؤں تینوں پائیگاہوں کے (۱۰۲) گاؤں اسیٹیٹ مہا راجہ بہادر کے (۲۲۱) گاؤں۔ راجہ شما راج کے (۲۰۴) گاؤں۔ ان موضعات میں مسلمانٹ ہوا۔ تھا۔ (۱۰۵) موضعات چھوٹے جاگیری موضعات تھے جنکا سروے نہیں ہوا تھا۔ اب ہم نے جاگیر اتنی گریشن کے بعد (۱۱۳۱) موضعات کے سروے کا کام ختم کیا ہے۔ صرف (۱۷۱) موضعات کے سروے کا کام باقی ہے۔ (۲۰۷) گاؤں میں جمعیندی کا عمل ہوا ہے اور (۱۳۱) گاؤں کے بارے میں روپینجو سکریٹریٹ (Revenue Secretariate) جانچ کر رہا ہے جانچ کے بعد منسٹر متعلقہ کی منظوری ہو جائیگی۔ (۱۰۶) موضعات ایسے ہیں جنکی زیوریں تیار ہو رہی ہیں جو فینانس ڈپارٹمنٹ کی منظوری کے بعد آئیں گی۔ اور (۱۱۰) موضعات کی زیوریں زیر ترتیب ہیں اسکے بعد ان موضعات کا اعلان ہو جائیگا۔ اکثر دھارے دیوانی کے مثالیں ہو جائیں گے سنہ ۱۹۵۳ء کے لئے ہم نے ورک آؤٹ (Work out)

کر دیا ہے۔ (۱۶۱ یا ۱۶۲) موضعات کے رو سے () کے احکام دئے گئے ہیں۔ (۰۷۰) گاؤں کا روین ہو رہا ہے دھارے کی کمی کی جا رہی ہے۔ عجلت کے ساتھ ۶ مہینے میں یہ کام ہو جائیگا۔ بیٹھ میں تین گونہ اضافہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو عجلت کے ساتھ کام ہو سکے گا اور بھی اتنی عجلت جتنی کہ آنریبل مبرس آف دی اپوزیشن چاہتے ہیں ممکن نہیں ہے کیونکہ سوچنا تو جلد ہو سکتا ہے مگر کام اتنا جلد نہیں ہو سکتا۔

شری۔ وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ فوری ریلیف (۵) فیصلہ کی حد تک دینے میں کیا دیر ہے؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کی گائیڈنس (Guidance) میں یہ کام ہو سکتا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ مانگے بغیر نہیں دیا جاتا ہے اسلئے مجھے کہنا پڑا۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ کیوں تمام علاقوں کے بارے میں توجہ کی گئی ہے اس کا سائیکولوژیکل (Psychological) جواب ویں نے دیا ہے۔ اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ ایجی ٹیشن (Agitation) کیا جائے تو دینگ ورنہ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ ایک طرف تو آنریبل مبرس نے اور خاص طور پر لیڈر آف دی اپوزیشن نے اپنی اختتامی تقریر میں اتنی چیزوں کی مانگ کی اور دوسرا طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ انثیرم رلیف بھی دیجائے۔ مرہٹواڑی میں قحط ہے لہذا لاگھوں روپیہ خرچ کیا جائے اور اسکے ساتھ معاونی بھی دیجائے۔ اگر میں فیگرس سامنے رکھوں تو معلوم ہو گا کہ بورے جاگیری موضعات میں ریشن (Remission) دیا جائے تو مالگزاری میں کتنی کمی ہو گی۔ اس طریقہ پر غور کرنا پڑا کشیکل پوائنٹ آف ویو (Practical point of view) سے صحیح نہ ہوگا۔ پولیٹیکل رائیس (Political Rights) ہوں یا لیگل رائیس (Legal Rights) ان سے پہلے جو سب سے زیادہ مصیبت میں ہیں انکو ریلیف (Relief) دینی پڑتی ہے۔ سال دیڑہ سال میں جب سارے موضعات کا کام ختم ہو جائیگا تو یونیفارمیٹی (uniformity) ہو جائیگی۔ جس نقطہ نظر سے ہاؤز گورنرها ہے اس نقطہ نظر سے غور نہ گئے بلکہ گورنمنٹ کی مشکلات کیا ہیں۔ اسکی جانب بھی توجہ کی جائے اور بھر یہ مطالبات کئے جائیں تو مناسب ہے۔ سپاٹیلیٹی (Responsibility) کا جیال نہ ہو تو ایجی ٹیشن (Agitation) شروع کیا جاسکتا ہے۔ میں بھی کن کن باتوںہ ہر ایجی ٹیشن شروع کر سکتا تھا اسکی تفصیل انتہا نہیں چاہتا۔ (Laughter) وقت ہو رہا ہے لیکن شاید میرے لئے ابھی ایک گھسٹہ باقی ہے۔

مسٹر اسپیکر - ایک گھنٹہ میں تو کٹ موشنس بھی و تھا ڈرا (Withdraw) ہونے ہیں -

شری بی - رام کشن راؤ - نام فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) پڑھکر میں اس امر کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک کنسٹریکٹیو مینٹالیٹی Constructive mentality () پیدا کروں (Laughter) - کٹ موشن نمبر (۱۲) اور ننسی پرا بل (Tenancy problem) کے بارے میں ایک ایک دوائیں کے سلسلہ میں جواب دوں تو اتنی دیر ہو گئی کہ ہائز شايد اس کا منحمل نہ ہو سکے۔ اس لئے مختصر طور پر کہوں گا - بعض آنریبل ممبرس نے مثالیں دیکر بہت سی باتیں کہیں - انکے جوابات دینا اس تھوڑے وقت میں مشکل ہے لیکن مختصرًا اتنا کہوں گا کہ اس ٹیننسی پر ایک ہستاریکل یا اک گراؤنڈ (Historical background) کے خاص اضلاع ہیں - یہاں کے لوگوں میں ایک کشن کا زیادہ احساس پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ (Course of possession) کا ساری کوششوں کے ایوکشن (Evictions) کا سلسلہ جاری ہے ورنگ اور تلکٹہ تلنگانے کے خاص اضلاع ہیں - یہاں کے لوگوں میں ایک کشن کا زیادہ مل گئی تو اس پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے - ہر گھوٹی قبضہ تبدیل ہوتا رہا ہے - کسی سال لینڈ لارگس نے زبردستی کر کے قبضہ جائے رکھا تو کبھی ڈنٹ کو موقع مل گیا - کسی عہدہ دار یا سیاسی یا رٹی کی سیورٹ (Support) مل گئی تو اس پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ کہیں یہ ہوا کہ سمجھا جبھا کر کاغذات لکھوائی گئی جسکو نو کر نامہ وغیرہ کہا جاتا ہے - اس قسم کے پر ایبلمن (Problems) کے زمانے میں پیدا ہارے ٹیننسی لیجسلیشن (Tenancy legislation) کے زمانے میں اسکو آنریبل ممبر نے بھولیں۔ قانون آجکھیو کنڈیشن (Objective condition) میں آتا ہے - قانون منظوو کرتے وقت یہاں لیجسلیچر میں بڑے بڑے وکلاً اپنی ساری صلاحیتیں صرف کرتے ہیں کہ کہیں کوئی خلاً نہ رہ جائے - قانون دان بڑی لفاظی برتری ہیں - اس میں ایسی ورڈنگ (Wording) رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کہیں کوئی سوزاخ ایسا نہ رہ جائے جسکو توڑا جاسکے - ایسی دیوار کھڑی کرنا چاہتے ہیں جس میں کوئی سوراخ نہو۔ لیکن پھر بھی ہولس (Holes) نکل آتے ہیں - قانون باتیں والوں سے زیادہ قانون کو توڑنے والے عقلمند ہوتے ہیں - وہ زیادہ قابل ہوتے ہیں - بحیثیت وکیل میرا تحریہ ہے کہ کسی شبکش (Section) کے ایک ایک کلاز (Clause) پر آٹھ آٹھ دن بھت کی جاسکتی ہے چنانچہ بینے نے چود کی لہر - قانون کوئی مختتم چیز نہیں ہے - اسکے معنی اور بعہدوم کو بھدھر چاہیں لیجا یا جاسکتا ہے اور جو صلاحیت پر مختصر ہے -

ایک آنریل ممبر نے جو خوش قسمتی سے کم عمر ہیں اپنے لیگل نالیج (Legal knowledge) کی بناء پر جو نظریہ ہونا چاہئے اس میں ترقی کر کے انہوں نے اپنی پوری ذمہ داری کے خلاف یہاں یہ دعوے کیا کہ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں اور ایک سimpleremark (Simple remark) کیا کہ بورڈ آف ریوبینیو کے یاس کام کیا ہے۔ مستضاد گشتیاں جاری کرنے کا ایک کام ہے۔ ایک گشتی کے خلاف دوسرا گشتی۔ دوسرا کے خلاف تیسرا گشتی وغیرہ۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک ذمہ دار وکیل ہوتے ہوئے انہوں نے ایسا سوپینگ ریمارک (Sweeping remark) کیا ہے۔

بات یہ ہے کہ دفعہ ۲۷ قانون مالگزاری کے بارے میں حکومت نے طے کیا ہے کہ یہ دفعہ ۲۷ کریمبل لا کی دفعہ (۲۸) کے مثالی ہے جو موجب کشاکشی ہے اس کا قانون مالگزاری میں رہنا ضروری نہیں ہے لہذا اسکو ختم کرنے کے احکام دئے گئے ہیں۔ وہ گشتی میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ یہ کوئی عدالت تو نہیں ہے کہ میں یہاں بجٹ کروں۔ اس گشتی میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ انڈنگ کیس (Pending cases) (ختم کرنا چاہتی ہے اس گشتی کے لحاظ سے زیر دریان مقدمات تو ختم ہو گئے) لیکن اگر بعد میں بھر ایسی کوئی صورتیں میدا ہوں نو یہ اور بات ہے یہ بات عقل انسانی سے بعید ہے کہ اس آرڈر کے بعد ایسی کوئی صورت بھر میدا ہی نہ ہو۔ جو انٹریم آرڈرس جاری ہوئے ان کے لحاظ سے جو ریلیف ملننا چاہئے تھا وہ ملا۔ بعد میں یہ سوال میدا ہوا کہ تمہیں دار یا عہدہ دار متعاقبہ کے قبضہ میں لینے۔ یا سرکاری نگرانی میں اپنے یا دوسرے فریق کی نگرانی میں دینے کی صورت میں کیا ہوگا؟ بورڈ آف ریوبینیو نے یہ کلیاریفکیشن (Clarification) کیا کہ جن مقدمات میں انٹریم آرڈرس کے تحت یوڑشیں میں تبدیلی کی گئی ہے ایسے مقدمات کا تصفیہ کر دین۔ باقی مقدمات ختم ہو جائیں گے۔ یہ صراحةً کر دیگئی۔ بھر ایسی چیز ہے جن کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بورڈ آف ریوبینیو نے بلا سوچے سمجھے یہ ایک دیگر متناقض احکام جاری تئے اہیں۔

اسی طرح مر ہٹوارہ کے بعض آنریل ممبرس نے کہا کہ ایوکشن ہو رہے ہیں انہیں روکنے کے لئے آرڈیننس نافذ ہونا چاہئے۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں جب ٹینٹسی ایکٹ نافذ ہوا تو اس میں روٹیکٹڈ ٹینٹ کا تعین دو طریقوں سے کئے جانے کا پروایزن تھا۔ ایک تو ہائی آرڈینشن آف دی لا (By operation of the law) اور دوسرے یا قانونی (By lapses of the part of the landlord) آف دی پارٹ آف دی لیانڈلارڈ (Protected tenant) کھلائیں گے اور دوسرا ہوتا ہے کہ جو ٹینٹسی اترے سال سے قابض ہیں اور روٹیکٹڈ ٹینٹ لیں گے اسی لیئڈ لارڈ کو یہ ادعا ہو کہ اسکے ٹینٹسی ہوٹیکٹڈ ہیں۔ ہیں تو وہ مدت مقررہ میں رجوع ہو سکتے ہیں صداقت ہماہہ حاصل کر لے ورنہ مدت گزرنے کے بعد ٹینٹسی ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں یہ بھیکٹا پیدا ہوں گے اور کھلائیں گے اسی ٹینٹسی کی وجہ سے ہونا طے کر دیا جائیگا۔ اس صورت میں یہ بھیکٹا پیدا ہوں گے اور کھلائیں گے۔

پروٹیکٹڈ ہیں یا نہیں۔ ایک عام رجحان یہ ہے اور ہمارے دوست یہ سمجھتے ہیں کہ ہرے ٹینسی لیجسلیشن اور لینڈ ریفارمس کی ساری بنداد بس ٹینٹ ٹینٹ ہی ہے چیزے جب ملا جب رہے ہوں۔ سمجھتے ہیں کہ ٹینٹ مخصوص وہ طبقہ ہے جو انتہائی بنس غریب ٹے کس ٹے س ہے۔ یہ سمجھنے کا رجحان واقعات کے بالکل خلاف ہے ایسے کئی ٹینٹس ہیں جو لینڈ لارڈ سے کھیں زیادہ متمول ہیں۔ کھیں زیادہ اچھے ہیں تماں میں ایسے کیس (Cases) زیادہ ہیں مرہواڑہ میں اتنے زیادہ نہیں ہیں۔ یا عام طور اٹینٹسی پر ابلام ایسا ہے کہ بعض صورتوں میں باہمی اڈجسٹمنٹ ڈھانی سو ایکر کا پٹھہ دار ہے۔ اسکی اراضی کے بازو (ب) کا (۰.۰) ایکر نری کا مدد ہے لیگن وہ خود کاشت نہیں کرتا۔ اسکے (۱۵) ایکر ڈھانی سو ایکر زین رکھنے والا لیکر اسپر کاشت کرتا ہے۔ اس کا نام بھی ٹینٹ میں آگیا۔ کیا یہ درست ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ایسا خیال نہیں ہے

شری بی۔ رام کشن راؤ ایسا خیال نہیں۔ ہے نو میں مشکو ہوں لیکن جو چڑی کمی جاتی دیں ان میں سوشیل جسٹس (Social justice) کو بالحاظ نہیں رکھا جانا مرہواڑہ ہی کو لیجٹر وہاں بہت سے ٹینٹس ایسے ہیں جن میں لینڈ لارڈس کے مقابلہ میں بہت کم فرق ہے دوانگل کا فرق ہے۔ عرض مجھ سے یہ شکایت کی گئی کہ ایوکشنس ہو رہے ہیں اس کے لئے آرڈنیس ناولڈ کیا جائے میں سنئے تھیں۔ سمجھایا کہ یہ بہت خطرناک حربہ ہے اسکی خروجت نہیں ہے لیکن کسی نے نیکری بات نہ مانی۔ بالآخر آرڈنیس نافذ کیا گیا۔ اس کے بعد ان ہی آنریل میر نے میرے پاس آ کر کھا کہ واقعی اس سے بہت امہل بتعلیم ہوا۔ ہوا یہ کہ جو جنوں میں سرٹیڈ کیس (Genuine Surrender cases) تھے اور اڈجسٹ (Adjust) کو توڑھتے تھے وہ بھی واپس نئے لئے جانے لگے اتنا ہی نہیں مرہواڑی کے تقریباً، ویصلہ لوگوں نے یو اکر مجھ سے ایمانداری کے ساتھ یہ کہا کہ

کشالا ملا تھا کہ شو، میں دیکھنے تاکتے۔ دوں تین۔ وارکاریتام سی کلے ہوتے۔ کشالا ملا نکو آپنی تے سٹافیکٹھی نکو۔

نے سرٹیڈ کیس نکو، بولنے والے سیکڑوں نکلے۔ ایک آنریل میر ترجمہ کیجئے۔ نے بھی ان لوگوں نے کہا کہ کیوں یہ سرٹیڈ کیشن ہم کو دے رہے ہیں۔ ہم ان کی میں نہیں لیتا جا تھے۔ میں سے پاس اس کے انسیڈنٹس (Incidents) ہیں۔ نالیٹھ قائم سے ایک ڈیوٹیشن۔ (Deputation) میں سے پاس آیا تھا۔ میں نے کہا

تمہارے کہ آپ درستکنڈ ٹیننس کا یہ سرٹیفیکٹ دے کر کاغذ کیوں خراب کرنے ہیں۔ وہ کہنے ہیں کہ؟ یہی نہیں میں آپ کو اس کی کئی سالیں دونوں گا۔ خیر۔ لیکن ہم نے آرڈیننس جاری کر دیا اور کہا کہ قبضے دے دئے جائیں وہاں کے انہاریٹریز (Authorities) نے الٹا کر قبضے دے دئے۔ اور اس طرح دے دئے کہ دوسرا سے آدمیوں کو یہی سرندر (Surrender) کی بناءً اور قبضے کا حق پیدا ہو گیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرا سے لوگوں کی جانب سے شکایتیں ایش ہوئیں کہ فلاں سے ہماری زمین دبایا۔ چنانچہ اہر اون کو فصل کے ساتھ قبضہ مل گیا۔ ہمارے عمدہداروں نے یہ نہیں دبکھا کہ نصل کے ساتھ فرضیہ دینا چاہیئے یا نہ دینا چاہیئے۔ انہوں نے ٹینس ایکٹ کے چار دفعات متعلق کئے اور سکش (۲۲) کے تحت کہاں کے ساتھ زمین واپس دلائے کی کوشش کی لیں۔ لارڈ نے تو خیر بیج گیا لیکن ٹینٹ کی گردان بیج میں کٹ گئی میں تساں کرتا ہوں کہ یہ غلطی ہوئی لیکن غلطی کس کی تھی۔ آپ ہی کہ جانب سے خیالی تصورات بر آرڈیننس جاری کروانے کا مطالبہ ہوا۔ جب آرڈیننس جاری ہوا تو تو اوس کے برعے نہایت نکلے۔

شروعی۔ ڈی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے۔ میجاڑی کیس (Majority cases) میں تو فائدہ ہوا۔

شروعی۔ رام کشن راؤ۔ اگر فائدہ ہوا ہے تو آنریبل ممبرس کو میر اشکریہ ادا کرنا چاہیئے۔

ایک شکایت ہے بھی کہ جاتی ہے کہ ایو کیشن ہو رہے ہیں میں اس سلسلے میں یہ کہونا کہ جو ایو کیشن ہو رہے ہیں وہ ریگولر ایو کیشن (Regular Evictions) نہیں بلکہ آریگولر ایو کیشن (Irregular Evictions)

ہیں۔ یہ شکایت بھی کہ جاتی ہے کہ بڑے بڑے زمیندار پولیس اور پشیل ٹھواری کی بدد سے ایو کیشن کرا رہے ہیں۔ میں کہوں گا کہ یہ کوئی معقول شکایت نہیں ہے یہ میں مانتا ہوں کہ کچھ اور ریگولر ایو کیشن ہوئے ہیں یہ سے رکھنے والے لینڈ لارڈ نے اپنے اور ورسوخ کو استعمال کر کے ایو کیشن کرائے ہیں لیکن جس شاعرانہ انداز میں یہ چیز پیش کی جائز ہے گھنٹے چھوٹے اکٹیاں اور سو شیل پڑا بلامس س ہوتے ہیں ان پر ذمہ دار مستہ اسیبلی میں یہ کرغور کرتے ہیں ایک اڈنسریٹری کی حیثیت سے لیجسٹیٹ کرتے ہیں وہ شاعرانہ انداز میں پڑا بلامس کو سمجھا نہیں سکتے۔ میں نے ایو کیشن کے سلسلہ میں فیکر میں دیتے ہیں یہاں ان کو دھرانا نہیں چاہتا۔ لیکن اتنا کہوں گا کہ رانچ ہوڑا جسے لاہور اپنے کہیں ہیں تھیں، میں ایو کیشن کی شکایتیں گورنمنٹ کے پاس آئیں۔ یہت سے مقیدات جلو۔ تھکن یہ تکہ یہت سے مقیدات دیرتک چلے ہوں۔ کیوں کہ تحصیلداروں اور ٹھٹھی کا کہنیں کہ امر بھی فدائی ہیں ان کے ساتھ ساتھ پہ کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں وہم سے

خاطر طور پر علاجہ لے گوا، درجنیں ہا۔ (ب) کنکرس، اور حصہ مالداروں کو ٹیننسی ایکٹ کے نتیجا اوت بہر، بہل مجب مل، اور فرائض کے بند بھی کرنا ٹੁٹا ہے۔ یہ کہا گیا ہے، درجے، نائب، سے، ویو، نیو، بیجا جائیتے نہ اسے ملسا، میں زیادہ بوجہ ہو سکے۔ آربیل مجب نہ دک کئسی تطبیق سجنیں دبا۔ لیکن دبی می خود کھا ہے کہ نہ ہے ما، ہے انب نہ بہار، باقی نہ ۔۔۔ (۱۰۰) مصبات میں کوئی نائب تحصیلدار نہیں دبی سو بڑے ہے، حبست میں وہ بہتر بہناس منسٹر سے متعدد سبب اور کا مطالبه کیا۔ ایکن اندر سے خوبمانی میں ایک کیسیں میں کے بلائے دو ہم کو بھی قدم پیچھے ہٹانا ہے۔ دیں۔ نے، ملے میں زیادہ اصرار نہیں ہا۔ نہ صرف، غرض کے لئے بلکہ لپنڈ کھینچنے والا نہیں ای رفاقت میں کار دائیوں کے صفتیں کے لئے نائب تحصیلداروں کی ضرورت ہو گی۔ لہن سچہ پر اکٹیکل ڈافکلیز (Practical difficulties) بھی ہیں۔

ڈیزئنی ایس کے ہے فی، میں دبڑی کے سبق اتنا عرض کروں گا کہ بہت کم دبڑی ہو دی ہے۔ آٹھ ۱، مہینے کی دبڑی ای دوہریتی ہے۔ لیکن اگر انصافاً دیکھا جائے تو زیادہ دبڑیں ہر قی۔ باقی بہ شکایت، ایک کیسیں ہوئی ہیں تو وہ توجب تک زیستیاں کا نام ہاؤ۔ ہے جب، تک ہے ایکٹ (Evict) کرنے کی کوشش درست رہی گئے۔ اسے آدمیوں کے مقابلے میں گونجنت کارروائی کر رہی ہے اور نہ زم دے، شکات، ہم ہو گئی ہے۔ لیکن کلاس وار فیلنگس پیدا کرنے کی ہو دیشن کی جا رہی ہے وہ کچھ نیک نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے نہیں میں فرستہ دل، او، تیرہ کبس کمبا، نس (Compartments) پیدا ہو رہے ہیں۔ جب تک آربیل میں، کی واٹر نائٹ (Water tight) ذہنیت رہیکی سبب دک کلاس وار نیشنکس پیدا نہ جاتے رہیں گے یہ شمارتیں ہوئیں رہیں گی۔ اس آئندہ حقیقت ستمانہ نقلہ نظر سے جائزی کی ضرورت ہے ناکہ یہ کنفلکٹس (Conflicts) سم وجودیں۔ پہلے ہم نے ہے لکھ دیا تھا کہ

All original cases pending in the courts of Tahsildars should be closed and no further complaints entertained under that Section in future.

کسی کیس میں جہاں ائیم آرڈر دئے گئے ہوں اون میں کیا عمل کیا جانا چاہئے اوس کا کلا رفکیشن بھی ہم نے کر دیا ہے کہ

Cases in which interim orders of some sort or the other have been issued at some stage or the other should be heard and disposed of as the status quo is likely to have been disturbed...

یہ ایک رین ایل (Reasonable) چیز تھی۔ اس ترمیم کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ اس کے اپلائیمنٹیشن (Implementation) میں کوئی دقت ہو گی۔

لاف روں کے بارے میں دو تین اہم باتیں میں کہکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوا۔ اپلیمیشنس آف لائز روں کے بارے میں جو لیشت فیگرس (Latest Figures) ہیں وہ یہ ہیں۔ (۸۷-۸۹) ایکر زمین تقسیم کی گئی۔ اس کے مندرجہ انداز (۲۰۰) ایکر زمین هر بجھوں کو ملی ہے۔ باقی زمین دوسرے بیک و رڈ کلاس (Backward Classes) میں تقسیم کی گئی۔ ہافز سائیس (House sites) کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھیے گئے ہیں اور مختلف جگہوں پر (۲۵) ایکر زمین ہافز سائیس کے لئے دیگئی ہے۔ شبیل و لٹ کاسٹ اور یک و رڈ کلاس کی ان چیزیں (untouchability) اور دوسرے رابطہ آج کے نہیں سیکڑوں برس پہلے کے ہیں۔ ان سوشیل اور اکنامک پر اکنامک بھی سٹکٹوں برس پہلے کے ہیں آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن یہ سمجھتے ہیں کہ چشم زدن ہیں یہ ساری چیزیں رفع ہو سکتی ہیں۔ جہاں تک پریکٹیکلی ہو سکتا ہے ہم کر رہے ہیں۔

ایک اور اہم بات جس کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں وہ نسلی اثوار بیوں کے ہریدیٹری (Hereditary) اوطان کا سسٹم ہے۔ میں آنریبل ممبرس کی تنقید سے بالکل متفق ہوں کہ بہ سسٹم اوٹ آف ڈیٹ (out of date) ہو گیا ہے۔ سوشیل چینچس (Social changes) کی وجہ سے اس سسٹم کو قائم کرنے کا جو مقصد تھا وہ باقی نہیں رہا بلکہ بہ سسٹم اکسیلانڈشن کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ اوس میں ان فیرنس (Unfairness) ہے اس ہیریدیٹری سسٹم کو ختم کرنے کے لئے بیشتر کی گورنمنٹ نے بھی اس پر بوج پچار کیا تھا۔ مسٹر گرگسن نے ایک بروبوزل (Proposal) بنایا تھا۔ اس میں چند باتیں ایسی تھیں کہ جن پر اوس وقت عمل کیا جاتا تو آج ہم اسکے جولا جیکل کنکلوزشن (Logical conclusions) ہم دیکھ رہے ہیں وہ باقی نہ رہتے۔ بلکہ اگر ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع کے بیشتر بھی اگر ہم یہ اقدام کرتے تو زیادہ آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتا تھا۔ لیکن ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۵۰ع کے بعد کچھ لیگل (Legal) اور کانسٹی ٹیوشنل (Constitutional) دقیقیں آگئیں۔ اسکے علاوہ پریکٹیکل فینانشیل اسٹریجیز (Practical Financial stringencies) بھی بیش آئیں۔ خن کی طرف میں اشارہ کرنا چاہتا ہو۔ پہلے کی گورنمنٹ نے جو کوتھیں اس سلسلہ میں کیں اونکو دھرانے سے میرے خیال میں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ میں تو صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ ہم نے کیا کیا۔ کیونکہ مجھے اپنے آپ کو ڈینڈ (Defend) کرنا ہے پہلے کی گورنمنٹوں کو ڈینڈ کرنا نہیں ہے۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۵ع میں (شانہ ۱۲) جون سنہ ۱۹۴۶ع کو میں ریویوو منسٹر بنا) وہ کوئی سچن ہم بنے اپنے ہاتھ میں لیا اور جن ستائیج پر پہنچے اور جو بروبوزلس فارمولیٹ (Formulate) کئے وہ یہ تھے۔ ایک تو یہ کہ مالی پہل کے اوطان کو ابالش کرنا چاہئے اس واسطے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ مالی پہلوں کا

جو کام ہے وہ وصولی رقم سے تعلیٰ رکیننا ہے ۔ اس کو ہم دوسرا امنسٹریشن قائم ہے نے لیکن بولپس نشاون کے بیرد کریکٹری ہیں ۔ بولپس دشیل الیتھ قائم رہنے چاہئیں : لیکن بواں نشاون کے لئے ایک اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن (Standard of Education) مقرر کیا جائے ۔ اور هریڈٹری (Hereditary) پشاوریوں کو بتدریج ابالش (Abolish) کیا جائے ۔ پہلے سال دو تین اصلاح مبنی اسکو فوراً شروع کیا جائے اور دوسرے سال دوسرے اصلاح مبنی شروع کیا جائے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اب میں کچھ فنازول اسپیاکنیشن تھے ۔ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ اس مبنی کچھ فنازیل امباکیشن نہیں ہیں ۔ انہوں نے گوروالا کمیٹی کی روپورٹ بر سے یہ تخمینہ لگایا کہ چھ ہزار پٹواری سرکاس بنائے جاسکتے ہیں اس کے لئے چھ ہزار پٹواریوں کو مقرر کرنا ہوگا ۔ اس میں سک نہیں قریب قرب اسی تخمینہ کو سامنے رکھ کر ہم نے برو بولس پیش کیے لیکن جو رقم ہوتی ہے اس سے زیادہ ہوتی ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ وہ رقم اس وقت (۳۶) لاکھ ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اگر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن صبر فرمائیں تو سارے فنازول اپلکیشن کو سامنے رکھوں گا ۔

ہریڈٹری پشاوریز کو گراجولی ابالش کرنے کے سلسلہ میں ہمارا برو بولز یہ تھا

“Stipendary Patwaris are to be appointed to replace Patwaris.”

جیسا کہ ملائی سسٹم بھئی میں تھا یعنی تنخواہ یاب پیشیل پشاوریوں کا ۔

ایک برو بولز، جیسا کہ گوروالا کمیٹی نے انی روپورٹ میں کہا تھا یہ تھا کہ تین یا ہانچ گاؤں کا ایک پشاوری مرکل مقرر کیا جا کر فل ٹائم پشاوریز (Full-time Patwaries) مقرر کرنا چاہئے ۔

ایک اور پروپوزل یہ تھا کہ ماہانہ اون کی تنخواہ ۰۰ یا ۰۰ روپیہ مقرر کی جائے اور سالانہ ایک روپیہ اضافی دیا جائے ۔ یہ بھی ہم نے سوچا تھا کہ اون کے لئے کچھ ہائز اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن ہونا چاہئے ۔ ہمارا ایک پروپوزل یہ تھا کہ ہریڈٹری پشاوریز جو کئی بال پہلے کے مقرر کیے ہوئے ہیں ان کو ابالش کر کے دوسرے پشاوریز کو مقرر نہیں کر سکتے اس لئے دو تین سال تک اصل وطن دار کا کوئی گاشتہ مقرر نہ ہو ۔ اگر کسی وجہ سے وہاں گاشتہ مقرر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اصل وطن دار کی جانب سے کوئی گاشتہ مقرر نہ ہو بلکہ سرکار کی طرف سے اوس کا اپنا گاشتہ مقرر ہو ۔ یہ ہماری تجویز تھی کہ اوس بسیئیوٹ (Substitute) کا اصل وطن دار سے کوئی تعلق نہ رہے بلکہ گورنمنٹ اوس کو مقرر کرے ۔ کیونکہ اگر اصل وطن دار کی جانب سے کوئی گاشتہ مقرر ہو تو اوس کا پشوہ ہونے کی وجہ سے اوس کے زیر اثر رہ کر

وہی ظالماً حرکتیں کرتا رہے گا۔ اسے اسکر المہنیا۔ () کرننا مقصود تھا اس طرح سے گلابتوں کی جانب سے اچھا داروں کو جو ایک تاز، حق والانہ دیا جاتا ہے وہ دینے کی نیزوب بھی نہ رہے گی۔ دوسرے یہ آکھے ایسے لوگوں کو متراکب ایسا جائے جو ودان کے فریبی گڑا، کا رسیدنڈا! () Resident () ہو۔ جو کہ اگر دوسرے مقام کا آدمی لیا جائے تو وہ کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ائمے ہم نے ٹریننگ کلاس () Training Classes () بھی تقرر رہنا طے کیا تھا۔ اس طرح دس گیاہ برونویزاں کو ہم نے ناریواہت کیا۔ لیکن جب اس کے نیتاں اپنے کمپنیز () Financial Implications () اور ہم ائمے شور کیا تو معلوم سوا کہ درج دو صلعوں میں ہی کام شروع کیا جائے تو اسٹبلیشمنٹ بھی بھیٹ میں اس مد کے نہ ہے () لا کھے کی رقم زیادہ ہو جائیگی اور اگر تمام صلعوں میں کام شروع ہے تو () لا کھے کا سالانہ خرچہ ہو گا۔ بریزندے اسکیل آف اکسپنڈیچر (Present Scale of expenditure) () لا کھے ہے۔ گویا ہر سال () لا کھے کا اک پینٹ پچر زیادہ ہوتا ہے۔ بریزندے اور ٹریننگ کلابریز غیرہ کے سائلہ میں اکسپنڈیچر کا۔ اب لگایا تو معاون، ... وہ اکھے () لا کھے روپیہ کا اخانہ بھیت میں ہوتا ہے۔ بنائیں ڈانٹیں۔ بنے بہ کہا کہ اس کو اب ملتوى کر دیا۔ جائے اس بنا پر کیوں نہ ۱۸۲۰۵۴ ع کو یہ حل کیا کہ

“Before embarking upon a wholesale abolition of these Wataans, the Revenue Dept., may proceed to appoint stipendary Patwaries in all cases where the Watan had elapsed due to the Watandar being intestate or where the Watandars are absent for a considerable period or was not fit to perform his duty.”

تو ہم نے مختصر طور پر اس کو شروع کر دیا ہے۔ بس اتنا ہی ہمارے بس میں تھا اس سے بڑھ کر نہیں۔ مالی پٹیاں کی حد تک ہم نے یہ کیا کہ

“In the case of Mali-Patels, however, no stipendaries need be appointed and whenever in similar circumstance, such, posts fall vacant or lapse the watans should be abolished the work being handed over to the Police Patels or Patwaries as may be most appropriate.”

ایسا کرنے کی بڑی وجہ قیمانشیل اسٹرجمنسی تھا۔ سنہ ۱۹۵۰ع میں بھی میں اپالیشن آف وطن ایکٹ پیش ہوا۔ اس میں انہوں نے یہ پروپریزن رکھا کہ () برس کا معاوضہ دیکر اوطان کو اپالش کیا جاسکتا ہے۔ یہ پروپریزن کانسٹی ٹیوشن میں ہے۔ یہ اعتراض آریل ممبرس آف اپوزیشن کر سکتے ہیں کہ اس نظریہ کو ختم کرنا چاہئے۔ کانسٹیوشن کو تبدیل ہونا چاہئے تو ہماری بھی خواہش ایسی ہی ہے۔ چنانچہ ستر کی کانگریس پارٹی نے اس کے چند سکشنس میں تبدیلیاں کرنے کے متعلق ورکنگ کمیٹی میں ترمیم پیش کی تھی۔ اس میں کوئی تبدیلی ہوئی یا نہیں لیکن اتنا میں جا چتا ہوں کہ موجودہ

کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے اگر اپالیشن ایکٹ لا گو کبا جائے تو سات برس کا اسکیل بطور معاوضہ دیا جانا چاہئے۔ اس ائمے بیک ڈور میتھڈ (Backdoor method) سے آنے کا سوچ نہ دیتے ہوئے اگر کرنی دوسرا طریقہ اون کو نکالنے کا ہو تو ہم سوچ سکنے ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں اپالیشن کا فانون لانا مستکل ہے۔ یہی سمجھکر کیبینٹ نے وہ ڈسپشن (Decision) دیا جسکا حوالہ میں نے پہلے دیا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اور یہی ایسپاٹریشن (Aspirations) ہیں۔ نہ صرف اوس طرف کے بلکہ اس طرف کے آنریبل ممبرس میں بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں (اور میں بھی انہی لوگوں میں سے ایک ہوں) جو جلد سے جلد ہیریڈیٹری سسٹم کے اس دھبہ کو نکالنا چاہئے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے ہماری مشکلات بھی ہیں۔ جن چیزوں کے متعلق ہم نے وعدہ کیا ان کے متعلق کی وعدہ خلافی کرنا ہماری نیت نہیں ہے۔ لیکن کیا کیا جائے ہماری مشکلات بر بھی تو غور کیجئے۔ میں نے یہشک وعدہ کیا تھا۔ وعدہ کی خلاف ورزی کرنے کی ہماری نیت نہیں ہے۔ اکٹوبر کے سشن میں جیسا کہ میں میں نے وعدہ کیا تھا میں نے جانچ کی اور روپوز مرتب کر کے فینانس منسٹر کے پاس روانہ کر دیا۔ فینانس منسٹر کی بھی وہی نیت ہے جو ہماری ہے۔ میں ہاؤز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری نیتوں پر نیہ کیا جائے بلکہ ہماری دفنوں بر بھی نظر کرم رکھیں۔

(Laughter)

اس سے بڑھکر میں اس خصوص میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

ہاؤز رنٹ الونس (House Rent-Allowance) کے مسلسلہ میں دو آنریبل ممبرس نے بہت جو نیلی تقریبیں کیں۔ لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے اسکو اس طریقہ سے بیش نہیں کیا جس طریقہ سے کہ بیش کیا جانا چاہئے تھا۔ کہا گیا ہے کہ سکینڈ گریڈ کے کلرکس کو ہاؤز رنٹ الونس نہیں دے رہے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ گزیٹہ آفیسرس کو تو پہلے سے ہی ہاؤز رنٹ الونس نہیں ملتا ہے البتہ منسٹر س کو ہاؤز س مہیا کئے گئے ہیں۔ ہاؤز رنٹ کو اس طرح کم کیا گیا ہے کہ ایک سلاپ (Slab) مقرر کیا گیا ہے کہ (۱۰۰) کلدار تک جنکی تنخواہیں ہیں انہیں ہاؤز رنٹ دیا جائے البتہ اس سے بتجاوز تنخواہ پانے والوں کا ہاؤز رنٹ مسدود کیا گیا ہے۔ مدرس میں بھی ہاؤز رنٹ کم کیا گیا ہے۔ آنریبل ممبر اس سے متفق ہونگے کہ ہم نے اس بارے میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ میں اسکی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ خود آنریبل ممبر مدرس کے حالات کے ساتھ کمپاریشو اسٹڈی (Comparative Study) کر کے دیکھ لیں تو وہ ہماری رائے سے متفق ہونگے۔ وہاں بھی (۱۰۰) سے زائد تنخواہ پانے والوں کو ہاؤز رنٹ نہیں دیا جاتا۔ اکثر معاملات میں کہا جاتا ہے کہ مدرس اپنی پالیسی کو فالو۔ (Follow) کیا جائے لیکن جب ہم کسی معاملہ میں وہاں کی پالیسی کو اڈائیں (Adopt) کرتے ہیں تو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ یہاں (۲۰۵) سے کم تنخواہ پانے والے نام گزیٹہ ہیں۔ ہم نے یہ خیال کیا کہ (۱۰۰) ماہانہ آمدنی اتنی ہے کہ کچھ تھوڑی سی تکلیف سے وہ لوگ چلا سکتے ہیں۔

اسائے ہم نے مداری کی سال لیتے ہوئے (۱۰۰) روپیہ کو سلاب (Slab) مقرر کیا - اگر آپ ایجیکٹیوں کو نا چاہتے ہیں تو کرسکتے ہیں - اب اسمنٹ (Embarrassment) بھیلانا چاہتے ہیں تو بھیلا سکتے ہیں - لیکن ہم نے متصبلہ صوبیات کی مثال کے تحت ہاؤز رنٹ کو کم کیا ہے تو اسکو دوسرا کار (Colour) نہیں دیا جاسکتا -

It is not in the public interest or general interest:

ہم نے صرف (۱۰۰) اور (۲۵۰) کے دریبان جو لوگ ہیں انکے کرایہ مکان کو سلود کیا ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - ہمارا خیال یہ ہے کہ سکنڈ گریڈ کے ملازمین کی حد تک ہاؤز رنٹ دینا چاہتے اوس سے اوپر کے ملازمین کو نہیں -

شری وی۔ رام کشن راؤ۔ ہان سنجد گی کے ساتھ کچھ پروپوزل اسیے ایش کئے جائیں جن سے کچھ ریلیف (Relief) مل سکتی ہے تو ان پر غور کیا جائیگا لیکن جو اسٹپ (Step) لیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہیشہ، تصور یہ رہتا ہے کہ جہاں حملہ ہو سکتا ہے کیا جائے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کن کن تباویز بر عمل ہو رہا ہے بلکہ جہاں لوپ ہولس (Loop holes) ہوں وہاں نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح سکریٹریز (Higher-paid officials) کی تنخواہوں کے بارے میں بھی نکتہ چینی کیکھی ہے۔ ہاؤز کو معلوم ہے کہ یہاں سرویس کا ری آر گنائزیشن میں والہ ایگرچہ ایشیگریشن (Integration) کے بعد آئے۔ ایس کی اسکیم کو منظور کر لیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں کے جن عہدہ داروں کو آئے۔ اے۔ ایس میں لیا گیا ہے انکی تنخواہیں آل انڈیا یونیورسٹی فیکس (fix) کیجا رہی ہیں۔ سارے ہندوستان میں آئے۔ سے۔ ایس آفیسرس کام کر رہے ہیں۔ انکی سرویس کوینٹنیٹ (Covenanted Services) ہیں انکی تنخواہوں کو متاثر نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے پاس ایچ۔ سی۔ ایس اور دوسری سرویس سے تعلق ہے قریب قریب مائل حقوق پے اینڈ سرویس کمیشن نے طے کئے ہیں۔ انکی موجودہ یافت کو ہروئیکٹ (Protect) کر کے نئے اسکیل سے جو حصہ زیادہ ہو اوسکو اسپیشل پے (Special Pay) قرار دیا گیا ہے۔ آئے۔ اے۔ ایس کا گریڈ (۱۰۰ تا ۱۳۰) مقرر کیا گیا ہے۔ جو ساقیہ اسکیل سے کم ہے۔ سکریٹریز کو جو (۲۵۰) روپیہ ملے گا۔ ملٹری میں سکریٹریز کو دو ہزار تا چار ہزار پانچ سو روپیہ کلدار تنخواہ ملتی ہے اور (۱۰۰) روپیہ کلدار اسپیشل سے بھی انکو ملے گا۔ بھی میں سکریٹریز کو دو ہزار سات سو روپیہ تین ہزار تک تنخواہ دیتی ہے اور بعض کو ساڑھے تین ہزار بھی۔ تنخواہ ملتی ہے۔ اترادیش میں سکریٹریز میں تناولت کسی کو قبیلہ سو تنخواہ ملتی ہے تو کسی کو تین ہزار ملتی ہے۔ ملٹری وسیع میں

تنخواهیں سولہ سو سے لکھر دو ہزار آٹھ سو نک ہیں۔ ان فیگرس کو دیکھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہو گا کہ اس لحاظ سے ہم کیا زیادہ تنخواہ دیر ہے ہیں اور جو دیر ہے ہیں وہ بیٹھ کر کھانے کیلئے نہیں دیر ہے ہیں۔ وہ پے اینڈ سروس کمیشن کی مقرہ کردہ تنخواہ پار ہے ہیں۔ جب ان سکریٹریز کی تنخواہوں کو کلدار میں کنورٹ (Convert) کیا جائیگا تو یہ بجائے (۲۵۰.) رکھے عثمانیہ کے تقریباً (۱۹۳.) کلدار تنخواہ پائیں گے۔ امن لحاظ سے آپ اندازہ کیجئے کہ دوسرے پروانس کے مقابله میں کیا زیادہ تنخواہ دیجारہی ہے۔ سکریٹریز سے نیچے درج کے عہدہ داروں کی تنخواہ (۸۰۰ تا ۱۳۰۰) مفرک بگئی ہے۔ اسکو آپ ٹاپ ہیوی انسٹریشن (Top heavy administration) کہتے ہیں تو یہ ٹاپ ہیوی انسٹریشن پولس ایکشن کے بعد ہم نے نہیں بڑھایا ہے یہ ورنہ جو ہمکو ملا ہے۔ لیکن اب جو نئے ڈپارٹمنٹس ہم قائم کر رہے ہیں اور ان میں جو نئے عہدہ دار مقرر کئے جا رہے ہیں تو ہم نعین تنخواہ وغیرہ میں ان امور پر غور کرتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم ایک جگہ اکامنی کرتے ہیں تو وہ دوسری جگہ گھس جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکتا ہے اکامنی کو ملاحظو رکھا جاتا ہے۔ جو ایمپوئیشیز (Immunities) ڈپارٹمنٹس کو دیکھی ہیں وہ اسے کہ انکے افیشنسی (Efficiency unities) اور ایکٹیویٹیز (Activities) میں کمی نہ ہونے یائے۔

گورنمنٹ ہاؤز اینڈ گاریج (Government house and Garage) کے خرچ کو ہ لا کھے سے گھٹا کر دو لا کھے (۲۱) ہزار تک لا یا گیا ہے۔ اسیں اور کتنی تخفیف ہو سکتی ہے۔ تخفیف کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ڈھائی لا کھے سے زیادہ تخفیف ہم نے اسیں کر دی ہے۔ پائی بائی کا حساب کر کے چلا رہے ہیں۔ گورنمنٹ گستہ ہاؤز (Govt. Guest house) میں بھی ہم نے دو کیٹیگریز (Categories) کر دئے ہیں اور دوسرے پے انگ گستہن (State Guests) کا طریقہ دم نے شروع کیا ہے۔ شاد منزل۔ اور دھلی کے حیدر آباد ہاؤز میں بھی پے انگ گستہن کا طریقہ ہم نے رکھا ہے۔ اس طریقہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈپارٹمنٹ سلف شینٹ ہو جائیگا۔ گورنمنٹ آپ انڈیا نے دھلی پالیس کے ایک حصہ میں دفتر رکھا ہے۔ ہم اس بارے میں ان سے لڑھ تھے کہ ہمیں اسکا کرایہ ملتا چاہئے۔ گذشتہ ممال اپنوں نے کرایہ نہیں دیا تھا مگر اب (۲۲) ہزار کا چک اپنوں نے بھیجا دیا ہے۔ جہاں کہیں بھی حیدر آباد کی بلڈنگس ہیں جیسے اوقی میں ایک گورنمنٹ ہاؤز ہے لندن میں دو ہیں۔ انکو بیچنے کی ہم کوشش کرو رہے ہیں۔ چنانچہ ابھی دو دن ہوئے ۱۸۔ فلور گارڈن لندن سے آریل کھٹی سکریٹریٹ ہائی کمیشن کا ہمارے پاس ٹیلیگرام آیا ہے۔ ہم اسکی کوشش کر رہے ہیں کہ لندن کے اس پیلس کا تذاہ کرایا جائے۔

مشتری و فرخ، فرخی۔ دیشمالٹی۔ روایائرڈ اسٹیٹیمیٹ میں (۰۔۰) ہزار روپیے سلطنتی کئے ہیں۔

شری بی - رام کشن راؤ - ان زا ۱۰ تم رئیسی گئی ہے ایونکہ وہ چیزیں بوری نہیں ہوئی ہیں - اگر رقم بچ جائے تو پہ سبونک ہو گی -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - لیکن رازائیزڈ اسٹیبلیٹ سے نو (۰) ہزار روپیہ زیادہ خرچ بانداگیا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - آذ بمل لیدر آف ای او زینن ۹۵۳-۵۶۴ کا اسٹینٹ ملاحتہ فرمائیں - کچھ رپہ زناہ خرچ ہوا ہے لیکن دو اڑٹ اسٹینٹ (Out - Standing) تھا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - لیکن اسے تو ذر ملازم دو دا ہے ..

شری بی - رام کشن راؤ - آر مل لیدر آف دی ابورسٹن کو تو دیہتہ ہی ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہاری نکل ہی جو ڈر قنی ہے .. Laughter

پچھلے سال کے مقابلہ میں تم فم دھیا دیگئی ہے .. ریوائیزٹ اسٹینٹ میں اضافہ ہوا ہے لیکن ۹۵۳-۵۶۴ کا ہزار کی رقم نروائیہ دیگئی ہے - اسی طرح عامرہ کے کارس میں بھی بچت آیگئی ہے . منہٹن، سکات لوریتے دیں کہ انکو جو کارس دئے گئے یہیں وہ رک جلتے دیں خراب ہو جاتے ہیں جس سے انہیں تکالیف ہوئے ہیں لیکن میں نے آنر بیل لیدر آف دی اوزینن کے ڈرسے برائی کارس کے فروخت سے حاصل شدہ (۸۰) ہزار کی رقم کو ہاتھ تک نہیں لگایا .. وہ رقم وسی ہی ہے ان سے دوسرا کارس بھی نہیں خریدی گئیں - پرانی کارس سے کام چلایا جا رہا ہے اور حالت یہ ہے کہ جب پہنچت جی یہاں تشریف لائے تھے تو دن کی کار محبوب، کرن اور ظہیر یار جنگ کی کارس مانگ کر ان سے بھی لیگئی - ہم خود نیک نیتی کے ساتھ بیلک سنی (Public money) میں اکانمی کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ایسی صورت ہیں کم از کم ان آیٹم میں کے بارے میں تو آنر بیل ممبر کو اعتراض نہ ہونے چاہئیں - جہاں اکانمی مسکن ہو وہاں ہم خود اکانمی سے کام لیتے ہیں -

والائد انجامیں (Wild animals) کے بارے آنر بیل ممبر ابراهیم پٹن نے ایک ہزار کے دیناٹ کی نسبت اور ایٹ مرشن پر تقریر کی لیکن انکی تقریر سے تو ایسا معلوم ہوا کہ نہایتہ کم کسی (Excess) کرنے کے موشن پر تقریر کر رہے ہیں - میں نہ ستم گرنا چاہیں کہ انکی تقریر میں تحقیقت ہے یہ والائد پیوس (Wild boars) اور دوسرے جنگلی خانوں آندر نہیں کو خراب کرنے ہیں اسی قسم کی شکایتیں ہیں - ان کو افع کرنے کی خاطر ہم نے صرف ایک ہزار کا پروپرٹی ریوارڈس (Rewards) رکھا ہے - مسکن ہے اگر اس کے لئے (۰) ہزار کی گنجائش بھی مانگی جائے تو آنر بیل ممبر اسکو منظور کرنے لیکن یہاں تو محض کہی تو دیکھا جاتا ہے اگر لئے ایتم میں اضافہ کی کوشش کی جائے تو اسکے لئے مورد الرام نہیں اسی جاتا ہے آنر بیل ممبر کا خیال ہے کہ کوئی تھٹ نے لا اپنے اڑکو کی درستی سے مول ہوں گے کیونکہ

() کے لائنس دینے میں کجوسی سے کام لیا ہے با پوائیشکل اور ضر کو سامنے رکھو گئیں نہیں دئے گئے ہیں میں نے صح آریل ممبر کی تقدیر منے کے بعد فیگرس مشکوائے ہیں اور چونکہ آریل ممبر کے ضلع کے ہیں فیگرس آسانی سے حاصل ہو سکتے ہیں اسے اسے ۱۰ فیگرس میرے یاں آگئے ہیں جنہیں میں ہاؤں کے سامنے ہیں کرتا ہوں۔ کاٹھر جیدر آنڈ مسٹر کٹ کے یاں سے جو اعداد و صول ہوئے ہیں ان میں ماں اگیا ہے، نصاری کی حفاظات کی خاطر سنہ ۱۹۵۲ء میں ۶۷ اور سنہ ۱۹۵۳ء میں ۲۲۲ لائنسز اج اکٹھے گئے ہیں۔ نہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے درخواست دی ہو اور انہیں اجازت نہ ملی دو جس برو انہوں نے آریل ممبر کے اس شکایت کی ہو کہ لائنسز ہیں دئے جا رہے ہیں۔ بد غلطی ہے۔ رجحان کہ کسی خاص خیال کے تحت رفیوز (Refuse) کیا گیا ہے غذا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آریل ممبر نے خو (۲۰۰) جانوروں کو مارا ہے تو اس کے لئے آریل داؤں انہیں انک گولڈ میڈل عطا کرے۔

جا گئی ادمیسٹریٹر، آفس کے بارے میں کہا گیا۔ بہ آفس ڈسپر نک رکھا گیا تھا ایکن انوی کچھ کمیوٹیشن (Commutations) جاری ہوئے ہیں۔ میں اسکی نسبت تفصیلی فیگرس ہیں لیکن چونکہ وقت نہیں ہے اس لئے میں اس در زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ اگر مجھے آددا ون گھٹا۔ مزید ملے تو سب امور پر تفصیلی روشنی ڈال سکتا ہوں۔ بہ حال چنانچہ، جا گیرداروں کے کمیوٹیشن اوارڈس (Commutation awards) کا تفصیل نہیں ہوا ہے جس کے لئے مارچ ۱۹۵۲ء تک اس میں تross کیکھی ہے اس وقت تک یہ کام ختم ہو جائیگا۔

بعض چھٹی چھوٹی باتیں کہیں گئیں جن کا میں اس وقت جواب دینا نہیں چاہتا ری ہیبیلیشن آف ایکس سرواس مین (Rehabilitation of Ex-Service men) کے بارے میں دو باتیں کہکر اپنی تقریبی ختم کئے دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں حکومت کی غلطی بتائی گئی۔ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آریل ممبر کسی مسئلہ کی جانب توجہ دلاتیں تو اس پر خروف نعرو کیا جائیگا۔ ہم (۹۰۰۰) رو یہ خرچ کر کے ایک اسکم بنانا چاہتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایکس آرمی میں اسکے لئے تیار نہیں ہوتے۔ میں اس اسیلے میں ہاؤں کا تعاون چاہتا ہوں۔ ان لوگوں کو قیمت نگر کالونی اور اموگوڑہ کالونی میں بستایا گیا ہے۔ ہم لاکھوں رو یہ خرچ کر کے انکی طرز زندگی بدلنا چاہتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سپاہی ہیں۔ ہم کو ناگر اور بیل سے کیا واسطہ۔ (۷۰) فیملیٹ کو آباد کئے کی کوشش کی گئی۔ لیکن یہ لوگ مستہ اوپسہل انکار ہیں۔ دفاتر کے عملاء کی طرح وقت گزاری کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں کہیت میں لیجاتے ہیں تو ذرا ادھر لانگر شوہانتا لکادیا ادھر بیل کو ہان کیا اور جلے آگئے۔ کاشتکار کی طرح محنت کام کرنے کیلئے تیار ہیں ہوتے۔ انکی عادتیں بگڑی ہوئی ہیں۔ انہیں بیشیل برائلم (Social Problem) کی طرح سدهاونے کی ضرورت ہے۔ ان میں تھی خادتیں بیساکھی کی ضرورت ہے۔ نہ وہ دوکان لٹکا کرچلا جا چاہتے ہیں اور نہ درزی بڑھائی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ پہنچن کے طور پر انہیں

کچھ رفم دیدی جائے۔ لیکن ایسا ری ہبیٹیشن تو گورنمنٹ نہیں کرسکی۔ کل ہی میں نے اپلاٹیٹ اکسیجن کے ڈائٹرکٹ سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا میں نے ایکس آرمی میں یونین کے صدر توفیق مرزا صاحب سے درخواست کی کہ 'اندبن بولس، میں رکروٹ کرنے کیلئے ڈھائی سو آدمیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن ایکس سرویس مین میں سے صرف (۳) آدمی جانے کیلئے تیار ہو۔' دوسرے لوگ کہنے دیں کہ ہم حیدر آباد سے باہو جانا نہیں چاہتے۔ ایک طرف گھری محبت، ایک طرف سسی اور محنت سے جی چرا نا یہ سب باتیں ہیں تو کوئی گورنمنٹ اپنی اس طرح امال نہیں سکتی۔ ان لوگوں کی عادتوں کو دست کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آنریبل میسر آف دی اپوزیشن کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ خود ان لوگوں کا پہلے سو شیل ری ہبیٹیشن کرنے اکی عادتیں بدلتیں۔ () مرمد دوست آنریبل منسٹر پی۔ ڈیلو۔ ڈی یہاں مرجد ہیں۔ انہیں خود ڈگبھادرہ پراجکٹ کام پڑ کرنے کیلئے لیرس کی ضرورت تھی۔ انہوں نے ایکس آرمی میں کی خدمات لینی چاہی لیکن ان ہی سے بوجہ لیجئے کہ کتنے لوگ کام ہر آئے۔

شری سید حسن۔ کامرسر، آئندہ منسٹریز کی اسکیم میں گورنمنٹ ان کو ابزارب (Absorb) کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔

شری فی۔ رام کشن راؤ۔ ہاں میں بھرل گیاتھا۔ آپ نے یاد دلادیا۔ اگر آنریبل .. بہ مدد کرنے کیلئے نیار دیں تو جن کاموں اینڈ انسٹریوں کی اسکیم میں بھی ان لوگوں کو لپٹنے لبانے تیار ہوں۔ مجھے ان لوگوں کی نہروست دن کسی اور کے باس جانے کی ضرورت نہیں۔ جتنے لوگوں کے آپ نام بنائیں میں انہیں اس اسکیم میں لینے کی کوشش کروں گا۔ کچھ اور چھوٹی موقی باتیں کہیں گئیں۔ سیت سندھیوں کا ذکر دو منٹ میں کئے دیتا ہوں۔ مجھے ان سے دلداری ہے۔ انہیں (۲) روپے تینخواہ دیجاتے ہے۔ اسکی بجائے (۱) روپے تینخواہ دئے جائے کا روپیل زل نہا جسکے لئے ہماری فینانس ڈپارٹمنٹ سے کچھ لٹائی بھی ہوئی جسے کے بعد ساری سات روپے پر تصنیفی کی نوبت آئی۔ حساب لگایا گیا تو ملموم ہوا کہ اسکے لئے بھی بوجودہ (۴) لا کہ روپیوں کے علاوہ (۲) لا کہ روپے سالانہ کی ضرورت ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ان کو (۲) روپے مالکزاری معاف کیجاتی ہے۔ جنہیں زینں نہیں انہیں اتنی ہی رقم نقاد دیجاتی ہے۔ یہ سب ملایا جائے تو قریب قریب (۸) لا کہ روپیے کا صرفہ ان لوگوں نے موجودہ حالات میں کرتی ہے۔ اس وقت سیت سندھیوں تعداد (۱) ہزار ہے۔ ساری سات روپے تک بھی انکے تینخواہ بڑھائی جانے کیلئے بھی فینانس منسٹر نے یہ وضاحت چاہی کہ کتنے لوگوں کے انعامات ہیں اور کتنوں کو تینخواہ دیجاتی ہے۔ یہ ایک ٹالنے کی بات تھی وجہ یہ تھی کہ وہ رقم بھی دے نہیں سکتے تھا۔ میں نے وہ فیگرس بھی منگوائے ہیں۔ وہ فیگرس آنے کے بعد انریبل فینانس منسٹر اور ریوبینیو منسٹر بیٹھکر دیکھنے لگا۔ اگر گنجائش نکلے تو اس پر ضرور غور اور لحاظ کیا جائیگا۔ من اسکا وشواس دلایا چاہتا ہوں۔

شری اننت ریٹھی۔ کیا ایسی کاشت تجویز ہے کہ جنکی زمین بارش کی قلت کی وجہ سے تین سال سے اڑاؤ ہے انکو ریلف دی جائے؟

شری بی - رام کشن راؤ۔ ایسی کری نجویز نہیں ہے اور نہ اس ارجو کیا گیا ہے۔

میں ہاؤس کا مشکور ہوں کہ، اس نے میری اس لئی چوڑی ڈفنس (Defence) کی تقریر کو صبر کے ساتھ سنا۔ میں انی گزارش کروں گا کہ آنریبل سپرس جنہوں نے کٹ موشن پیش کئے ہیں وہ واپس لے اب۔ جس نیک نتیٰ کے ساتھ ہم آگے بڑھنے کی کوشش کرو رہے ہیں اس تو بھروسہ کر دیں۔ ہماری مشکلات کو بھی ملحوظ رکھیں۔ ان امور کے پیش نظر کٹ موشن وائس لیٹر ہوئے ڈینانڈس کو منظور کر دیں تو میں مشکور ہونگا۔

Demand No. 2. (Head of account 7)- Land Revenue
Rs. 1,35,14,000.

FAMINE CONDITIONS IN TELANGANA

Mr. Speaker : Does Shri. Venkat Ram Rao wants his cut motion to be put to vote ?

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ فینکٹ کے متعلق جو کٹ مرشن ہے وہ ووٹ پر رکھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

WORKING OF JAMA-BANDI

Shri K. Venkat Ram Rao : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF DISTRICT ADMINISTRATION

Shri K. Venkaiah : Sir, I would like my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

666 12th March, 1953. General Budget—Demands for Grants
WORKING OF SETTLEMENT AND SURVEY DEPARTMENT

Shri K. Venkaiah : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FORCED LABOUR IN VILLAGES

Mr. Speaker : The Question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

IMPLEMENTATION OF LAONI RULES

شری کے - رام دیلی - مجھے ام لیا: نیشن ف لاونی روائیں کر دیاں کہنے نہ دفع
نہیں دیا گیا۔ چیف منسٹر سے موقع ہے کہ وہ لاونی کے متعلق جر احکامات دے گئے ہیں
اوون کے ام لیا: نیشن کی طرف بوجہ فرمانہنگ کر دیں اپنا نٹ درسن و تھے ڈرا کرنا
چاہتا ہوں۔

The Motion was by leave of the House withdrawn.

RE-ASSESSMENT OF EX-JAGIR

VILLAGES

Shri Gopal Rao : The Motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

The motion was negatived.

RENT-CONTROL POLICY OF GOVERNMENT

شری اے - راج ریڈی - اس سلسلہ میں جو حمزیں پیش کی گئی ہیں اون ڈر غور
کرنے کی استدعا کرنے ہوئے اپنا کٹ موشن واپس لینا چاہتا ہوں۔

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN HYDERABAD STATE

شریفی آرٹلہ کلادیوی - مبارکت مرشن ووٹ کیلئے رکھا جائے۔

Mr. Speaker : The Question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

LAND DISTRIBUTION POLICY

Shri Arutla Laxmi Narsimha Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

PAY OF OFFICERS

Shri Uddhava Rao Patil : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

CONTINUANCE OF EVICTIONS

Shri K. Ramchandra Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

WORKING OF VILLAGE ADMINISTRATION

Shri K. Ramchandra Reddy : The motion may be put to vote.

668 12th March, 1953. General Budgets—Demands for Grants

Mr. Speaker : The Question is :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1. ”

The motion was negatived.

FAMINE CONDITIONS IN NALGONDA DISTRICT

Shri K. Ramchandra Reddy : The motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The Question is :

“ That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100. ”

The motion was negatived.

RED-TAPISM IN REVENUE ADMINISTRATION PARTICULARLY PATEL PATWARI SYSTEM

Shri G. Sreeramulu : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

CORRUPTION AND MALADMINISTRATION PREVALENT IN VILLAGE OFFICIALS AND REVENUE INSPECTORS

شري گوپي ڈي گنگار يلندي .. بني اپنا کٹ موشن و تھے ڈرا کرتا ھوں -

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

ABOLITION OF HEREDITARY SYSTEM OF PATEL PATWARIES.

Shri K. Annath Reddy : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

KAMDARS' AND 'NIRADEES' AND THEIR REMUNERATION IN VILLAGES.

Shri K. Ananth Reddy : This motion may be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100”.

The Motion was negatived.

MALADMINISTRATION OF THE GOVERNMENT DURING TALAFMAL.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAILURE FOR DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF LAND ACQUISITION AND ALLOCATION TO HARIJANS

Shri K. Rajamallu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Payment of Allocation and Honoraria.

Mr. Speaker : Since Shri Ankushrao Ghare is not present, I shall put his three cut motions to vote.

The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100”.

The motion was negatived.

MALPRACTICES AND CORRUPTION IN THE REVENUE DEPARTMENT

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100”

670 12th March, 1953. General Budget Demands for Grants

The motion was negatived.

SUPERINTENDENCE OF LAND RECORDS.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

REVENUE PATELS AND PATWARIES AND ABOLITION OF THIS SYSTEM.

Shri Accutrao Kavade : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN AURANGABAD.

Shri B. D. Deshmukh : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

WORKING OF THE DISTRICT REVENUE ADMINISTRATION

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF COLLECTION OF REVENUE ARREARS

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

General Budget—Demands for Grants 12th March, 1953. 671
FAMINE CONDITIONS IN WARANGAL

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAMINE CONDITIONS IN BHIR.

Shri Ramarao Aurgoankar : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100”.

The Motion was negatived.

ECONOMY IN REVENUE ADMINISTRATION

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 35,14,000”.

The Motion was negatived.

RECONSTITUTION OF TALUQS ON REGIONAL BASIS

Mr. Speaker : Since Shri Makhdoom Mohiuddin is not present in the House, I shall put his cut motion to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1.”

The motion was negatived.

DEMAND NO 12—HEADS OF THE STATES MINISTERS,
SECRETARIAT AND HEADQUARTERS ESTABLISHMENTS AND
MISCELLANEOUS RS. 60,86,900.

672 12th March, 1953. General Budget -Demands for Grants
TOP-HEAVY ADMINISTRATION

Shri G. Sriramulu : Mr. Speaker, Sir, considering the high salaries that are paid to the Officers and the top-heavy administration, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 86,900.”

The motion was negatived.

REDUCTION IN THE ALLOWANCE TO THE
CHIEF MINISTER

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF SECRETARIAT

Shri V.D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

POLICY OF THE GOVERNMENT FOR CHARGES IN
ENGLAND

Mr. Speaker : Since Shri Bhagwanrao Boralker is not present in the House, I shall put his cut motion to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“ That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 8,000.”

The Motion was negatived.

SALARIES OF GOVERNMENT SECRETARIES

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

General Budget—Demands for Grants 12th March, 1953. 673
TOUR PROGRAMMES OF MINISTERS.

श्री. गोपिडी गंगारेडी :—मैंने मिनिस्टरों के दौरों पर जो ज्यादा खर्च होता है अुसके बारे में कटमोशन लाया था, लेकिन मुझे बोलने का मौका नहीं मिला। मैं मिनिस्टर साहब से नम्रता पूर्वक आर्थना करूँगा कि वे इसके बारे में ध्यान दें। यह कहते हुवे मैं अपनी कटमोशन वापस लेना चाहता हूँ।

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FUNCTIONING OF GOVT. HOUSE AND GARAGE.

Shri Daji Shanker Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF ATIVAT DEPARTMENT.

Shri K. Anant Ram Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF REVENUE BOARD.

Shri Abdul Rahman : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House withdrawn.

STOPPING OF HOUSE RENT ALLOWANCE.

Mr. Speaker : Since Shri Makhdoom Mohiuddin is not present, I shall put his cut motion to vote.

The question is :

“That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re.1.”

The motion was negatived.

TOP-HEAVY ADMINISTRATION.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 14-GENERAL ADMINISTRATION-I.-16
INFORMATION AND PUBLIC RELATIONS DEPT.
Rs. 5,63,400.

ECONOMY IN THE WORKING OF THE INFORMATION
DEPARTMENT.

Shri V.D. Deshpande : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote, because the Minister has not replied to the debate on such an important head.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100/-.”

The motion was negatived.

DEMAND No. 50-TERRITORIAL & POLITICAL
PENSIONS—Rs. 10,29,000.

MANSABS AND MAHAWARS.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS.

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

ECONOMY IN CASH GRANTS.

Shri V.D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 55—STATE OWNED LANDING
GROUNDS—Rs. 61,000.

ECONOMY IN EXPENSES ON LANDING GROUNDS

Shri V. D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

General Budget—Demands for Grants 12th March, 1953. 675

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

**DEMAND No. 60—REWARDS FOR DESTRUCTION
OF WILD ANIMALS.**

DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

Shri K. Papi Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion, but at the same I have to say that the No. of licences issued for guns has been stated to be only 226, which, if distributed, does not come to even one gun for every village. In the City it might be alright, but in the Nalgonda district there is a lot of trouble in regard to the wild animals. I suggest to the Chief Minister to look into the matter.

Mr. Speaker : The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

**DEMAND No. 63—JAGIR ADMINISTRATOR'S
EXPENSES—Rs. 3,23,000.**

FEASIBILITY OF THE ABOLITION OF THE DEPARTMENT

Shri Vishwas Rao Patil : Mr. Speaker, Sir, I want my cut-motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

“That the grant under Demand No. 63 be reduced by Rs. 100.”

The motion was negatived.

ECONOMY IN JAGIR ADMINISTRATION

Shri A. Raj Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

**DEMAND No. 66—REHABILITATION OF
EX-SERVICEMEN—Rs. 9,20,000.**

REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

شہری سید حسن بخاری میں مسٹنگ اور جمع انجی خالک ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہے مگر چونکہ آرڈینر چینہ نہیں تھا اس سب سے بھیں وعلیم فرمایا ہے اس لئے سیاست میں واقع ڈرامہ کوئی کم اجازت نہیں چاہتا ہے مگر وہ میں مسٹنگ

676 12th March, 1953. General Budget—Demands for Grants

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: I shall now take up the demands. The question is :

“That the respective sums not exceeding Rs. 2,29,83,390, in respect of demands Nos. 2,12,14, 48, 50, 55, 60, 61, 63, 66, and 70 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demands have the recommendation of the Rajpramukh.”

The motion was adopted.

[As directed by Mr. Speaker the motions for Demands for grants which were adopted by the House are reproduced below. E.D.].

DEMAND No. 2—LAND REVENUE.

“That a sum not exceeding Rs. 1,85,14,000 under Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

DEMAND No. 12—HEADS OF THE STATES, MINISTERS, SECRETARIAT & HEADQUARTERS ESTABLISHMENTS & MISCELLANEOUS

“That a sum not exceeding Rs. 60,86,900 under Demand No. 12 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

DEMAND No. 14—INFORMATION & PUBLIC RELATIONS DEPT.

“That a sum not exceeding Rs. 5,63,400 under Demand No. 14 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh.”

DEMAND No. 48—DISTRICT GARDENS

“That a sum not exceeding Rs. 39,690 under Demand No. 48 be granted to the Rajpramukh to defray the several

charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 50—TERRITORIAL AND POLITICAL PENSIONS

"That a sum not exceeding Rs. 1,029,000 under Demand No. 50 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 55—STATE OWNED LANDING GROUNDS

"That a sum not exceeding Rs. 61,000 under Demand No. 55 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 60—REWARDS FOR DESTRUCTION OF WILD ANIMALS

"That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 60 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 61—NON-I.S.F.

"That a sum not exceeding Rs. 28,000 under Demand No. 61 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 63—JAGIR ADMINISTRATION

"That a sum not exceeding Rs. 8,23,000 under Demand No. 63 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND No. 66—REHABILITATION OF EX-SERVICEMEN

"That a sum not exceeding Rs. 9,20,000 under Demand No. 66 be granted to the Rajpramukh to defray the several

678 *12th March, 1953.* General Budget—Demands for Grants charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 70—COMPENSATION AND SURVEY AND LOCALISATION WORK ESTABLISHMENT UNDER IRRIGATION PROJECTS.

"That a sum not exceeding Rs. 4,17,400 under Demand No. 70 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The House then adjourned till Half past Eight of the Clock on Friday the 18th March, 1953.